
مقبول جہانگیر


خطوط
موت کے خطوط

کچھ اگتھا کرسٹی

اگتھا کرسٹی کا نام اردو دان طبقے کے
انگریز خاتون کے ناول یورپ' ایشیا اور افریق
ترجمہ ہو کر خاص و عام سے خراج تحسین و
کرسٹی کے بہت سے ناول گزشتہ بیس پچیس
درجہ دل چسپی سے پڑھا گیا ہے۔ اگتھا کرسٹی
آج نصف صدی بعد بھی ان کا قلم اسی طر
کروڑوں کی تعداد میں چھپتی ہیں اور بک جا
کے شاہی خاندان کے افراد سے لے کر معمو
بات ہے کہ اگتھا کرسٹی کا قلم تھکا ہے نہ دماغ
زیادہ دل چسپ' انوکھی اور پراسرار ہوتی
وہ قاری کو بے اختیار تحسین و آفرین کے الفا

اگتھا کرسٹی نے ایک نیا کردار تخلیق کیا
کے اکثر ناولوں میں ہرکوئل پوئرو کو پیش کیا
ہے جو جرائم کی پراسرار وارداتیں نہایت ذہا
ہماری دنیا ہی کا ایک انسان ہے اور بظاہر ا
نہیں دیتا! تاہم وہ جس انداز میں آگے بڑ
مصنفوں نے اپنی اپنی کتابوں میں مستقل

کے بارے میں

لیے کسی تعارف کا محتاج نہیں۔ اس عبقری
نیہ کی تمام مہذب اور علمی و ادبی زبانوں میں
صول کر چکے ہیں- اردو زبان میں بھی اگتھا
برسوں میں منتقل کیے گئے ہیں اور انہیں حد
ں کا پہلا ناول 1920ء میں شائع ہوا تھا' اور
رح جوان اور تر و تازہ ہے- ان کی کتابیں
تی ہیں۔ ان کے پڑھنے والوں میں انگلستان
ولی مزدور بھی شامل ہیں- یہ ایک حیرت انگیز
.... ان کی ہر نئی کتاب پیشرو کتاب سے
ہے- ان کے ذہن میں جو پلاٹ جنم لیتے ہیں'
ظ ادا کرنے پر مجبور کر دیتے ہیں-
ہے' اس کا نام ہے ہرکوئل پوئرو........ کرسٹی
لیا ہے- یہ کردار ایک پرائیویٹ سراغ رساں
نت سے حل کرنے میں یدِ طولیٰ رکھتا ہے- وہ
س میں اور عام انسانوں میں کوئی فرق دکھائی
ڑھتا ہے' وہ قابلِ تعریف ہے- بعض مغربی
کرداروں سے پڑھنے والوں کو روشناس کرایا

ہے- ان میں جو کردار بہت مشہور ہوئے ہیں ان میں آرتھر کینن ڈائل کا شرلک ہومز' مارس لبلانک کا آرسین لوپن' گائی بوتھی کا ڈاکٹر نکولا' سیکس روہمر کا ڈاکٹر فومانچو' پیٹر چینی کا لیمی کاشن' ارل سٹینلے گارڈنر کا پیری میسن شامل ہیں' مگر یہ حقیقت ہے کہ اگتھا کرسٹی کا ہرکوئل پوئرو ان سب سے بازی لے گیا ہے-

میں نے کرسٹی کی بہت سی کتابیں پڑھی ہیں اور آج تک فیصلہ نہیں کر پایا کہ کون سی کتاب اعلیٰ ہے اور کون سی ادنیٰ........ واقعہ یہ ہے کہ مصنفہ کے قلم سے دوسرے درجے کی کوئی کتاب نہیں نکلی ہے- 58ء میں ان کا یہ ناول جو آپ کے ہاتھوں میں ہے' میں نے پڑھا اور میں اس کا ترجمہ کرنے پر مجبور ہو گیا........ 1960ء میں اگتھا کرسٹی اپنے شوہر کے ہمراہ پاکستان کے مختصر دورے پر آئیں اور دو روز کے لیے لاہور میں رکیں........ میں ان سے ملنے گیا' دونوں میاں بیوی نہایت خندہ پیشانی سے پیش آئے- جب میں نے اگتھا کرسٹی کو بتایا کہ ان کے ناول پاکستان میں بہت دل چسپی سے پڑھے جاتے ہیں' اور ان کے اکثر ناول اردو زبان میں منتقل ہو چکے ہیں' تو وہ بہت خوش ہوئیں- مجھ سے نام پوچھ پوچھ کر اپنی ڈائری میں درج کیے اور کہا کہ وہ اپنے ناولوں کے یہ اردو ترجمے حاصل کر کے ساتھ لے جائیں گی-

میں نے اس ناول کا ترجمہ اپنے شوق سے کیا تھا اور اسے چھپوانا مقصود نہ تھا- اس کے بعد یہ مسودہ میرے ذہن سے بالکل اتر گیا- حتیٰ کہ بارہ برس گزر گئے- ایک روز پرانے کاغذات تلاش کر رہا تھا کہ ایک بڑے لفافے میں سے یہ مسودہ برآمد ہو گیا اور یوں یہ نذر قارئین ہوا........ نظر ثانی کا بالکل موقع نہیں ملا ہے- ظاہر ہے اس میں زبان و بیان اور ترجمے کی بے شمار خامیاں ہوں گی........ اور خود مجھے بھی احساس ہے کہ میں اگتھا کرسٹی کے ساتھ انصاف نہیں کر سکا ہوں' تاہم ایک عزیز دوست کے اصرار اور پرخلوص فرمائش کو رد کرنا ممکن نہ تھا؛ چنانچہ اسے پریس کے حوالے کر رہا ہوں- اگر قارئین نے حوصلہ افزائی کی تو کرسٹی کے مزید نئے ناول اردو میں منتقل کرنے کی کوشش کروں گا-

مقبول جہانگیر

آغاز

اس ہوش ربا داستان کا آغاز ماہِ جون 1935ء سے ہوتا ہے- ان دنوں میں جنوبی امریکہ میں اپنے کاروبار کے سلسلے میں مقیم تھا- بعض ذاتی معاملات نمٹانے کے لئے مجھے چھ ماہ کے لئے انگلینڈ آنا پڑا- چنانچہ اپنی بیوی کو میں نے اپنے کاروبار کی نگرانی کے لئے وہیں چھوڑا اور انگلینڈ آ گیا- انگلینڈ پہنچتے ہی سب کام چھوڑ کر میں سب سے پہلے اپنے پرانے دوست اور عظیم سراغ رساں ہرکوئل پوئرو سے ملنے گیا-

اپنی پرانی رہائش گاہ ترک کر کے اب وہ نہایت خوب صورت فلیٹ میں منتقل ہو گیا تھا- مجھے دیکھتے ہی اس کا چہرہ خوشی سے دمک اٹھا-

''آہ........ میرے عزیز دوست ہاسٹنگ........ کیا تم ہو؟''

میں نے غور سے اس کے چہرے پر نظر ڈالی- اس کی صحت پہلے سے کہیں بہتر تھی- عجیب بات یہ تھی کہ بوڑھا ہونے کی بجائے وہ جوان نظر آتا تھا- چھ ماہ پیشتر جس حالت میں میں اسے چھوڑ گیا تھا' وہ اسی طرح تر و تازہ اور چاق و چوبند دکھائی دیا-

''پوئرو'' میں نے حیرت سے کہا ''تم پہلے سے بہت صحت مند نظر آ رہے ہو- تعجب ہے کہ تمہاری عمر میں ایک دن کا اضافہ بھی نہیں ہوا- آخری بار جب تم سے ملا تھا مجھے یاد ہے کہ تمہارے سر میں چند سفید بال بھی تھے-''

''بے شک تھے........'' اس نے تسلیم کیا........ ''پھر؟''

''میرے کہنے کا مطلب یہ ہے کہ تمہارے بال بجائے سفید ہونے کے مزید سیاہ ہوتے جا رہے ہیں؟''

''معلوم تو ایسا ہی ہوتا ہے۔''

''مگر...... مگر یہ بات تو سائنسی طور پر ناممکنات میں سے ہے......'' میں نے حیرت سے کہا۔

''قطعی نہیں۔''

''لیکن یہ ایک غیر معمولی بات ضرور ہے...... بلکہ غیر فطری۔''

''میرے عزیز دوست ہاسٹنگ' تمہارا ذہن ابھی تک ویسا ہی سادہ ہے جو شروع سے چلا آتا ہے۔ برسہابرس کی گردش لیل ونہار بھی اس پر اثر انداز نہیں ہوسکی۔ تم پہلے ایک حقیقت کو جانچتے ہو اور پھر اسی دم بغیر سوچے سمجھے اپنی طرف سے ایک خاص نظریہ اس بارے میں فرض کر لیتے ہو۔''

میں حیرت کا مجسمہ بنا ہوا اس کی جانب دیکھتا رہا۔ پھر وہ کچھ کہے بغیر اٹھا اور اپنی خواب گاہ میں چلا گیا۔ جب وہ واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں ایک شیشی تھی جو اس نے مجھے تھما دی۔ میں نے کچھ نہ سمجھتے ہوئے شیشی لے لی۔ اس پر لکھا تھا۔

''ریوپوٹ...... بالوں کو ان کی اصلی ہیئت پر لانے میں بے مثال چیز۔''

''پوئرو! تم نے خضاب کا استعمال شروع کر دیا ہے!'' میں حیرت سے اپنی آواز دبا نہ سکا۔

''آہ...... اب تمہارے ذہن کی گرہ کھلنے لگی ہے۔'' اس نے ہنس کر جواب دیا۔

''خوب...... خوب...... یہی سبب ہے جو تمہارے بال پہلے کی نسبت اب کہیں زیادہ سیاہ نظر آتے ہیں۔''

''قطعی۔''

''میرا خیال ہے کہ جب آئندہ میں تم سے ملنے کے لئے انگلینڈ آؤں گا تو شاید تمہاری یہ شاندار مونچھیں بھی مصنوعی ہوں گی...... یا اب بھی یہ مونچھیں نقلی ہی ہیں۔''

اس فقرے پر پوئرو چونک اٹھا۔ اپنی مونچھوں کے بارے میں اس کی احتیاط کا یہ

عالم تھا کہ لباس کے بعد وہ زیادہ توجہ ان مونچھوں پر دیتا تھا اور بڑے فخر سے کہتا تھا کہ جیسی مونچھیں اس کی ہیں ویسی سارے لندن میں کسی کی نہیں۔"

"نہیں، نہیں .... خدا ایسا دن کبھی نہ لائے کہ مجھے نقلی مونچھیں لگانی پڑیں۔ نقلی مونچھیں .... توبہ .... توبہ ...."

یہ کہہ کر اس نے اپنی مونچھوں کے سرے مروڑ کر نوکیلے کر لئے اور زور زور سے کھینچ کر میرے اندیشے کی تردید کر دی۔

میں نے پھر اپنے عزیز دوست سے پوچھا کہ آیا وہ سراغ رسانی کا پیشہ ترک کر چکا ہے یا کبھی کبھی کوئی کیس اسے اپنی جانب راغب کر لیتا ہے۔

اس سوال پر وہ مسکرایا اور بولا .... "شاید میری مقدیر میں آرام کرنا لکھا ہی نہیں ہے۔ جب بھی آخری بار یہ طے کرتا ہوں کہ اب کوئی کیس نہیں لوں گا اسی وقت کوئی نہ کوئی واردات وقوع پذیر ہوتی ہے .... ہزار بار ایسا ہو چکا ہے۔"

میں ہنس پڑا .... وہ پھر کہنے لگا .... "میں سچ کہہ رہا ہوں۔ ہر بار میں عہد کر لیتا ہوں کہ بس یہ آخری ہے، لیکن نہیں .... فوراً ہی کوئی قتل نمودار ہو جاتا ہے اور مجھے تسلیم کرنا پڑے گا کہ اگر میں اپنی کھوپڑی کو استعمال نہ کروں تو یہ خود مجھے استعمال کرنے لگے گی، لہٰذا ریٹائر ہونے کا سوال ہی عبث ہے۔"

"بے شک، بے شک .... لیکن میرا خیال ہے کہ آج کل تو تمہیں کوئی مصروفیت نہیں؟"

پوئرو نے فوراً میرے سوال کا جواب نہیں دیا۔ چند لمحے بعد وہ بولا۔

"جونہی میں نے سنا کہ تم انگلینڈ آ رہے ہو، میں نے اپنے دل میں کہا کہ اب کچھ نہ کچھ ہو کر رہے گا۔ اس سے پہلے بھی ہم اکٹھے ہی کام کرتے رہے ہیں اور اب بھی ایسا ہی ہو گا۔" پھر اس نے حالت جوش میں ہاتھوں کو جنبش دی اور کہا۔ "کوئی ایسا واقعہ جو نہایت پیچیدہ ہو .... چکرا دینے والا ...."

''خوب........'' میں نے مسکراتے ہوئے کہا........ ''کیا کوئی آثار نمودار ہوئے ہیں''

''آہ........ آثار؟ کم از کم........'' اس نے فقرہ نامکمل چھوڑ دیا- اس کی کشادہ پیشانی پر غور وفکر کی لکیریں نمودار ہوئیں- کچھ سوچتے ہوئے وہ آہستہ سے بولا........ ''میں یقینی طور پر تو نہیں کہہ سکتا لیکن........''

اس کے لہجے میں کوئی خاص بات ایسی تھی جس نے مجھے مخمصے میں ڈال دیا- اس کی پیشانی پر غور وفکر کی شکنیں گہری ہوتی جا رہی تھیں-

اچانک........ کسی فیصلے پہ پہنچ کر اس نے آہستہ سے اپنا سر کئی بار ہلایا اور اٹھ کر اس میز کی طرف گیا جو کھڑکی کے ساتھ ہی رکھی تھی- میز پر سے اس نے ایک کاغذ اٹھایا اور آہستہ آہستہ چلتا ہوا میرے قریب آیا- یہ ایک خط تھا جسے اس نے پہلے خود پڑھا' پھر میری جانب بڑھا دیا-

''میرے دوست! ذرا بتاؤ تو اس خط کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے؟''

میں نے دلچسپی کے ساتھ یہ خط لے لیا- ایک نہایت مضبوط اور قیمتی کاغذ پر نہایت صاف ستھرے ٹائپ حروف میں یہ عبارت تحریر تھی-

''مسٹر ہرکوئل پوئرو! اپنے بارے میں آپ کو یہ غلط فہمی ہے کہ آپ ان پراسرار وارداتوں کا سراغ لگانے میں کمال رکھتے ہیں جو ہماری برطانوی پولیس کے موٹے دماغوں کے لئے مشکل ثابت ہوتی ہیں- مسٹر تیس مار خان پوئرو! ذرا دیکھیں تو سہی کہ آپ کتنے پانی میں ہیں اور آپ کی مشہور ومعروف کھوپڑی میں عقل کا کتنا ذخیرہ ہے- شاید یہ میوہ آپ کے لئے اتنا ذائقہ دار نہ ہو........ بلکہ لوہے کے چنے ثابت ہوگا- خیر اس ماہ کی اکیس تاریخ کو ذرا قصبہ انڈوور Andover کی سیر کو آیئے........ فقط

وغیرہ وغیرہ- اے' بی' سی''

میں نے لفافے کی پشت پر نظر ڈالی- پتہ بھی ٹائپ کیا ہوا تھا اور جب میں نے ڈاک خانے کی مہر دیکھنے کے لئے لفافہ پلٹا تو پوئرو نے کہا-

''مہر ڈبلیو سی' آئی کی ہے- خیر' خط کے بارے میں تمہاری کیا رائے ہے؟''

''کسی دیوانے کی حرکت ہے اور کیا کہا جا سکتا ہے-'' میں نے خط اسے واپس دیتے ہوئے کہا-

''بس یہی رائے ہے جو تم اس خط کے بارے میں دیتے ہو؟''

''تو کیا تمہیں یہ کسی پاگل کی حرکت معلوم نہیں ہوتی؟''

''ہاں........ میرے دوست' معلوم تو ہوتی ہے-''

اس کا لہجہ اتنا سنجیدہ تھا کہ مجھے مزید تجسس ہوا........ ''پوئرو' تم اس خط کے بارے میں کوئی سنجیدہ رائے رکھتے ہو؟''

''آہ........ میرے دوست! ایک پاگل شخص کے ساتھ سوائے سنجیدگی کے اور کیا سلوک کیا جا سکتا ہے مگر ایک پاگل شخص نہایت خطرناک چیز ہے........''

''ہاں........ سچ ہے........ میں نے معاملے کے اس پہلو پر غور نہ کیا تھا- لیکن میرا مطلب یہ تھا کہ اس کی حیثیت محض ایک احمقانہ مذاق سے زیادہ اور کچھ نہیں-''

پوئرو نے مشتبہ انداز میں اپنا سر ہلایا- لیکن زبان سے کچھ نہ کہا-

''تم نے اس بارے میں کیا کارروائی کی ہے-'' میں نے دریافت کیا-

''کر ہی کیا سکتا ہوں؟ انسپکٹر جاپ کو یہ خط میں نے دکھایا تھا- جو رائے تم نے ظاہر کی ہے وہی رائے اس کی ہے- یعنی ایک احمقانہ مذاق- اسکاٹ لینڈ یارڈ میں خود انہیں روزانہ ایسے خطوط ملتے ہیں........ مجھے بھی میرا حصہ ملا ہے........''

''لیکن تم تو اس خط کے بارے میں سنجیدگی سے سوچ رہے ہو-''

پوئرو نے آہستہ سے جواب دیا ''ہاسٹنگ....... اس خط میں کوئی بات ایسی ضرور ہے جسے میں پسند نہیں کرتا....... جسے میں پسند نہیں کرتا.......''

اس کے لہجے نے مجھے اور متاثر کیا....... ''کیا؟''

اس نے نفی میں سر ہلایا اور خط اٹھا کر میز کی دراز میں رکھ دیا۔

''اگر تمہیں اس خط کے بارے میں کوئی خاص اندیشہ ہے اور تم اسے واقعی کوئی سنجیدہ حرکت قرار دیتے ہو تو پھر بھی تم اس پر کارروائی نہیں کر سکتے؟'' میں نے پوچھا۔

''مگر سوال تو یہ ہے کہ کیا کیا جائے؟ کاؤنٹی پولیس بھی یہ خط دیکھ چکی ہے اور وہ بھی اسے اہمیت دینے کو تیار نہیں۔ خط پر انگلیوں کے نشانات موجود نہیں اور نہ کوئی ایسا سراغ ہے جس کی بنیاد پر اسے ٹائپ کرنے والے کا پتہ چلایا جا سکتا ہو۔''

''درحقیقت یہ تمہاری چھٹی حس ہے جو تمہیں پریشان کیے ہوئے ہے؟''

''نہیں، نہیں....... کوئی حس نہیں....... یہ لفظ ہی بے معنی ہے....... یہ میرا علم....... میرا تجربہ ہے جو مجھے بتاتا ہے کہ اس خط میں کوئی نہ کوئی.......'' فقرہ نامکمل چھوڑ کر اس نے دوبارہ اپنا بیضوی سر ہلایا اور کہا۔

'' کچھ نہیں کیا جا سکتا....... کچھ نہیں کیا جا سکتا....... بس وقت کا انتظار کیا جائے۔''

''بہر حال اکیس تاریخ کو جمعہ ہے.......'' میں نے کہا۔ ''اگر اس روز انڈوور کے نزدیک نقب زنی کی کوئی زبردست واردات ہوئی تو پھر.......''

''آہا....... پھر تو یہ بہت ہی اطمینان بخش بات ہو گی.......''

''اطمینان بخش؟'' میں اسے حیرت سے گھورنے لگا۔ اس موقع پر یہ لفظ مجھے اس کی زبان سے نہایت عجیب معلوم ہوا۔ پھر میں نے بطور احتجاج کہا . . . .

''نقب زنی کی واردات سنسنی خیز تو ہو سکتی ہے لیکن اسے اطمینان بخش تو کسی صورت میں نہیں کہا جا سکتا۔''

پوئرو نے زور سے اپنا سر ہلایا- "میرے دوست تم غلطی پر ہو- تم میرے کہنے کا مطلب ہی نہیں سمجھے- اس خط کی نسبت میرے دل میں جو خدشہ جما ہوا ہے' اس کو محسوس کرتے ہوئے نقب زنی کی واردات نہایت اطمینان بخش معلوم ہوتی ہے-"

"وہ خدشہ کیا ہے؟"

"قتل-" ہرکوئل پوئرو نے آہستہ سے کہا-

O

الیگزنڈر بونا پارٹ کسٹ (Alexander Bonaparte Cust) اپنی کرسی سے اٹھا- اس نے گرد و غبار سے اٹے ہوئے کمرے میں ایک گھومتی ہوئی نظر دوڑائی- یہ غلیظ کمرہ اس کی خواب گاہ' طعام گاہ اور عام مصروفیات کا کام دیتا تھا- مسلسل چار گھنٹے سے وہ اس کرسی پر اکڑوں بیٹھا تھا- اس نے اپنی جھکی ہوئی کمر کو سیدھا کرنے کے لئے ایک انگڑائی لی اور پھر کمرے کی حالت غور سے دیکھنے لگا........ الیگزنڈر بونا پارٹ کسٹ خاصا طویل القامت شخص نظر آتا تھا-

دروازے کی پشت پر ایک بوسیدہ سا اوورکوٹ ٹنگا ہوا تھا- کوٹ کی جیب میں ہاتھ ڈال کر اس نے گھٹیا سگریٹوں کا ایک پیکٹ اور ماچس نکالی- سگریٹ سلگا کر وہ دوبارہ اس میز کی طرف گیا جہاں وہ صبح سے بیٹھا تھا- کرسی پر بیٹھنے کے بعد اس نے میز کے ایک کونے سے ریلوے گائڈ اٹھائی اور اس کی ورق گردانی کرنے لگا........ پھر قریب ہی رکھا ہوا ایک لمبا سا کاغذ اٹھایا- اس کاغذ پر ناموں کی ایک ٹائپ شدہ فہرست درج تھی- وہ اس فہرست کو بغور دیکھتا رہا........ جیسے کچھ سوچ رہا ہو........ دفعتاً اس نے اپنا قلم اٹھایا اور فہرست کے ابتدائی ناموں میں سے ایک نام کے سامنے نشان لگا دیا-

اس روز ماہِ جون کی بیس تاریخ اور جمعرات کا دن تھا-

* * *

پہلا قتل

پوئرو نے اس پراسرار گمنام خط کے بارے میں جو پیش گوئی کی تھی، سچ پوچھئے تو میں اس سے بڑا متاثر تھا، لیکن مجھے یہ اعتراف کرنا پڑے گا کہ اکیس تاریخ کی آمد تک یہ تاثر میرے ذہن سے قطعاً خارج ہو چکا تھا- اس پیش گوئی کی یاد اولین بار میرے ذہن میں اس وقت تازہ ہوئی جب اسکاٹ لینڈ یارڈ کا چیف انسپکٹر مسٹر جاپ میرے دوست پوئرو سے ملنے کے لئے آیا- جاپ ہمارا پرانا دوست تھا اور اکثر وارداتوں میں ہمارے ساتھ کام کر چکا تھا- جب اس نے مجھے اچانک دیکھا تو خوشی کے مارے چلا اٹھا-

"آہا........ میرے وہم وگمان میں بھی نہ تھا کہ کپتان ہاسٹنگ امریکہ کے جنگلوں سے واپس آ چکا ہے- میں نے تمہیں عرصہ بعد مسٹر پوئرو کے ساتھ دیکھا ہے........ خوب خوب تمہاری صحت بھی پہلے کے مقابلے میں بہت بہتر ہے، مگر........ تمہارا سر گنجا ہوتا جا رہا ہے- بہرحال ہم سب کو اسی راستے سے گزرنا ہے-"

جاپ کے یہ الفاظ سن کر میں چونک اٹھا........ میں نے تو کبھی اس پر غور ہی نہ کیا تھا کہ میرا سر آہستہ آہستہ بالوں سے بے نیاز ہوتا جا رہا ہے، چنانچہ میں نے سر پر ہاتھ پھیرا تو واقعی یوں محسوس ہوا جیسے بال پہلے کی نسبت بہت کم ہو گئے ہیں- جاپ نے پھر ایک قہقہہ لگا کر کہا-

"اور عجیب بات تو یہ ہے کہ موسیو پوئرو روز بروز جوان ہو رہے ہیں، ذرا دیکھئے تو سہی، یوں معلوم ہوتا ہے جیسے کسی اعلیٰ درجے کے خضاب کا مجسم اشتہار ہمارے سامنے موجود ہے، حالانکہ ان کو سب سے پہلے بوڑھا ہونا چاہئے تھا- دنیا میں کسی جگہ کوئی

واردات ہو جائے' موسیو پوئرو اس میں موجود ہوں گے...... ریلوں کی وارداتیں' ہوائی جہاز میں قتل' اعلیٰ سوسائٹی کے افراد کی اموات...... غرض کہ جدھر دیکھو موسیو پوئرو اپنی کھوپڑی کے ساتھ وہاں کسی نہ کسی سراغ کی تلاش میں مصروف ہوں گے...... اور میں تو اس پر بھی قطعی متعجب نہ ہوں گا اگر موسیو پوئرو اپنی موت پر بھی کسی ''قاتل'' کا سراغ لگاتے پھریں......'' یہ کہہ کر اس نے ایک زوردار قہقہہ لگایا اور مجھے بھی مجبوراً اس کا ساتھ دینا پڑا۔

جاپ کے منہ سے پوئرو کے لئے موت کا لفظ سن کر مجھے نہایت صدمہ پہنچا' ہر چند کہ یہ بات اس نے بے تکلفانہ طور پر کہی تھی۔ لیکن پھر بھی مجھے پوئرو سے ایسی دلی محبت تھی کہ ناگواری کے تاثرات میرے چہرے پر نمودار ہوئے بغیر نہ رہ سکے...... جاپ نے میرے چہرے سے ان جذبات کا اندازہ لگا کر گفتگو کا رخ پلٹ دیا اور مجھ سے مخاطب ہو کر اچانک بولا۔

''ارے ہاں ہاسٹنگ! کیا تم نے اس گمنام خط کے بارے میں بھی کچھ سنا ہے جو چند دن قبل پوئرو کو موصول ہوا ہے؟''

''میں نے گذشتہ روز ہی وہ خط ہاسٹنگ کو دکھایا ہے۔'' پوئرو نے کہا۔

''بے شک۔'' میں نے جواب دیا۔ ''خدا کی پناہ' وہ تو میرے ذہن سے بالکل نکل چکا ہے...... کیا تاریخ لکھی تھی اس میں؟''

''اکیس......'' جاپ نے کہا...... ''اور میں اسی لئے تو آیا ہوں۔ کل اکیس تاریخ تھی اور محض اپنے تجسس کو ختم کرنے کے لئے میں نے گزشتہ روز انڈوور فون بھی کیا تھا...... کوئی خاص حادثہ پیش نہیں آیا...... ارے صاحب میں نے تو پہلے ہی موسیو پوئرو سے کہہ دیا تھا کہ یہ کسی احمق نے مذاق کیا ہے۔ ہمارا بلجئین دوست خواہ مخواہ اس بے ہودہ خط کے بارے میں پریشان رہا......''

''بے شک اس بارے میں مجھے بڑی تشویش تھی۔'' پوئرو نے بڑی صفائی سے تسلیم کیا۔

''اس قسم کے سینکڑوں خطوط روزانہ اسکاٹ لینڈ یارڈ میں موصول ہوتے ہیں۔ بعض لوگ جنہیں کچھ کام کاج نہیں ہوتا وہ اسی طرح کے مذاق کیا کرتے ہیں........''

جاپ نے مزید تشریح کی۔

''بلاشبہ میں نے بڑی حماقت کی جو اس خط کو اتنی اہمیت دی۔'' پوئرو نے کہا۔

''چلو خیر صبح کا بھولا شام کو گھر آ جائے تو اسے بھولا نہیں کہنا چاہئے........ خدا تمہاری حالت پر رحم کرے........'' جاپ نے قہقہہ لگا کر کہا۔''میں دراصل ایک خاص کام کے لئے اس طرف آیا تھا........ چوری شدہ زیورات وصول کرنے تھے........ میں نے سوچا راستے میں تم سے ملتا جاؤں۔ افسوس کہ تمہاری کھوپڑی اس مرتبہ بیکار ہی استعمال ہوئی۔''

اور ایک زبردست قہقہے کے ساتھ انسپکٹر جاپ ہمیں الوداع کہہ کر چلا گیا۔

اس کے جانے کے بعد چند لمحے تک خاموشی طاری رہی۔ پھر پوئرو بولا۔''ہمارا پرانا دوست جاپ ابھی تک نہیں بدل سکا۔ اس کی جسمانی کیفیت جوں کی توں ہے۔''

''جہنم میں جائے وہ۔'' میں نے غصے سے کہا۔''یہ بتاؤ کیا میں واقعی گنجا ہوتا جا رہا ہوں۔''

''بالکل نہیں........ بالکل نہیں۔''

''پوئرو' تم مجھے خواہ مخواہ دلاسا دے رہے ہو۔ خدا کی پناہ' جنوبی امریکہ کی گرمی کیا ہے' دوزخ ہے دوزخ........ شاید یہی سبب ہے کہ میرے سر کے بال جھڑ گئے ہیں۔ بہرحال میں واپس جاتے ہوئے کوئی اچھا سا ہیئر ٹانک لیتا جاؤں گا........''

''ضرور........ ضرور........''

''اور جہاں تک اس کم بخت انسپکٹر جاپ کا تعلق ہے' اس شخص میں لطیف مذاق کی ذرہ برابر بھی حس موجود نہیں........ انتہائی بدتمیزی سے جو منہ میں آتا ہے بکتا چلا جاتا ہے۔ اس شخص کا مذاق بالکل ایسا ہی ہے جیسے کوئی شخص کرسی پر بیٹھنے کا ارادہ کرے اور چپکے سے کرسی کھینچ لی جائے اور وہ بے چارہ دھڑام سے فرش پر جا پڑے........''

''یہ حادثہ ہی ایسا ہے کہ اکثر لوگ اپنی ہنسی نہیں روک سکتے۔'' پوئرو نے پہلی دلیل دی۔

''مگر ہے تو یہ نہایت بے ہودگی........'' میں نے جل کر کہا۔

''اس شخص کے نقطہ نظر کے مطابق واقعی بے ہودگی ہے جو کرسی پر بیٹھنے کے ارادے سے گرا ہو........''

''خیر' خیر۔'' میں نے لاجواب ہو کر........ ''چھوڑو اس قصے کو........ مجھے تو رنج ہے کہ وہ گمنام خط کوئی تماشا نہ دکھا سکا۔''

''بلاشبہ اس خط کے متعلق میرا اندازہ غلط نکلا........ مگر........ بہرحال اس میں کوئی بات ایسی ضرور تھی جس پر مجھے تشویش ہوئی۔ افسوس کہ میں احمق ہوتا جا رہا ہوں........ مجھے اب کچھ سجھائی نہیں دیتا۔''

دفعتاً ٹیلی فون کی گھنٹی بجی........ پوئرو نے جواب دینے کے لئے ریسیور اٹھایا۔

''ہیلو........'' اس نے ماؤتھ پیس میں کہا........ ''ہیلو' ہاں ہاں........ میں ہرکوئل پوئرو ہی بول رہا ہوں۔''

وہ ایک دو منٹ تک ریسیور کان سے لگائے سنتا رہا........ اور پھر میں نے دیکھا کہ اس کا چہرہ متغیر ہوا........ دوسری طرف سے بولنے والے کے جواب میں وہ اپنی طرف سے نہایت مختصر جملہ بولتا جاتا تھا۔

''........''

''بالکل' بے شک........''

''........''

''مگر ہاں' ہم آ رہے ہیں۔''

''........''

''قدرتی بات ہے........''

”........“

”ممکن ہے یہ ایسے ہی ہو جیسے آپ نے کہا ہے۔“

”........“

”ہاں........ میں اسے اپنے ساتھ ہی لاؤں گا........“

اس مختصر بات چیت کے بعد اس نے ٹیلی فون بند کر دیا........ اور پلٹ کر میری جانب آیا۔

”انسپکٹر جاپ ٹیلی فون پر بول رہا تھا‘ ہاسٹنگ!“

”ہیں؟“

”وہ ابھی ابھی یارڈ میں واپس پہنچا ہے........ اور اسے انڈوور سے آیا ہوا ایک پیغام موصول ہوا ہے........“

”انڈوور سے؟“ حالت اضطراب میں میں ایک دم چلا اٹھا۔

پوئرو آہستہ سے کہنے لگا........ ”ایک بوڑھی عورت جس کا نام آسچر تھا‘ مردہ پائی گئی ہے........ یہ عورت اپنی چھوٹی سی دکان پر سگریٹ اور اخبار بیچا کرتی تھی۔“

اس خبر سے میرا سارا جوش اور اضطراب آپ ہی آپ ختم ہو گیا........ سچ پوچھئے تو انڈوور کا نام سنتے ہی میں کسی عظیم واردات کا تصور باندھ چکا تھا لیکن اس کی بجائے ایک عمر رسیدہ عورت کا قتل جو سگریٹ اور اخبار فروخت کرتی تھی‘ ایک غیر دلچسپ اور معمولی کیس معلوم ہوتا تھا۔

پوئرو اپنی اسی آہستہ اور سنجیدہ آواز میں کہہ رہا تھا۔

”انڈوور پولیس کو یقین ہے کہ یہ واردات جس شخص کے ہاتھوں وقوع پذیر ہوئی ہے‘ وہ اس پر ہاتھ ڈال سکتی ہے۔“

ان الفاظ کے ساتھ ہی اس کیس کے ساتھ جو تھوڑی بہت دل چسپی پیدا ہوئی تھی‘ وہ بھی اپنی موت آپ مر گئی۔ پوئرو نے مزید کہا۔

''ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس واردات کا ذمہ دار' اس عورت مسز آسچر کا خاوند ہی ہے- ان دونوں کے تعلقات عرصے سے نہایت کشیدہ چلے آتے تھے- خاوند عادی شرابی تھا اور کبھی حد سے گزر جاتا تھا........ اور اسی شراب کے لئے وہ اپنی بیوی کو تنگ کرتا تھا اور اس سے جبراً رقم لے جاتا تھا........ اور اس نے کئی مرتبہ اپنی بیوی کو جان سے مار ڈالنے کی دھمکیاں دی تھیں-

''بہرحال جو کچھ حادثہ پیش آیا ہے' اس کو دیکھتے ہوئے پولیس یہ چاہتی ہے کہ وہ ایک مرتبہ پھر اس گمنام خط کا معائنہ کرے جو مجھے ملا ہے- میں نے کہہ دیا ہے کہ تم اور میں فوراً انڈوور پہنچ رہے ہیں........''

پوئرو کی اس اطلاع سے مجھے تھوڑی بہت دلچسپی ضرور پیدا ہوئی........ یہ واردات جیسی کچھ غیر دلچسپ تھی' اس سے انکار نہیں لیکن بہرحال ایک واردات تھی اور مجھے بھی پوئرو کے ساتھ مل کر کسی واردات کی تفتیش کئے ہوئے عرصہ بیت چکا تھا- انڈوور کی جانب روانہ ہوتے ہوئے پوئرو نے کچھ کہا- اس پر میں نے کوئی خاص توجہ نہ دی تھی' البتہ جو الفاظ کان میں پڑ گئے تھے' ان کی اہمیت بعد کے حالات سے ثابت ہوئی-

''میرے دوست! یہ آغاز ہے-'' ہرکوئل پوئرو نے کہا تھا-

* * *

مقتولہ

•

انڈوور پہنچنے کے بعد ایک کشیدہ قامت پولیس افسر نے مسکراتے ہوئے ہمارا استقبال کیا۔ اس کا نام انسپکٹر گلن تھا۔ واردات کی اگر پوری تفصیل بیان کی جائے تو یہ بہت طویل ہوگی' لہٰذا میں مختصر طور پر چند موٹی موٹی باتیں لکھتا ہوں۔

واردات کی دریافت کا سہرا پولیس کانسٹیبل ڈوور کے سر تھا جس نے 22 تاریخ کی رات کو ایک بجے لاش دیکھی تھی۔ گشت کرتے ہوئے جب وہ اس دکان کے قریب پہنچا اور یہ دیکھنے کے لئے کہ دروازہ بند ہے یا کھلا' دروازے کو ہلکا سا دھکا دیا تو وہ فوراً کھل گیا۔ اسے تشویش ہوئی اور وہ دوکان میں داخل ہوگیا تو اسے محسوس ہوا کہ دکان خالی پڑی ہے۔ جب اس نے ٹارچ کی مدد سے چاروں طرف دیکھا تو کاؤنٹر کے نیچے عورت کی لاش اوندھی پڑی دکھائی دی۔ پولیس سرجن جب موقع واردات پر پہنچا تو اس نے یہ معلوم کیا کہ عورت کے سر کی پشت پر کوئی وزنی شے مار کر اسے ہلاک کیا گیا ہے۔ اور قاتل نے یہ وار غالباً اس وقت کیا جب مقتولہ کاؤنٹر کی طرف پشت کئے کھڑی سگریٹوں کی شیلف سے کوئی پیکٹ نکال رہی ہوگی اور موت لاش کی دریافت سے غالباً سات سے نو گھنٹے قبل واقع ہوچکی ہے۔

''لیکن بہرحال پولیس سرجن کے اندازے کے علاوہ موت کا وقت ہم اس سے بھی پہلے معلوم کرچکے ہیں۔'' انسپکٹر گلن نے بیان کیا۔ ''ہمیں ایک شخص کی شہادت دستیاب ہوئی ہے جو دکان میں پانچ بج کر تیس منٹ پر داخل ہوا اور اس نے مسز آسچر سے تمباکو خریدا تھا۔ اس کے بعد ایک دوسرا شخص بھی دکان میں گیا تھا اور اس دوسرے شخص کا بیان

ہے کہ جب وہ دکان میں داخل ہوا تھا تو مسز آسچر وہاں موجود نہ تھی یا اسے نظر نہ آئی' اور وقت کے متعلق اس کا خیال ہے کہ چھ بج کر پانچ منٹ ہو گئے تھے' لہٰذا ان بیانات سے ثابت ہوا کہ مسز آسچر کی موت ساڑھے پانچ اور چھ بج کر پانچ منٹ کے درمیان واقع ہوئی- ابھی تک مجھے کسی ایسے شخص کی شہادت نہیں مل سکی ہے جس نے آسچر (مقتولہ کا خاوند) کو دکان میں داخل ہوتے دیکھا ہو- یا وہ آس پاس پھرتا ہوا دیکھا گیا ہو- بہر حال ابھی تک ہمیں بہت سی معلومات حاصل نہیں ہوئی ہیں لیکن یہ معلوم ہے کہ یہ شخص آسچر نو بجے تھری کراؤن کے شراب خانے میں دیکھا گیا اور وہ شراب کے نشے میں بری طرح غرق تھا........ اس کے بعد پتہ نہیں وہ کدھر گیا........ بہر حال اگر وہ ہمیں مل گیا تو اسے مشتبہ کے طور پر نظر بند کیا جائے گا-"

"اس شخص کے عادات و خصائل کچھ اچھے نہیں- کیوں انسپکٹر؟" پوئرو نے پوچھا-

"نہایت بدذات شخص ہے........"

"اور وہ اپنی بیوی کے ساتھ نہیں رہتا تھا؟"

"جی نہیں........ کئی سال ہوئے وہ دونوں علیحدہ ہو گئے تھے........ قومیت کے اعتبار سے آسچر جرمن ہے- کسی زمانے میں وہ ہوٹلوں میں ویٹر کا کام کیا کرتا تھا' لیکن اسے شراب کی لت پڑ گئی اور آہستہ آہستہ اس کی حالت ایسی گری کہ ملازمت کے قابل بھی نہ رہا- مسز آسچر نے خود کام دھندا شروع کر دیا- آخری جگہ وہ باورچن کی حیثیت سے ملازمہ ہوئی تھی- اس کی مالکہ مس روز ایک عمر رسیدہ اور نیک خاتون تھی- بیچاری مسز آسچر کو جو تنخواہ ملتی اس کا بیشتر حصہ اس کا خاوند لے جاتا اور شراب کی نذر کر دیتا اور چند روز بعد پھر آ جاتا اور روپے کا تقاضا کرتا- مسز آسچر جہاں بھی ملازمت کرتی' اس کا شرابی خاوند وہیں جا پہنچتا اور اسے ناجائز تنگ کرتا........ اس سے پیچھا چھڑانے کے لئے مسز آسچر نے گرینج میں مس روز کے ہاں نوکری کر لی........ انڈوور سے گرینج تین میل کے فاصلے پر ہے- اور اس کا خاوند یہاں بآسانی نہ پہنچ سکتا تھا........ جب مس روز

وفات پا گئیں-تو مسز آسچر کے لئے بھی اچھی خاصی رقم وصیت کر گئی تھیں- چنانچہ مقتولہ نے اس رقم سے انڈوور میں سستے سگریٹوں اور چند اخباروں کی ایک چھوٹی سی دکان کھول لی- اس دوکان سے اسے اتنے پیسے ضرور مل جاتے تھے کہ گزارہ بخوبی ہو جاتا تھا' لیکن اس کا خاوند کبھی کبھار آ نکلتا تھا اور اسے گالیاں دیا کرتا اور مقتولہ اسے کچھ دے دلا کر اپنا پیچھا چھڑاتی تھی........ اور اسے باقاعدگی سے ہر ہفتے پندرہ شلنگ کی رقم دیا کرتی تھی........"

"ان کا کوئی بچہ بھی ہے؟" پوئرو نے دریافت کیا-

"نہیں........ البتہ مسز آسچر کی ایک بھانجی ضرور ہے........ اوورٹن کے نزدیک ہی کسی گھر میں وہ ملازمہ ہے اور بڑی سمجھدار لڑکی معلوم ہوتی ہے-"

"آپ نے کہا ہے کہ یہ شخص آسچر اپنی بیوی کو دھمکیاں بھی دیا کرتا تھا؟"

"یہ صحیح ہے-" انسپکٹر نے جواب دیا - "یہ شخص آسچر جب شراب کے نشے میں دھت ہوتا تھا تو ایک عذاب بن جاتا تھا........ پھر وہ بیچاری عورت کو سینکڑوں گالیاں بر سر عام دیتا اور قسمیں کھا کھا کر اعلان کرتا کہ کسی روز وہ اس کا سر کچل ڈالے گا........ اللہ کی پناہ' بیچاری مسز آسچر نے بڑی تلخ زندگی بسر کی ہے-"

"مقتولہ کس عمر کی تھی؟"

"ساٹھ برس کے قریب........ نہایت محنتی اور خوددار عورت تھی-"

پوئرو نے نرم لہجے میں کہا........ "انسپکٹر صاحب! آپ کی رائے میں کیا اسی شخص آسچر نے یہ جرم کیا ہے؟"

انسپکٹر گلن کھانستے ہوئے بولا........ "ابھی وثوق سے کچھ کہنا قبل از وقت ہے مسٹر پوئرو لیکن میں فریز آسچر سے یہ سننا ضرور پسند کروں گا کہ گزشتہ شام اس نے کہاں گزاری- اگر وہ ہمیں مطمئن کر دے گا تو پھر ٹھیک ہے........ ورنہ........"

"دکان سے کوئی شے گم تو نہیں پائی گئی؟"

''کچھ نہیں....... روپیہ جوں کا توں موجود رہا- اسے چھیڑا تک نہیں گیا....... بہرحال چوری کی کوئی علامت معلوم نہیں ہوتی-''

''آپ کا خیال یہ ہے کہ یہ شخص آسچر شراب کے نشے میں دکان میں آیا' اپنی بیوی کو گالیاں دیں اور آخرکار اس کے سر میں کوئی وزنی شے مار کر اسے ہلاک کر دیا-''

''بلاشبہ واردات کا یہی صحیح حل ممکن ہے....... لیکن جناب' مجھے یہ اعتراف کرنا پڑے گا کہ وہ گمنام خط جو آپ کو ملا ہے اسے ایک نظر دیکھنا ضروری ہے- میں سوچ رہا ہوں کہ کیا یہ ممکن نہیں کہ اس شخص آسچر نے یہ خط تحریر کیا ہو-''

پوئرو نے خط نکال کر انسپکٹر کو دیا اور اس نے گہرے غور و فکر کے ساتھ اسے پڑھا-

''یہ آسچر کی تحریر معلوم نہیں ہوتی-'' آخرکار وہ بولا: ''مجھے شک ہے کہ آسچر جیسا جاہل شخص ایسی طنزیہ تحریر کا مالک ہو' اور کم از کم ''ہماری برطانوی پولیس'' کے فقرے میں جو لفظ ''ہماری'' ہے وہ صاف چغلی کھا رہا ہے کہ یہ طنز آسچر جیسے ذہن کی پیداوار نہیں- وہ شخص تو اس قابل ہی نہیں کہ کبھی ایسا خط تصنیف کر سکے....... اس کے ہاتھوں میں رعشہ ہے اور ظاہر ہے کہ وہ اتنی ہوشیاری سے یہ خط ٹائپ نہیں کر سکتا- کاغذ بھی اعلیٰ قسم کا ہے....... اور پھر یہ بات کتنی عجیب ہے کہ خط میں اکیس تاریخ کا اعلان بھی کر دیا گیا ہے....... ممکن ہے یہ اتفاق ہی ہو-''

''ہاں....... بلاشبہ ایسا ہونا ممکن ہے-'' پوئرو نے تسلیم کیا.......

''لیکن مسٹر پوئرو....... میں اس قسم کے اتفاقات کو پسند نہیں کرتا....... یہ تو ہمارے لئے ذہنی کوفت بن جاتے ہیں-''

انسپکٹر ایک دو منٹ تک خاموش رہا....... اس کی پیشانی کی شکنیں اور نمایاں ہو گئیں-

''اے' بی' سی....... یہ اے' بی' سی کون مرد ہو سکتا ہے؟ آخر یہ کس شیطان کا نام ہے؟ شاید وہ لڑکی میری ڈوور (مقتولہ کی بھانجی) اس بارے میں ہمیں کچھ بتا

سکے...... نہایت پراسرار بات ہے...... بہرحال اس خط کے بارے میں تو میں شرط لگانے کیلئے بھی تیار ہوں کہ آسچر شرابی نے یہ خط ہرگز ٹائپ نہیں کیا۔"

"کیا آپ کو مقتولہ کے ماضی کے بارے میں بھی کچھ پتہ چلا؟" پوئرو نے سوال کیا۔

"صرف اتنا کہ وہ ہمپشائر میں پیدا ہوئی...... ابھی وہ نوعمر ہی تھی کہ لندن میں اس نے ملازمت کر لی۔ وہیں وہ آسچر سے ملی اور دونوں کی شادی ہو گئی...... دوران جنگ میں ان کی بسر اوقات مشکل ہو گئی...... پھر بعض اختلافات نمودار ہوئے اور 1922ء میں وہ آسچر سے علیحدہ ہو گئی...... ان دنوں وہ لندن ہی میں تھے۔ بہرحال وہ اس سے پیچھا چھڑانے کے لئے انڈوور چلی آئی' لیکن آسچر کو کسی ذریعے سے پتہ چل گیا اور وہ بھی اس کے پیچھے پیچھے چلا آیا...... اور شراب کے لئے روپیہ وصول کرتا رہا......" ایک سپاہی کمرے میں داخل ہوا...... "ہاں' برگس' کیا بات ہے؟"

"جناب وہ شخص آسچر ہمیں مل گیا ہے۔"

"خوب...... یہیں لے آؤ اسے...... کہاں تھا وہ؟"

"ریلوے اسٹیشن کے پاس ہی ایک ٹرک میں چھپا ہوا تھا۔"

"اچھا؟ خیر' لاؤ اسے۔"

چند لمحے بعد فریز آسچر سپاہی کی معیت میں کمرے میں داخل ہوا۔ اپنی مکروہ شکل و شباہت اور شراب کے بے تحاشا استعمال کی بدولت وہ اچھا خاصا پاگل دکھائی دیتا تھا...... وہ بلند آواز سے پولیس والوں کو کبھی گالیاں دیتا...... کبھی رونے لگتا اور کبھی خوشامد پر اتر آتا۔ کمرے میں داخل ہوتے ہی اس کا طیش اور بڑھ گیا...... اپنی چندھی آنکھوں سے اس نے باری باری ہم تینوں کے چہروں پر نظر دوڑائی۔

"تم نے مجھے کیوں پکڑا ہے؟...... میں نے تو کچھ بھی نہیں کیا...... کچھ نہیں کیا...... مجھے خواہ مخواہ پکڑ کر یہاں لایا گیا ہے...... یہ اول درجے کی بدمعاشی

ہے........ تم لوگ سور........ ذلیل........ کتے........" اچانک اس کا رویہ تبدیل ہو گیا........ "نہ نہ نہ........ میرا یہ کہنے کا مطلب نہیں کہ........ اف خدایا........ تم مجھ غریب اور بوڑھے پر یہ ظلم کیوں کر رہے ہو........ ہر شخص مجھے پریشان کرتا ہے........ آخر مجھ غریب نے کسی کا کیا بگاڑا ہے۔"

اور پھر اس نے بلند آواز میں باقاعدہ رونا شروع کر دیا۔

"آسچر ذرا سکون سے ہماری بات سنو........ تم کیا بک رہے ہو........ میں تم پر کوئی الزام عائد نہیں کرتا........ اور بہر حال جب تک تم اپنی مرضی سے کوئی بیان دینا پسند نہ کرو تمہیں اس کے لئے مجبور نہیں کیا جا سکتا........ بہر حال اگر بیوی کے قتل میں تمہارا کوئی ہاتھ نہیں تو........"

آسچر نے انسپکٹر کی بات کاٹ کر پاگلوں کی طرح چیختے ہوئے کہا۔

"میں نے اسے قتل نہیں کیا........ یہ سب جھوٹ ہے........ یہ سب بکواس ہے........ تم انگریز لوگ بڑے سور ہو۔ سب کے سب میری جان کے دشمن ہو رہے ہو........ میں نے اسے کبھی نہیں مارا........ کبھی نہیں۔"

"تم اکثر اسے ہلاک کرنے کی دھمکیاں دیتے رہے ہو۔"

"نہیں۔ ہرگز نہیں........ تم ان دھمکیوں کا مطلب ہی نہیں سمجھ سکتے........ ارے وہ صرف مذاق تھا........ مذاق........ ایسا مذاق میرے اور اس کے درمیان اکثر ہوا کرتا تھا........ وہ اسے بخوبی سمجھتی تھی۔"

"خیر خیر اب یہ بتاؤ کہ گذشتہ شام تم کہاں تھے۔"

"ہاں........ ہاں........ میں تمہیں سب بات بتاتا ہوں........ کل تو میں بیوی کی دوکان پر ہی نہیں گیا........ میں اپنے دوستوں کے ساتھ رہا........ پہلے ہم سیون سٹار کے شراب خانے میں بیٹھے رہے........ پھر ہم ریڈ ڈاگ میں چلے گئے........"

پھر وہ تیزی سے بولنے کی کوشش کرنے لگا۔

''ڈک وتوز بھی...... وہ بھی میرے ساتھ تھا...... اور کرڈی...... اور جارج ساتھ ہی رہے...... ان سے پوچھ لو...... میں تو کل دوکان کے نزدیک ہی نہیں گیا...... یہ بالکل سچ ہے جو میں تمہیں بتا رہا ہوں۔''

انسپکٹر نے سپاہی کو حکم دیا کہ اسے لے جاؤ اور حوالات میں بند کر دو۔

جب یہ بدنصیب آدمی کمرے سے باہر چلا گیا تو انسپکٹر گلن نے کہا...... ''میری سمجھ میں نہیں آتا کہ کیا کیا جائے...... بہرحال جہاں تک اس خط کا تعلق ہے یہ حرکت آسچر کی معلوم نہیں ہوتی۔''

''ان آدمیوں کے متعلق کیا خیال ہے جن کے ساتھ گذشتہ شام آسچر پھرتا رہا ہے؟''

''سب کے سب بدمعاش اور شرابی ہیں...... میں جانتا ہوں لیکن مجھے اس میں شک نہیں کہ گذشتہ شام کا بڑا وقت آسچر نے انہی لوگوں کے ساتھ گزارا ہے...... اب کیس کا دارومدار صرف اس شہادت پر ہے کہ آیا کسی شخص نے ساڑھے پانچ اور چھ بجے کے درمیان آسچر کو دوکان کے قریب دیکھا ہے۔''

پوئرو نے پرخیال انداز میں اپنا سر نفی میں ہلایا۔

''آپ کو یہ یقین کامل ہے کہ دکان سے کوئی شے اٹھائی نہیں گئی؟''

انسپکٹر گلن نے اپنے کندھے سکوڑے اور بولا...... ''ابھی یقین سے کچھ نہیں کہا جا سکتا۔ لیکن دکان میں کیا قیمتی چیز تھی جو چرائی جاتی؟ روپیہ سب کا سب محفوظ ہے۔ اسے چھیڑا بھی نہیں گیا...... ممکن ہے ایک یا دو پیکٹ سگریٹ اٹھائے گئے ہوں' لیکن بہرحال دو پیکٹ سگریٹ کے لئے آپ کسی کو قتل نہیں کر سکتے......''

''دکان میں کوئی ایسی چیز تو نہیں پائی گئی جو ذرا عجیب سی ہو...... میرا مطلب یہ ہے کہ کوئی ایسی شے پائی گئی ہو جس کا وہاں موجود ہونا باعث حیرت ہو؟''

''عجیب تو نہیں...... البتہ دکان میں ایک ریلوے گائڈ ضرور پائی گئی ہے۔''

''ریلوے گائیڈ؟''

''جی ہاں........ یہ کھلی ہوئی تھی اور کاؤنٹر پر اس حالت میں رکھی تھی جیسے کسی نے اسے الٹا کر رکھ دیا ہو۔ یوں بھی کہا جا سکتا ہے کہ کوئی شخص اِنڈوور سے جانے والی گاڑیوں کا وقت دیکھ رہا ہوگا' یا مقتولہ یا کوئی گاہک........''

''مقتولہ اپنی دکان پر اس قسم کی اشیاء بھی فروخت کے لئے رکھا کرتی تھی؟''

انسپکٹر نے انکار میں سر ہلایا........ ''جی نہیں........ میں نے بتایا نا کہ معمولی سگریٹ اور چند اخباروں کے علاوہ دکان میں کچھ نہ تھا........ ان کے علاوہ ایک آنے قیمت کے ریلوے ٹائم ٹیبل اس کے پاس تھے........ لیکن جہاں تک اس ریلوے گائیڈ کا تعلق ہے' یہ اس کے پاس نہیں ہو سکتی........ یہ تو بہت قیمتی ہے اور اسے کوئی بڑا اسٹیشنر ہی فروخت کے لئے رکھ سکتا ہے۔''

پوئرو کی آنکھوں میں ایک خاص چمک نمودار ہوئی۔ وہ تھوڑا سا آگے جھکا اور انسپکٹر سے پوچھا۔

''آپ کہتے ہیں ایک ریلوے گائیڈ ملی ہے؟ براہِ کرم یہ بتایئے کہ یہ گائیڈ براڈشا کی تھی........ یا........ اے' بی' سی کی؟''

انسپکٹر گلن کی آنکھوں میں بھی ایک چمک پیدا ہوئی۔

''خدا کی پناہ........'' اس نے حیرت سے چلا کر کہا........ ''یہ اے' بی' سی ریلوے گائیڈ تھی........''

* * *

ریلوے گائیڈ

اس کیس سے مجھے صحیح معنوں میں دل چسپی اس وقت ہوئی جب پہلی بار اے' بی' سی ریلوے گائیڈ کا ذکر کیا گیا۔ اس سے پیشتر میں صرف رسمی طور پر پوئرو کے ساتھ ہو لیا تھا۔ ورنہ مجھے اس معمولی سی واردات قتل سے قطعاً دل چسپی نہ تھی۔ جیسا کہ میں عرض کر چکا ہوں ایک ایسی عمر رسیدہ خاتون کا قتل جو معمولی سے قصبے میں سگریٹ اور اخبار فروخت کرتی تھی' عوام اور اخبارات کے لئے اپنے اندر کیا جاذبیت رکھتا تھا؟ میں خود اپنے دل میں اس گمنام خط کی اکیس تاریخ کو محض ایک اتفاق قرار دے چکا تھا اور مجھے انسپکٹر گلن کا بیان سن کر یہ یقین ہو چکا تھا کہ مسز آسچر اپنے شرابی اور بدکردار خاوند کی ظالمانہ روش کا شکار ہوئی ہے لیکن جب اے' بی' سی ریلوے گائیڈ کا نام آیا تو میرے جسم میں جوش و اضطراب کی لہر دوڑ گئی۔ اے' بی' سی ریلوے گائیڈ کے لئے صرف یہ اشارہ کافی ہے کہ یہ ریلوے گائیڈ بہت مفید ہے۔ اس میں انگلستان کے تمام ریلوے اسٹیشنوں کے نام حروف تہجی کے اعتبار سے درج ہیں اور اسی خاصیت کی بناء پر یہ گائیڈ اے' بی' سی گائیڈ کے نام سے مشہور ہے۔

اب میرا دل گواہی دیتا تھا کہ موقع واردات پر اے' بی' سی ریلوے گائیڈ کا پایا جانا اتفاقیہ ہرگز نہیں کہا جا سکتا؟ وہ واردات جسے میں معمولی کہہ کر ٹال رہا تھا' اب نئی کروٹ لے رہی تھی اور........ بار بار میرے ذہن میں یہی سوال چکر لگاتا کہ وہ کون پراسرار شخص تھا جس نے مسز آسچر کو ہلاک کیا اور اے' بی' سی ریلوے گائیڈ اپنے پیچھے چھوڑ گیا؟

انڈوور کے پولیس اسٹیشن سے نکلنے کے بعد ہمارا سب سے پہلا کام یہ تھا کہ مردہ

خانے میں جا کر مسز آسچر کی لاش کا معائنہ کریں- جونہی میں نے لاش کے چہرے پر نگاہ ڈالی ایک عجیب قسم کی سرسراہٹ میرے جسم میں دوڑتی ہوئی محسوس ہوئی........ مسز آسچر کا جھریوں دار چہرہ پرسکون تھا' جیسے وہ اپنی طبعی موت مری ہو-

''بے چاری کو پتہ ہی نہ چلا کہ کس نے کس چیز سے اسے ہلاک کیا ہے-'' ایک پولیس سارجنٹ نے کہا-''ڈاکٹر کا بھی یہی خیال ہے- بڑی ہی نیک عورت تھی-''

''اپنے وقت میں وہ بڑی حسین عورت رہی ہو گی-'' پوئرو نے کہا-

''شاید-شاید-'' میں نے بے یقینی سے زیر لب کہا-

''ہاں' ہاں........ اس کے چہرے کی بناوٹ تو دیکھو' سر کی ساخت اور رخساروں کی لکیریں یہی ظاہر کرتی ہیں کہ وہ ایک حسین عورت تھی لیکن........'' اس نے ایک آہ سرد بھری اور چادر سے لاش کو ڈھانپ دیا- پھر ہم باہر آ گئے-

اس کے بعد ہم نے پولیس سرجن سے مختصر سی ملاقات کی........ ڈاکٹر کیر ذہین آنکھوں' مضبوط جسم اور ادھیڑ عمر کا آدمی تھا........ گفتگو کرتے وقت اس کا لہجہ درشت اور فیصلہ کن محسوس ہوتا تھا-

''آلہ قتل دستیاب نہیں ہو سکا-'' ڈاکٹر نے بتایا........ ''بہرحال یہ بتانا ناممکن ہے کہ کس چیز کی مدد سے عورت کو ہلاک کیا گیا- ممکن ہے کوئی وزنی چھڑی یا ڈنڈا ہو یا پھر ریت سے بھرا ہوا تھیلا اس کے سر میں مارا گیا........ کچھ اس نوعیت کی شے ہو سکتی ہے........''

''جس کی ضرب لگنے سے عورت ہلاک ہوئی ہے' کیا ایسی ضرب لگانے کے لئے زیادہ قوت درکار ہے؟''

ڈاکٹر نے اس سوال پر پوئرو کو چبھتی ہوئی نظروں سے دیکھا- پھر بولا-

''غالباً آپ کے کہنے کا مطلب یہ ہے کہ ایک ستر سالہ بوڑھا جس کے ہاتھ کپکپاتے ہوں' یہ حرکت کر سکتا ہے؟ بے شک یہ قطعی ممکن ہے- کوئی ایسی چیز اگر اسے

دے دی جائے جس کا سرا کافی وزنی ہو تو کمزور و ناتواں فرد بھی اس سے حملہ کر کے اپنا مقصد حاصل کر سکتا ہے۔"

"گویا یوں کہیے کہ مرد کی بجائے عورت بھی قاتل ہو سکتی ہے؟"

ان الفاظ نے ڈاکٹر کو چند سیکنڈ کے لئے مبہوت کر دیا۔

"کوئی عورت........ ہیں؟ خدا کی پناہ........ مجھے تو خیال ہی نہیں آیا کہ اس نوعیت کی واردات قتل میں کسی عورت کا ہاتھ بھی ہو سکتا ہے۔ لیکن بے شک ایسا ہونا قطعی ممکن ہے........ قطعی ممکن ہے........ صرف نفسیاتی اعتبار سے میں یہ نہیں کہہ سکتا کہ یہ جرم کسی عورت نے کیا ہے۔"

پوئرو نے اس بات کو تسلیم کرتے ہوئے اپنا سر ہلایا۔

"صحیح ہے........ صحیح ہے۔ جہاں تک واردات کا تعلق ہے بلاشبہ یہ کام عورت کا نہیں، لیکن ہمیں اس کے تمام امکانات کا جائزہ لینا چاہئے۔ براہِ کرم یہ تو بتائیے کہ لاش کس حالت میں پڑی تھی؟"

ڈاکٹر نے احتیاط سے ہمیں لاش کے بارے میں ہر تفصیل سمجھائی۔ اس کی رائے یہ تھی کہ مقتولہ کاؤنٹر کی طرف پشت کئے کھڑی تھی (اور اسی لئے کہا جا سکتا ہے کہ حملہ آور کی طرف بھی اس کی پشت تھی) جب کہ اس کے سر پر ضرب لگائی گئی۔ ضرب لگتے ہی وہ دھڑام سے کاؤنٹر کے پیچھے اس حالت میں گری کہ اگر دوکان میں کوئی شخص داخل ہوتا تو وہ مقتولہ کو نہیں دیکھ سکتا تھا۔

ڈاکٹر کیر کا شکریہ ادا کرنے کے بعد جب ہم روانہ ہوئے تو پوئرو نے مجھ سے کہا۔

"ہاسٹنگ، غالباً تم سمجھ گئے ہو گے کہ ہمیں فریز آسچر کی بے گناہی کے حق میں ایک مزید نکتہ مل گیا ہے۔ فرض کرو اگر وہ اپنی بیوی کو اس وقت گالیاں اور دھمکیاں دے رہا تھا تو اس صورت میں مقتولہ کا چہرہ ضرور اپنے خاوند کی جانب ہوتا، لیکن اس کی بجائے وہ اپنے قاتل کی طرف پشت کئے کھڑی تھی۔ ظاہر ہے وہ کسی گاہک کے لئے شیلف میں سے تمباکو یا سگریٹ نکال رہی ہو گی........"

میں نے اپنے جسم میں کپکپی سی محسوس کی اور کہا۔ ''توبہ۔توبہ۔''

پوئرو نے نفی میں اپنا سر ہلایا اور فرانسیسی زبان میں کچھ بڑبڑانے لگا۔ پھر اس نے اپنی گھڑی پر نظر ڈالی........

''میرا اندازہ اگر غلط نہیں تو قصبہ اوورٹن یہاں سے نزدیک ہی واقع ہے۔ کیا خیال ہے ہم وہاں چل کر مقتولہ کی بھانجی سے بات چیت کریں؟''

''مگر........ پوئرو........ پہلے تو تمہیں مقتولہ کی دکان پر جانا چاہئے جہاں واردات وقوع پذیر ہوئی؟'' میں نے مشورہ دیا۔

''اوہ........ وہ بعد میں دیکھا جائے گا........ میرے پاس اس کے لئے ایک خاص وجہ ہے۔''

اس نے واضح نہیں کیا کہ وہ خاص وجہ کیا ہے۔ چند منٹ کے بعد لندن روڈ کے راستے ہم قصبہ اوورٹن کی جانب روانہ ہو گئے۔

انسپکٹر گلن نے ہمیں جس مکان کا پتہ دیا تھا وہ لندن جانے والی سڑک پر قصبہ اوورٹن سے ایک میل کے فاصلے پر تھا۔ گھنٹی کا جواب ایک سیاہ زلفوں والی نوجوان خادمہ نے دیا جس نے دروازے پر ہمارا استقبال کیا........ اس کی آنکھیں سرخ ہو رہی تھیں جو اس بات کا واضح ثبوت تھا کہ وہ حال ہی میں خوب روئی ہے۔

پوئرو نے نرم لہجے میں کہا۔ ''آہ........ میرا خیال ہے تم ہی مس میری ڈروور ہو۔ اور یہاں خادمہ کی حیثیت سے کام کرتی ہو؟''

''ہاں' صاحب' آپ نے صحیح فرمایا........ میں ہی میری ہوں صاحب۔''

''خوب........ اگر تمہاری مالکہ اعتراض نہ کریں تو میں چند منٹ کے لئے تم سے بات چیت کرنا چاہتا ہوں........ تمہاری خالہ مسز آسچر کے بارے میں........''

''مالکہ گھر میں موجود نہیں صاحب........ اور وہ کوئی اعتراض نہ کریں گی۔ براہ کرم آپ اندر تشریف لے آیئے۔''

نوجوان خادمہ نے ایک چھوٹے سے ڈرائنگ روم کا دروازہ کھول کر ہمیں اندر آنے کا اشارہ کیا۔ پوئرو کھڑکی کے نزدیک رکھی ہوئی کرسی پر بیٹھ گیا۔ پھر اس نے بغور لڑکی کے چہرے کا جائزہ لیا........ ''تم اپنی خالہ کے مرنے کی خبر سن چکی ہو گی؟''

لڑکی نے اثبات میں سر ہلایا اور اس کی آنکھوں سے پھر آنسوؤں کی لڑیاں بہنے لگیں۔

''اے صاحب! آج صبح پولیس یہاں آئی تھی۔ ہائے........ بیچاری خالہ کے ساتھ کیسا ظلم ہوا ہے........ غریب عورت پہلے ہی کس مصیبت سے زندگی گزار رہی تھی اور اب........''

''پولیس نے تمہیں انڈوور واپس جانے کا مشورہ نہیں دیا؟'' پوئرو نے پوچھا۔

''پولیس نے صرف اتنا بتایا تھا کہ خالہ آسچر کی موت کی تفتیشی پیشی پیر کے روز ہو گی صاحب........ لیکن میں وہاں کیسے جا سکتی ہوں........''

''میری! تمہیں اپنی خالہ سے بڑی محبت تھی؟'' پوئرو نے اسی نرم لہجے میں پوچھا۔

''بے شک صاحب! وہ ہمیشہ مجھ سے پیار و محبت کا سلوک کیا کرتی تھی........ میں بچپن ہی سے اس کے پاس رہی تھی۔ میری عمر اس وقت گیارہ سال تھی جب میں لندن میں خالہ کے ہاں رہا کرتی تھی' والدہ کی وفات کے بعد بس وہی میری ایک قریبی رشتہ دار تھی۔ سولہ برس کی عمر میں میں نے ملازمت شروع کر دی........ لیکن میں تعطیل کے روز خالہ آسچر سے ملنے کے لئے ضرور جایا کرتی تھی' خدا کی پناہ........ اس کم بخت جرمن آدمی کی بدولت خالہ نے کس قدر دکھ برداشت کئے ہیں۔ وہ اسے شیطان کہا کرتی تھی۔ اس شخص نے اسے ایک روز بھی سکون سے نہیں رہنے دیا۔''

لڑکی کے لہجے میں ہلکا سا جوش پیدا ہو گیا........ پوئرو نے پوچھا۔

''تمہاری خالہ نے کبھی اس بات پر غور نہیں کیا کہ وہ اپنے بد خصلت خاوند سے قانونی طور پر چھٹکارا حاصل کرے؟''

''اے صاحب....... آپ خود سمجھ سکتے ہیں کہ بہرحال وہ اس کا خاوند تھا اور پھر میری خالہ شریف عورت تھی- وہ نہیں چاہتی تھی کہ لوگ اس پر انگلیاں اٹھائیں-''

''اچھا! میری یہ بتاؤ کہ کیا وہ تمہاری خالہ کو جان سے مار دینے کی دھمکی دیا کرتا تھا؟''

''ہاں- ہاں- صاحب! وہ اکثر ایسی خوف ناک باتیں منہ سے نکالتا تھا- یعنی ''میں تیرا گلا کاٹ ڈالوں گا' اور تیرا سر پھاڑ دوں گا'' اور اسی طرح دھمکیاں جرمن اور انگلش دونوں زبانوں میں وہ دیا کرتا تھا....... اور پھر بھی خالہ کہا کرتی تھیں کہ جوانی کے دنوں میں وہ ہزاروں میں ایک تھا- صاحب! یہ سوچنا بھی کیسا عذاب ہے کہ لوگ کیا سے کیا بن جاتے ہیں.......''

''بے شک....... بے شک....... ایسا ہوتا ہے....... تم نے بھی یہ دھمکیاں بارہا سنی ہوں گی- اچھا یہ بتاؤ جب تمہیں اس حادثے کا علم ہوا تو تم زیادہ حیران تو نہیں ہوئیں؟''

''آہ....... صاحب' میں حیران رہ گئی تھی' صاحب آپ خود دیکھئے کہ فریز کی دھمکیوں کو میں نے کبھی اتنی اہمیت نہیں دی تھی- یعنی جو گرجتے ہیں وہ برستے نہیں- اور نہ خالہ ان دھمکیوں کی پروا کرتی تھیں' بلکہ میں نے تو یہ دیکھا ہے کہ خالہ جب غصے ہوتی تھیں تو وہ ان کے سامنے دم ہلاتا تھا- وہ تو ان سے ڈرتا تھا.......''

''اور پھر بھی تمہاری خالہ اسے رقمیں دیا کرتی تھی؟''

''بہرحال....... صاحب! وہ اس کا شوہر تھا....... آپ خود سمجھ سکتے ہیں-''

''ہاں ....ہاں........ یہی بات ہے........ '' پوئرو ایک یا دو منٹ تک خاموش رہا- پھر اس نے کہا-

''اچھا فرض کرو کہ اس نے تمہاری خالہ کو قتل نہ کیا ہو-''

''قتل نہیں کیا؟'' وہ اسے حیرت سے گھورنے لگی-

''یہی بات میں نے کہی ہے........ فرض کرو کسی اور نے تمہاری خالہ کو قتل کیا ہو........ کیا تمہارے ذہن میں یہ خیال آ سکتا ہے کہ فریز آسچر کے علاوہ اور کون ہے جو تمہاری خالہ کو ہلاک کر سکتا ہے؟''

اس سوال پر لڑکی مزید حیرت و استعجاب سے پوئرو کی صورت تکنے لگی-

''اے صاحب' میرے خیال میں تو ایسا نہیں ہو سکتا اور نہ یہ ایسا معلوم ہوتا ہے- آپ کا کیا خیال ہے! کیا ایسا ممکن ہے؟''

''کوئی ایسا شخص' مرد یا عورت تو نہیں جس سے تمہاری خالہ خوفزدہ ہو؟''

میری ڈوور نے نفی میں سر ہلایا-''میری خالہ ان لوگوں میں سے نہیں جو کسی سے ڈرا کرتے ہیں........ وہ بڑی جی دار اور دل گردے والی عورت تھی-''

''تم نے اپنی خالہ کی زبانی کبھی یہ سنا کہ فلاں شخص اس کا دشمن ہے-''

''کبھی نہیں صاحب!''

''کیا اسے کبھی کبھار گمنام خطوط موصول ہوتے تھے؟''

''اے صاحب! کس قسم کے خطوط؟''

''ایسے خطوط جن میں لکھنے والے کا نام پتہ نہیں ہوتا........ یا صرف الٹے سیدھے نام ہوتے ہیں- مثلاً اے' بی' سی-'' پوئرو اسے بغور دیکھنے لگا' لیکن لڑکی کے چہرے پر سوائے حیرت کے اور کوئی علامت نمودار نہ ہوئی- پھر اس نے اپنا سر نفی میں ہلایا-

''تمہارے علاوہ تمہاری خالہ کے اور رشتے دار بھی ہیں؟''

''نہیں صاحب........ اب کوئی رشتے دار اس دنیا میں موجود نہیں........ میری خالہ کے دس بہن بھائی تھے- جن میں سے صرف تین جوان ہوئے- میرا ایک ماموں ٹام جنگ میں ہلاک ہوا- اور میرا دوسرا ماموں ہیری جنوبی امریکہ چلا گیا اور اس وقت سے اب تک اس کے بارے میں کوئی اطلاع نہیں ملی کہ جیتا ہے یا مر گیا- میری والدہ پہلے ہی وفات پا چکی تھیں- اس لئے خالہ آسچر کی میں ہی ایک رشتے دار اس دنیا میں موجود ہوں-''

''تمہاری خالہ نے کچھ روپیہ جمع کر رکھا تھا........ کسی بینک میں؟؟''

''بے شک صاحب! مجھے معلوم ہے اس کی تھوڑی سی رقم سیونگ بنک میں جمع تھی- وہ اس نے کفن دفن کے لئے رکھ چھوڑی تھی' ورنہ وہ بدذات جرمن یہ بھی لے جاتا-''

پوئرو نے پرفکر انداز میں اپنا سر ہلایا- پھر وہ اس لہجے میں بولا جیسے لڑکی سے نہیں خود اپنے سے کہہ رہا ہو-

''کچھ سمجھ میں نہیں آتا........ اندھیرا ہی اندھیرا ہے........ روشنی کی کوئی کرن نہیں........ اگر واقعات ذرا واضح ہو جاتے........'' وہ کرسی سے اٹھا-

''اچھا........ اگر کسی وقت مجھے تمہاری مدد کی ضرورت پڑی تو میں تمہیں اسی پتے پر خط لکھ دوں گا........''

''اے صاحب' اصل تو یہ ہے- میں یہاں سے ملازمت ترک کر رہی ہوں........ میں یہاں رہنا نہیں چاہتی' نہ یہ جگہ مجھے پسند ہے- میں یہاں محض اس خیال سے رکی ہوئی تھی کہ کبھی کبھار خالہ آسچر سے ملنے کا موقع نکل آتا تھا' لیکن........ اب-'' ایک بار پھر اس کی آنکھوں میں آنسو جھلملانے لگے-''اب میرے یہاں ٹھہرنے کی وجہ کیا ہے؟ میں اب لندن چلی جاؤں گی- وہاں شاید مجھے مسرت کی چند گھڑیاں نصیب ہوں-''

''خدا کرے........ خدا کرے........ بہرحال جب تم لندن جاؤ تو مجھے اپنا پتا ضرور دے دینا........ یہ لو........ یہ میرا کارڈ ہے۔''

پوئرو نے اپنا تعارفی کارڈ اسے تھما دیا........ لڑکی نے حیرت سے کارڈ پر نظر دوڑائی........ پھر بولی۔

''آہ........ پھر آپ پولیس سے تعلق نہیں رکھتے صاحب؟''

''میں ایک پرائیویٹ سراغ رساں ہوں۔''

وہ اپنی جگہ خاموش کھڑی چند منٹ تک پوئرو کو دیکھتی رہی۔ آخرکار کہنے لگی۔

''اوہ........ صاحب! کیا کوئی خاص بات........ کوئی عجیب و غریب حالات درپیش ہیں........؟''

''ہاں........ میری بچی........ اس واردات میں بعض باتیں نہایت پراسرار دکھائی دے رہی ہیں۔ ممکن ہے بعد میں تم میری مدد کر سکو۔''

''میں........ میں........ ہر ممکن مدد کے لئے تیار ہوں صاحب! میری خالہ کا قتل........ اف........ توبہ........''

چند سیکنڈ بعد ہم انڈوور کی جانب روانہ ہو رہے تھے۔

* * *

موقع واردات پر

جس بازار میں واردات وقوع پذیر ہوئی وہ دراصل بازار نہیں تھا بلکہ بازار سے کچھ فاصلے پر دائیں ہاتھ پر گلی کے نکڑ پر مسز آسچر کی دکان تھی- جونہی ہم بازار میں داخل ہوئے پوئرو نے گھڑی پر نظر ڈالی اور پھر میں سمجھ گیا کہ اس نے موقع واردات پر دیر سے پہنچنے میں کیا مصلحت سمجھی تھی؟ اس وقت ٹھیک شام کے ساڑھے پانچ بجے تھے اور پوئرو کی خواہش تھی کہ موقع واردات کے لئے وہی وقت مناسب ہے جس وقت حادثہ پیش آیا-

لیکن میرا خیال ہے کہ اس کا یہ مقصد ناکام رہا' کیونکہ اس وقت بازار میں کثرت سے آمدورفت جاری تھی اور جیسا کہ میرا خیال تھا گذشتہ شام کی نسبت اس شام کو وہ فضا موجود نہ تھی- یہاں تقریباً غریب طبقے کے افراد آباد تھے اور مکانوں کے درمیان جابجا دکانیں واقع تھیں- لوگوں کی آمدورفت کے علاوہ سڑکوں پر بہت سے بچے بھی مختلف کھیلوں اور بھاگ دوڑ میں مصروف تھے-

بازار میں کچھ فاصلہ طے کرنے کے بعد ہماری نظر لوگوں کے ایک مجمع پر پڑی جو ایک خاص مکان یا دوکان کے سامنے کھڑا تھا- ہمیں یہ اندازہ لگانے میں زیادہ وقت صرف نہ کرنا پڑا کہ یہی مسز آسچر کی دوکان تھی- ہم اور نزدیک پہنچے تو اس میں کوئی شبہ باقی نہ رہا کہ لوگوں کا مجمع اسی بدنصیب بوڑھی خاتون کی دکان پر لگا سرد آہیں بھر رہا تھا جہاں وہ گزشتہ شام ہلاک کی گئی تھی .... یہ ایک چھوٹی سی دکان تھی جس کی کھڑکیاں بند تھیں اور قریب ہی دو پولیس کانسٹیبل پہرہ دے رہے تھے- سپاہیوں کی آنکھوں سے

پریشانی اور بیزاری کے آثار نمایاں تھے- وہ بار بار جھنجلا کر لوگوں کو چلے جانے کی ہدایت کرتے' لیکن لوگ ٹس سے مس نہ ہوتے اور جو کوئی وہاں سے چلا جاتا فوراً دوسرے اس کی جگہ پر کر دیتے- .... مجمع سے ذرا فاصلے پر ہی پوئرو رک گیا- جس جگہ ہم کھڑے تھے وہاں سے دکان کے دروازے پر باریک حروف میں لکھے ہوئے الفاظ بخوبی پڑھے جاتے تھے........ پوئرو نے ان الفاظ کو زیرلب پڑھا-

''مسز اے' آسچر........ سگریٹ اور اخبار یہاں سے خریدیئے........'' تھوڑی دیر تک وہ کچھ سوچتا رہا پھر بولا- ''آؤ ہاسٹنگ اندر چلیں-'' ''میں تو پہلے ہی تیار تھا' مجمع کو چیرتے ہوئے ہم دونوں پولیس کانسٹیبل کے پاس پہنچے جس نے مشتبہ نظروں سے ہمیں گھورا اور اس سے پیشتر کہ اس کی زبان سے ہماری شان میں کوئی نازیبا کلمہ ادا ہو' پوئرو نے جیب میں ہاتھ ڈالا اور انسپکٹر گلن کا دیا ہوا پاس نکال کر اسے دکھایا........ کانسٹیبل نے احتراماً سر جھکایا اور دکان کا تالہ کھول کر ہمارے ساتھ اندر داخل ہوا........ تماشائیوں کی صفوں میں بے چینی کے آثار نمودار ہوئے........ اور وہ دل چسپی سے ہمیں دیکھنے لگے-

بازار کی جانب کھلنے والی کھڑکیاں بند ہونے کے سبب دوکان میں بڑا اندھیرا تھا- کانسٹیبل نے دروازے کے ساتھ ہی سوئچ ٹٹول کر برقی قمقمہ روشن کر دیا- بلب اگرچہ معمولی طاقت کا تھا لیکن پھر بھی اتنی روشنی ہو گئی کہ کمرے کی مختلف چیزیں نظر آنے لگیں- میں نے کمرے میں چاروں طرف نگاہ دوڑائی........ یہ ایک چھوٹا سا کثیف کمرہ تھا' ایک طرف سستے سے رسالے اور گزشتہ روز کے پرانے اخباروں کا ڈھیر لگا ہوا تھا اور ان پر ہلکی سی گرد کی تہہ جم گئی تھی- کاؤنٹر کے عین پیچھے لکڑی کے خانوں کی بنی ہوئی قطار تھی جو چھت تک چلی گئی تھی اور ان خانوں میں تمباکو اور سگریٹوں کے پیکٹ بھرے ہوئے تھے- ایک طرف مرتبانوں میں چینی کی بنی ہوئی مٹھائیاں' ٹافیاں اور پیپر منٹ کی گولیاں بھی رکھی تھیں- ان کے علاوہ دکان میں کوئی شے موجود نہ تھی........ اور دراصل یہ ''دکان ہی کیا تھی........ ایسی ہزار ہا ''دکانیں'' ہر قصبہ اور دیہات میں ہوتی ہیں-

کانسٹیبل نے اپنی نرم آواز میں واقعات بیان کرنے شروع کئے:

"یہاں کاؤنٹر کے عین پیچھے لاش پڑی تھی........ ڈاکٹر کا بیان ہے کہ مقتولہ کو علم ہی نہ ہوسکا کہ اس کے سر میں کیا چیز ماری گئی........ اور وہ اس وقت ان خانوں میں سے کوئی پیکٹ نکال رہی ہوگی۔"

"اس کے ہاتھ میں تو کوئی چیز نہیں پائی گئی؟"

"نہیں جناب! مگر پلییئر کے سگریٹوں کا ایک پیکٹ لاش کے قریب ہی پڑا تھا۔"

"ہوں........" پوئرو نے اپنا سر ہلایا........ اس کی آنکھیں ماہرانہ انداز میں کمرے کی ہر شے کا جائزہ لے رہی تھیں۔

"اور........ وہ ریلوے گائڈ........ کہاں رکھی تھی؟"

"اس جگہ جناب!" کانسٹیبل نے کاؤنٹر پر ایک جگہ ہاتھ رکھ کر بتایا۔ "یہ عین اس صفحے پر کھلی ہوئی تھی جہاں انڈوور کا نام لکھا ہوا تھا اور کھلی ہوئی حالت میں الٹی رکھی ہوئی ملی تھی۔ ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے وہ (قاتل) انڈوور سے لندن جانے والی گاڑیوں کا وقت دیکھ رہا تھا........ اگر یہی بات ہے تو قاتل انڈوور میں رہنے والا شخص نہیں ہو سکتا........ اور اگر یہ واقعہ نہ ہوتو پھر بلاشبہ ریلوے گائڈ کسی اور شخص کی ہوگی جس کا اس قتل سے کوئی تعلق نہیں ہوسکتا اور ممکن ہے وہ اسے یہاں بھول گیا ہو۔"

"کیا اس پر کسی کی انگلیوں کے نشانات ملے ہیں؟" میں نے سوال کیا۔ کانسٹیبل نے نفی میں سر ہلایا اور جواب دیا۔

"جناب عالی! تمام جگہ کو اچھی طرح دیکھا بھالا گیا ہے۔ کہیں پر بھی ایسے نشانات دست یاب نہیں ہوئے۔"

"کیا کاؤنٹر پر بھی نہیں؟" پوئرو نے دریافت کیا۔

"بے شک کاؤنٹر پر نشانات ملے ہیں........ لیکن وہ مختلف نشانات ہیں اور وہ آپس میں اس قدر خلط ملط ہو چکے ہیں کہ صحیح نتیجہ اخذ کرنا نہایت دشوار ہے۔"

''بہر حال .... کیا ان نشانات میں فریز آسچر کی انگلیوں کے نشانات موجود ہیں؟''

''اتنی جلدی کچھ کہنا دشوار ہے جناب........!''

پوئرو نے اپنا سر ہلایا- پھر پوچھا کہ کیا مقتولہ دوکان کے اوپر ہی رہا کرتی تھی؟

''ہاں' جناب' اس دروازے سے آپ دوکان کی پشت پر جا سکتے ہیں........ مگر معاف فرمائیے میں آپ کے ساتھ آنے سے معذور ہوں........ مجھے دراصل باہر........''

''ٹھیک ہے-ٹھیک ہے-'' پوئرو نے کہا اور دروازہ کھول کر ایک تنگ کمرے میں داخل ہوا........ میں بھی اس کے پیچھے پیچھے تھا........ اس کمرے کے ساتھ ہی ایک چھوٹا سا باورچی خانہ بھی ملحق تھا........ یہ کمرہ دکان کی نسبت زیادہ صاف ستھرا نظر آتا تھا-لیکن کمرے کی فضا اور اشیاء پر عجیب اداسی چھائی ہوئی تھی........ مینٹل پیش پر چند تصویریں رکھی تھیں........ میں ان تصویروں کو غور سے دیکھنے کے لئے آگے بڑھا تو پوئرو بھی میرے ساتھ شامل ہو گیا-

تصویریں گنتی میں صرف تین تھیں........ ان میں سے پہلی تصویر معمولی فریم میں لگی ہوئی اس لڑکی کی تھی جس سے دوپہر کو ہم ملے تھے' یعنی مسز آسچر کی بھانجی میری ڈوور- دوسری تصویر اعلیٰ فریم میں جڑی ہوئی ایک معزز اور باوقار عمر رسیدہ خاتون کی تھی........ اس نے بیش قیمت لباس پہن رکھا تھا- میرا اندازہ غلط تھا کہ غالباً یہ تصویر متوفیہ مس روز کی ہے جو مسز آسچر کے لئے مرتے وقت کچھ رقم چھوڑ گئی تھی- اور جس رقم سے مسز آسچر نے اپنا چھوٹا سا کاروبار شروع کیا تھا........ اور تیسری تصویر میں ایک نوجوان جوڑا ہاتھ میں ہاتھ ڈالے کھڑا تھا-

''یہ غالباً مسز آسچر اور فریز آسچر کی شادی کی تصویر ہے-'' پوئرو نے کہا- ''ہاسٹنگ کیا تمہیں یاد ہے کہ میں نے کہا تھا کہ جوانی میں مسز آسچر بڑی حسین عورت تھی-''

پوئرو کا کہنا صحیح تھا- مسز آسچر نوجوانی میں یقیناً ہزاروں میں ایک تھی اور یقیناً اس تصویر میں باوجود پرانے فیشن کا لباس پہنے بھی وہ نہایت خوبرو معلوم ہو رہی تھی- گہری سیاہ مسکراتی ہوئی آنکھیں' کشادہ پیشانی' ستواں ناک' اور گول چہرہ اور ہونٹوں پر ایک دل آویز تبسم- اس کے ساتھ ہی میری آنکھوں کے سامنے مقتولہ مسز آسچر کی وہ تصویر گھوم گئی جو ہم نے صبح مردہ خانے میں دیکھی تھی........ خدا کی پناہ........ وقت کتنا ظالم ہوتا ہے- مسز آسچر کیساتھ اس کا خاوند فریز آسچر کھڑا تھا........ میں تو اسے دیکھ کر حیرت میں رہ گیا- بے شک عالم جوانی میں وہ بھی اپنا جواب نہ رکھتا ہو گا........ لیکن اب........ اب وہ کیا تھا؟........ نہایت مکروہ شکل وصورت کا ایک شرابی بڈھا جس کا تمام جسم بید مجنوں کی طرح کانپتا تھا-

اس کمرے کے ساتھ ہی زینہ تھا جو اوپر کی منزل کے کمروں کو جاتا تھا- ان میں سے ایک کمرہ خالی پڑا تھا اور دوسرے کمرے میں پڑے ہوئے ساز وسامان سے اندازہ ہوتا تھا کہ یہ کمرہ متوفیہ آسچر کی شاید خواب گاہ تھا- پولیس نے تلاشی لینے کے بعد کمرے کو جوں کا توں رہنے دیا تھا اور کوئی شے اپنی اصل جگہ سے ہٹی ہوئی محسوس نہ ہوتی تھی- ایک خستہ پلنگ پر پرانے بوسیدہ چند کمبل اور چادریں پڑی تھیں- الماری کے ایک خانے میں چند جانگیئے اور دوسرے خانے میں کھانے پکانے کی مختلف ترکیبوں پر مشتمل کاغذات رکھے تھے- اس کے علاوہ ایک پرانا سا ناول جس کا نام تھا ''نخلستان'' نئی جرابوں کا ایک جوڑا اور کچھ زیورات اور برتن اور معمولی کھلونے پڑے تھے- مقتولہ کی یہی کل کائنات تھی جو وہ اپنے پیچھے چھوڑ گئی تھی- ممکن ہے اس کے کچھ ذاتی کاغذات بھی ہوں' وہ ہمیں نہیں مل سکے........ شاید وہ پولیس لے گئی تھی-

''افسوس........ صد افسوس........'' پوئرو نے زیر لب کہا........ ''آؤ ہاسٹنگ واپس چلیں' ہمارے مطلب کی یہاں کوئی شے نہیں-''

جب ہم دکان سے باہر نکل کر دوبارہ سڑک پر آئے تو مجمع غائب تھا- شاید لوگوں کو توقع کے خلاف کوئی نئی بات حاصل نہ ہوئی تھی........ چنانچہ سڑک پر آنے کے بعد پوئرو ایک یا دو منٹ کے لئے رکا- پھر اس نے سڑک پار کی- ہم نے دیکھا کہ مقتولہ مسز آسچر کی دکان کے عین سامنے ایک سبزی اور پھل فروش کی دکان تھی- پوئرو نے میرے کان میں کچھ کہا جسے میں حیرت سے سنتا رہا- پھر وہ مجھے چھوڑ کر اکیلا دکان کے اندر داخل ہو گیا-

دو منٹ کے بعد میں بھی دکان میں پہنچ گیا- اس وقت پوئرو سبزی فروش عورت سے سنتروں کا بھاؤ پوچھ رہا تھا- میں نے بھی اس کی دیکھا دیکھی پاؤ بھر رس بھریاں خرید لیں- پھر اس نے لاپروائی کا لہجہ اختیار کرتے ہوئے دکان کی مالکہ سے گفتگو چھیڑ دی:

''توبہ- توبہ........ کیا سنسنی خیز واقعہ تمہاری دکان کے سامنے پیش آیا ہے- بالکل تمہاری آنکھوں کے سامنے قتل کی واردات ہوئی........ عین سامنے-''

پھل فروش عورت اچھی صحت مند تھی لیکن اس کے چہرے پر ناگواری اور غصے کی علامات نمایاں تھیں، شاید وہ اس ''سنسنی خیز قتل'' کے بارے میں باتیں سنتے سنتے اکتا گئی تھی- وہ درشت لہجے میں بولی-

''میری سمجھ میں نہیں آتا کہ آخر لوگوں کو اس سے کیا دلچسپی ہے-........ کسی کا گھر جلے اور کوئی آگ تاپے........ وہ معاملہ کیا ہے-''

پوئرو نے اس ناگوار لہجے کا تاثر لئے بغیر کہا........ ''آج کی نسبت کل شام کو یہاں کی فضا مختلف ہو گی........ اور یہ بھی ممکن ہے کہ آپ نے قاتل کو دکان کے اندر جاتے دیکھا ہو........ ایک گورے رنگ کا لمبا سا آدمی........ ڈاڑھی والا- ایک روسی شخص- میں نے تو قاتل کا یہی حلیہ سنا ہے........''

''کیا کہا آپ نے؟'' عورت نے چونک کر تیز لہجے میں پوچھا- ''ایک روسی! یہی کہا تھا نا آپ نے؟''

''میں سمجھتا ہوں پولیس نے تو اسے گرفتار بھی کر لیا ہے- اسی لئے میں نے کہا کہ شاید تم نے اسے کل مسز آسچر کی دکان میں جاتے دیکھا ہو؟''

''خیر مسٹر! صحیح بات تو یہ ہے کہ مجھے کسی کو دیکھنے یا نہ دیکھنے کا موقع ہی نہ مل سکا- شام کا وقت ہی ہماری مصروفیت کا ہوتا ہے- گاہک اسی وقت آتے ہیں- ہمیں سر اٹھانے کی فرصت نہیں ملتی- اس کا سبب یہ ہے کہ شام کو لوگ اپنے کام کاج اور نوکری سے فارغ ہو کر آتے ہیں اور جو کچھ خریدنا ہوتا ہے اسی وقت خریدتے ہیں........ لیکن جہاں تک مجھے یاد ہے میں نے اس حلیے کا کوئی شخص نہیں دیکھا جس کا قد لمبا ہو- رنگ گورا اور چہرے پر ڈاڑھی ہو........ نہیں........ میں نے قطعی نہیں دیکھا-''

اب موقع تھا کہ میں بھی پوئرو کی ہدایت کے مطابق گفتگو میں ایک اجنبی کی طرح حصہ لوں-

''معاف کیجئے صاحب!'' میں نے پوئرو کو مخاطب کیا........ ''میرا خیال ہے آپ کو قاتل کے متعلق غلط معلومات دی گئی ہیں- مجھے تو یہ معلوم ہوا ہے کہ وہ سانولے رنگ کا ایک پستہ قد شخص تھا-''

میرے اس جملے نے مزید سنسنی پھیلا دی اور دکان کی مالکہ' اس کا دبلا پتلا خاوند اور دکان کا ملازم چھوکرا' سب کے سب نہایت سرگرمی سے بحث میں حصہ لینے لگے........ کسی نے کہا اس نے اس حلیے کے چار آدمیوں کو دیکھا ہے' لیکن ملازم لڑکے نے اپنی بھرائی ہوئی آواز میں انکشاف کیا کہ اس نے ایک گورے رنگ کے لمبے سے شخص کو ضرور دیکھا ہے........ اس نے افسوس سے سر ہلاتے ہوئے کہا- ''لیکن اس کے ڈاڑھی ہرگز نہیں تھی-''

آخر کار اپنی مطلوبہ اشیاء خرید کر ہم دوکان سے باہر نکلے تو میں نے پوئرو سے پوچھا-

''اب بتاؤ کہ اس ڈرامے کا آخر مطلب کیا تھا؟''

''مطلب تم نہیں سمجھے؟ ارے بھئی میں یہ معلوم کرنا چاہتا تھا کہ آیا کسی نے کسی اجنبی کو تو مسز آسچر کی دکان میں جاتے نہیں دیکھا۔''

''ٹھیک ہے' لیکن تم اس اداکاری اور جھوٹ بولنے کے بغیر بھی تو یہ بات معلوم کر سکتے تھے؟''

''نہیں' میرے دوست' بالکل نہیں........ جیسا کہ تم کہتے ہو اگر میں اس عورت سے براہ راست کچھ پوچھتا تو میرے سوالات کا جواب ہرگز نہ ملتا۔ صاف بات تو یہ ہے کہ تم انگریز لوگ بڑے شکی ہوتے ہو........ بھلا بتاؤ میں تم سے کوئی سوال کر دوں تو تم مجھے فوراً جواب دینا پسند نہیں کرو گے' بلکہ یہ سوچو گے کہ یہ سوال میں نے کس نیت سے کیا ہے........ اور جب ایک بار تمہیں شک ہو گیا تو خواہ میں لاکھ سر مارتا رہوں تم کبھی میرے سوال کا صحیح جواب نہیں دو گے۔ اس کا صحیح طریقہ یہ ہے کہ پہلے اپنی طرف سے کوئی بات کہہ دی جائے' لوگ اسے فوراً درست کر دیں گے۔ مثلاً تمہارا نام ہاسٹنگ ہے........ فرض کرو کہ مجھے تمہارا نام معلوم نہیں۔ اب اگر میں تم سے تمہارا نام پوچھوں تو تم اپنا نام بتاتے ہوئے ہچکچاؤ گے........ اور ممکن ہے اپنا نام غلط ہی بتا دو' لیکن اگر میں تم سے یہ کہوں:

''معاف کیجئے مسٹر جان کیا آپ امریکہ سے واپس آ گئے؟ تو تم فوراً بول اٹھو گے۔ میرا نام جان نہیں بلکہ ہاسٹنگ ہے۔''

پوئرو کی یہ مثال سن کر میں حیران رہ گیا اور مجھے دل ہی دل میں اس کی سچائی کو تسلیم کرنا پڑا۔ وہ پھر بولا۔

''بہرحال........ یہ معلوم ہوا کہ شام کا وقت یہاں بڑی مصروفیت کا وقت ہوتا ہے اور بازاروں میں لوگوں کی بڑی آمد و رفت رہتی ہے........ پیارے دوست' ہمارے قاتل دوست نے اپنے کام کے لئے سوچ سمجھ کر بڑا مناسب وقت ڈھونڈا ہے........ اور ہاں........ میں نے تو تم سے کہا تھا سیب خریدنا' تم نے رس بھریاں کیوں لے لیں؟''

میں نے حیرت سے کہا........ ''آخر اس سے کیا فرق پڑ گیا- سیب نہ سہی رس بھریاں ہی سہی........ کچھ نہ کچھ تو خریدنا ہی تھا-''

پوئرو نے مجھے کھا جانے والی نظروں سے دیکھا اور جھلا کر بولا- ''یار کبھی تمہیں عقل بھی آئے گی یا نہیں؟ کیا تم نے دیکھا نہیں کہ جس تھیلے میں یہ رس بھریاں بھری ہوئی تھیں اس میں سے پہلے ہی رس ٹپک رہا تھا' اب اپنی جیب میں ہاتھ ڈال کر دیکھو........ اچھا خاصا سوٹ ستیاناس ہو گیا ہو گا-''

میں نے گھبرا کر جیب سے تمام رس بھریاں نکال لیں- بے شک مجھ سے بڑی حماقت سرزد ہوئی تھی- میں نے قریب سے گزرتے ہوئے ایک بچے کو روکا اور اس کو رس بھریاں دے دیں........ بچہ حیرت سے مجھے تکنے لگا........ ابھی اس کی حیرت ختم نہ ہوئی تھی کہ پوئرو نے بھی سنترے اس کے دوسرے ہاتھ میں تھما کر اس کی حیرت و خوف پر مہر لگا دی- پھر وہ اپنے اسی ظریفانہ لہجے میں کہنے لگا-

''تم دیکھ چکے تھے کہ وہ دوکان کس نوعیت کی ہے- سستے اور گلے سڑے پھل تھے- بندہ خدا تم کیلے لے لیتے- سیب لے لیتے- اور نہیں تو گوبھی کا پھول ہی خرید لیتے- لیکن رس بھریاں........''

''بخدا مجھے اس کا خیال ہی نہ آیا تھا کہ ان سے رس ٹپکنے لگے گا-'' میں نے شرمندگی سے کہا-

''تمہیں کبھی کسی بات کا خیال ہی نہیں آتا-'' پوئرو نے مجھے ڈانٹا- پھر وہ اچانک رک گیا........ متوفیہ مسز آسچر کی دکان کے دائیں ہاتھ پر واقع مکان خالی پڑا تھا چونکہ باہر ایک چھوٹی سی تختی پر لکھا تھا ''کرائے کے لئے خالی ہے'' اور بائیں جانب کے مکان کی کھڑکیوں پر نہایت میلے کچیلے پردے لٹک رہے تھے- پوئرو اسی مکان کی طرف گیا- دروازے پر گھنٹی کا بٹن موجود نہ تھا- لہٰذا دستک دینی پڑی- چھ سات بار زور زور سے دروازہ کھٹکھٹانے کے بعد ایک گندہ سا بچہ جس کی ناک بہہ رہی تھی دروازے پر نمودار ہوا-

''تمہاری امی گھر میں ہیں؟'' پوئرو نے اس سے پوچھا۔

''ایں؟'' بچے نے اپنی طرف سے سوال کیا۔ پھر وہ ناراضگی اور مشکوک نظروں سے ہمیں تکنے لگا۔

''تمہاری ماں کہاں ہے؟''

یہ سوال سمجھنے میں اس نے بارہ سیکنڈ صرف کیے۔ پھر وہ واپس پلٹا اور سیڑھیوں پر چڑھ کر چلانے لگا........ ''اماں۔ اماں۔ ذرا یہاں آؤ۔ دیکھو کون آیا ہے؟''

اوپر سے ایک عورت نے جھانک کر دیکھا اور ہمیں دیکھتے ہی اس کی بھویں تن گئیں اور وہ بڑبڑاتی ہوئی نیچے اتری۔

''آپ صاحبان کا یہاں آنا اور ہمیں پریشان کرنا اچھی بات نہیں........ آپ اپنا وقت بھی ضائع کریں گے........'' اس نے تقریر شروع کی لیکن پوئرو نے اخلاقیہ طور پر اپنی ٹوپی اتاری اور جھک کر اسے سلام کیا........

''معاف فرمایئے میڈم' میں دراصل ایک روزنامہ اخبار کا نامہ نگار ہوں۔ ''ایوننگ فلکر'' کا' اور آپ کی خدمت میں مودبانہ طریق سے عرض کرتا ہوں کہ پانچ پونڈ کا حقیر نذرانہ قبول فرمایئے اور اپنی پڑوسن مسز آسچر سے متعلق ایک مضمون لکھ دیجئے........''

عورت کی پیشانی سے ناراضی کی گہری شکنیں یوں غائب ہو گئیں جیسے کسی نے استری پھیر دی ہو۔ وہ درشت الفاظ جو وہ ہمارے بارے میں کہنے ہی والی تھی' اس کی زبان کی نوک پر آ کر رک گئے۔........ پھر وہ مسکراتے ہوئے کہنے لگی........ ''براہِ کرم آپ اندر تشریف لے آیئے۔ بائیں جانب........ بیٹھئے' بیٹھئے صاحب۔''

پھر وہ معذرت چاہتے ہوئے کہنے لگی۔ ''میں آپ سے معافی کی خواستگار ہوں۔ میری زبان سے چند الفاظ ایسے نکل گئے جو آپ کو برے لگے ہوں گے' لیکن آپ بہ مشکل یقین کریں گے کہ ہمیں کیسی کیسی مصیبتوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ ہر وقت کوئی نہ کوئی دروازے پر موجود رہتا ہے۔ کبھی کوئی جرابیں بیچنے آ جاتا ہے' کبھی کوئی کریم یا

سینٹ کی شیشیاں لے کر آ نکلتا ہے- کوئی نالیاں صاف کرا لینے پر اصرار کرتا ہے اور اس طرح کے بے ہودہ شخص ہوتے ہیں کہ جان نہیں چھوڑتے........ مسز فولر یہ لے لیجئے اور وہ لے لیجئے- ناک میں دم ہے-"

پوئرو نے کمال ہوشیاری سے اس کا نام استعمال کرتے ہوئے کہا-

"مسز فولر' مجھے امید ہے کہ جو کچھ میں نے عرض کیا ہے اس پر آپ غور کریں گی اور مضمون لکھ دیں گی-"

پانچ پونڈ کے نوٹ مسز فولر کی آنکھوں کے سامنے گھومنے لگے- پھر وہ کچھ سوچ کر بولی........

"بے شک میں مسز آسچر سے اچھی طرح واقف ہوں لیکن جہاں تک کچھ لکھنے کا تعلق ہے........"

پوئرو نے جلدی سے کہا- "محترمہ آپ اس بارے میں تردد نہ کریں- آپ سے جو سوالات دریافت کئے جائیں ان کا صحیح صحیح جواب دے دیں- بس یہی انٹرویو اخبار میں شائع کر دیا جائے گا-"

اس طرح مسز فولر کو دام میں پھنسا لیا گیا اور اس نے متوفیہ کے بارے میں تقریر کر دی- اس کا خلاصہ یہ تھا کہ مسز آسچر اپنے کام سے کام رکھنے والی عورت تھی اور وہ کسی سے زیادہ میل جول اور دوستانہ تعلقات رکھنا پسند نہیں کرتی تھی لیکن وہ ایک مصیبت زدہ عورت تھی اور یہ مصیبت اس کے جرمن نژاد خاوند فریز آسچر کی لائی ہوئی تھی جسے جیل میں ہونا چاہئے تھا- مسز آسچر اپنے خاوند سے ہرگز نہیں ڈرتی تھی- اسے جب طیش آتا تھا تو پہاڑ سے بھی ٹکرا جاتی تھی' لیکن اس نے اپنے خاوند کو کبھی مایوس نہیں کیا- وہ اسے گالیاں اور مارنے کی دھمکیاں دیتا' لیکن وہ پھر بھی اسے روپے دے دیا کرتی تھی- مسز فولر اکثر اسے کہا کرتی تھی........ "دیکھو بہن! میری بات لکھ لو- یہ تمہارا خاوند ایک نہ ایک دن ضرور تمہیں ختم کر دے گا-" اور دیکھ لو اس نے بیچاری عورت کو مار دیا- کیا نہیں

مارا؟ اور مسز فولر کو جو پڑوس ہی میں رہتی تھی' پتہ ہی نہ چل سکا اور نہ اس نے کوئی آواز یا چیخ پکار سنی۔"

پوئرو نے مسز فولر سے یہی سوال کیا کہ مسز آسچر کو عجیب وغریب خطوط ملا کرتے تھے' ایسے خطوط جن کے آخر میں اے' بی' سی درج ہو۔

مسز فولر نے اس کا نفی میں جواب دیتے ہوئے کہا۔ "مجھے معلوم ہے کہ آپ کا مطلب کس قسم کے خطوط سے ہے۔ ایسے خطوں کو گمنام کہا جاتا ہے۔ خیر' مجھے معلوم نہیں کہ ایسے خطوط کبھی فریز آسچر نے اپنی بیوی کو لکھے ہوں۔ اور نہ کبھی مجھے خود مسز آسچر نے ایسی کوئی بات بتائی۔"

"آپ کو معلوم ہے کہ مسز آسچر کے پاس اے' بی' سی ریلوے گائڈ تھی؟" پوئرو نے پوچھا۔

"اے' بی' سی گائڈ؟ نہیں........ میں نے اس کے پاس ایسی چیز کبھی نہیں دیکھی ورنہ مجھے ضرور پتہ چل جاتا........ توبہ........ توبہ........ جب میں نے سنا تو میں سن ہوگئی........ میری لڑکی ایڈی نے سب سے پہلے یہ خوف ناک خبر مجھے پہنچائی۔ "اماں۔ اماں۔ ذرا دیکھنا پڑوس میں دروازے پر پولیس کے کتنے سپاہی آئے ہیں۔" اور جب میں نے یہ خبر سنی تو کہا تھا کہ بیچاری مسز آسچر کو دوکان میں کبھی اکیلے نہیں رہنا چاہئے تھا۔ اس کی ایک بھانجی ہے۔ وہ اس کے ساتھ رہتی........ خدا رحم کرے۔ آدمی شراب کے نشے میں ظالم بھیڑیا بن جاتا ہے........ بہرحال میں نے اس کو بار بار تنبیہ کر دی تھی' لیکن آہ۔ اس کی موت ہی ایسے لکھی تھی۔ آخر اس مردود شرابی نے اسے مار ہی دیا۔"

تیز بولنے سے مسز فولر کا سانس پھول گیا اور اس کی آنکھیں جوش سے سرخ ہو گئیں۔

"کسی شخص نے اس آدمی آسچر کو تو دکان میں جاتے نہیں دیکھا؟" پوئرو نے مزید پوچھا۔

مسز فولر نے جواب دیا"........ قدرتی بات ہے کہ اگر وہ جاتا تو اپنے آپ کو کسی پر ظاہر نہ کرتا-"

اس جملے سے مسز فولر کا مطلب کیا تھا' کم از کم میں نہیں سمجھا اور نہ پوئرو نے تفصیل میں جانا پسند نہ کیا- ایک اور سوال پر مسز فولر نے تسلیم کیا کہ مسز آسچر کی دکان میں جانے کے لئے مکان کی پچھلی طرف سے کوئی دوسرا راستہ نہیں ہے اور یہ کہ فریز آسچر کو اتنا دور کا بچہ بچہ اچھی طرح پہچانتا ہے-

پوئرو نے پے در پے سوالات کئے اور گفتگو کو کسی قدر طویل کر دیا' اور جب اسے یہ یقین ہو گیا کہ مسز فولر کو واردات کے بارے میں جو کچھ معلوم تھا وہ سب اگل چکی ہے تو اس نے نام نہاد انٹرویو ختم کر دیا........ اور پانچ پونڈ کا نوٹ اسے دے کر ہم باہر آ گئے-

"پوئرو! یہ رقم اسے دینی بہت مہنگی پڑی ہے- معلومات تو خاک بھی حاصل نہ ہوئیں- عورت فضول میں تقریر ہی کرتی رہی-"

"اب تک تو واقعی یہ ٹھیک ہے- میرے دوست! ہم اس وقت عجب مشکل سے دوچار ہیں- ہمیں یہ بھی علم نہیں کہ لوگوں سے کس قسم کے سوالات کئے جائیں- ہماری مثال تو ان بچوں کی سی ہے' جو اندھیرے میں آنکھ مچولی کھیل رہے ہوں- ہم بھی اندھیرے میں ہیں اور اندھوں کی طرح ادھر ادھر ہاتھ مار رہے ہیں کہ شاید کوئی سہارا ہاتھ آ جائے- مسز فولر نے ہمیں وہ سب کچھ بتا دیا جس کے بارے میں اس کا خیال ہے کہ اسے علم تھا........ اور بے شک اس کے بعض قیاسات وزن دار ہیں........ شاید مستقبل میں اس کی شہادت ہمارے لئے مفید ثابت ہو........ اور یہ مستقبل کے لئے ہی میں نے پانچ پونڈ کا سرمایہ صرف کیا ہے-"

پوئرو کا یہ نکتہ میں بالکل ہی نہ سمجھ سکا کہ اس کا مطلب کیا تھا' مگر اسی لمحے ہم انسپکٹر کے پاس پہنچ گئے-

٭ ٭ ٭

پیٹرج اور رڈل

انسپکٹر گلن کے چہرے پر تھکاوٹ اور ملال کے آثار صاف نظر آ رہے تھے۔ اس سے میں نے اندازہ لگایا کہ صبح سے شام تک اس کا کل وقت ایسے افراد کی فہرست تیار کرنے پر صرف ہوا تھا جو مقتولہ کی دکان میں واردات کے روز جاتے دیکھے گئے تھے۔

''کسی نے کسی خاص شخص کو دکان میں جاتے نہیں دیکھا؟'' پوئرو نے انسپکٹر سے دریافت کیا۔

''جی نہیں، قصہ یہ ہے کہ گیارہ افراد اس روز مسز آسچر کی دکان میں کسی نہ کسی مقصد کے لئے داخل ہوئے تھے۔ ان میں سے تین طویل القامت، چار پستہ قامت اور سیاہ مونچھوں والے...... دو شخص ڈاڑھیوں والے ...... اور تین فربہ اندام شخص...... کل گیارہ افراد اور سب کے سب اجنبی تھے۔''

پوئرو نے پھر پوچھا...... ''کیا کسی شخص نے دعویٰ کیا ہے کہ اس نے فریز آسچر کو کل انڈوور میں دیکھا تھا؟''

''نہیں...... کسی نے اسے نہیں دیکھا اور یہ بات بھی اس کے حق میں جاتی ہے۔ میں نے تو ابھی چیف کانسٹیبل سے کہہ دیا ہے کہ یہ سلسلہ ہمارے بس کا نہیں۔ اسے تو اسکاٹ لینڈ یارڈ ہی اپنے ہاتھ میں لے سکتا ہے۔''

''میں آپ سے متفق ہوں۔''

''موسیو پوئرو، آپ جانتے ہیں کہ یہ قتل وغیرہ کے قصے کتنی ذہنی کوفت کا باعث بنتے ہیں...... اور سچ پوچھئے تو میں اپنے علاقے میں ایسی وارداتوں کو پسند نہیں کرتا۔''

لندن واپس جانے سے پیشتر دو خاص افراد سے ہم نے گفتگو کی۔ ان میں سے ایک صاحب مسٹر جیمز پیٹرج تھے اور یہ خیال کیا جاتا تھا کہ مسٹر پیٹرج دنیا میں وہ آخری شخص تھے جنہوں نے مسز آسچر کو آخری بار زندہ دیکھا تھا۔ انہوں نے وقوعہ کے روز شام کو ساڑھے پانچ بجے اس کی دکان سے کچھ خریدا تھا۔ مسٹر پیٹرج پستہ قامت کے دبلے پتلے آدمی تھے اور پیشے کے لحاظ سے بینک کلرک تھے۔ آنکھوں پر موٹے شیشوں کا چشمہ لگا ہوا تھا جس سے ظاہر ہوتا تھا کہ ان کی نظر بیحد کمزور ہے...... لیکن ان کا لہجہ نہایت نرم اور گفتگو فصیح تھی۔ وہ ایک چھوٹے سے مگر صاف ستھرے مکان میں رہتے تھے۔

''مسٹر...... ار...... پوئرو۔'' انہوں نے پوئرو کے تعارفی کارڈ کو بغور دیکھتے ہوئے کہا۔ ''آپ کو انسپکٹر گلن نے بھیجا ہے؟ فرمایئے مسٹر پوئرو' میں آپ کی کیا خدمت کر سکتا ہوں۔''

''میں سمجھتا ہوں مسٹر پیٹرج کہ آپ ہی دنیا میں وہ واحد شخص ہیں جنہوں نے آخری بار مسز آسچر کو زندہ دیکھا تھا۔''

مسٹر پیٹرج نے اپنے دائیں ہاتھ کی انگلیاں بائیں ہاتھ کی انگلیوں میں پھنسائیں اور پوئرو کو ایسی نظر سے گھورا جیسے وہ کوئی مشکوک چیک ہے۔''

''مسٹر پوئرو' یہ نکتہ تو قابل بحث ہے۔'' بینک کلرک نے کہا...... ''ممکن ہے میرے بعد بھی کئی افراد نے مسز آسچر کی دکان سے کچھ خریدا ہو۔''

''اگر ایسا ہے تو یہ لوگ اب تک اپنے بیانات کے ساتھ سامنے نہیں آئے۔''

مسٹر پیٹرج کھانستے ہوئے بولے...... ''مسٹر پوئرو! بعض لوگوں کو قومی فرض ادا کرنے کی پروا نہیں ہوتی۔'' پھر اس نے الو کی طرح عینک کے پیچھے سے دیدے گھما کر باری باری ہمیں دیکھا۔

''آپ کا فرمانا بالکل بجا ہے۔'' پوئرو نے زیر لب کہا...... ''اور آپ' میرا خیال ہے کہ اپنے آپ کو پولیس کے پاس بیان دینے گئے تھے؟''

''یقیناً میں خود گیا تھا........ جونہی میں نے یہ دل دہلا دینے والی خبر سنی' مجھے خیال آیا کہ شاید میرے بیان سے پولیس کو کچھ مدد مل سکے۔ اسی لئے میں آگے آ گیا۔''

''یہ جذبہ قابل تعریف ہے۔'' پوئرو نے سنجیدگی سے کہا........ ''اب آپ یہ مہربانی فرمائیں کہ جو داستان آپ نے پولیس کو سنائی ہے من و عن وہی میرے سامنے بھی دہرا دیجئے........''

''........ بیشک۔ بیشک........ صاحب قصہ یہ ہے کہ شام کو عین ساڑھے پانچ بجے! جبکہ میں اپنے مکان پر واپس لوٹ رہا تھا تو........''

''قطع کلامی معاف........'' پوئرو نے کہا........ ''آپ کو اتنے وثوق سے کیسے علم تھا کہ اس وقت ٹھیک پانچ بج کر تیس منٹ ہوئے تھے۔''

اس مداخلت پر مسٹر پیٹرج کچھ پریشان نظر آنے لگے۔

''چرچ کلاک نے اس وقت ساڑھے پانچ کا گھنٹہ بجایا تھا۔ میں نے اپنی گھڑی اس سے ملائی تو معلوم ہوا کہ میری گھڑی ایک منٹ پیچھے ہے۔ میں اس سے کچھ پیشتر ہی مسز آسچر کی دکان پر گیا تھا........''

''کیا آپ اکثر اس دوکان سے سامان خریدا کرتے تھے؟''

''جی ہاں' اکثر ایسا ہوتا تھا۔ دراصل دکان میرے گھر کے راستے میں پڑتی ہے اور ہفتے میں ایک یا دو بار مجھے سگریٹوں کی ضرورت پڑتی تو میں وہیں سے لے لیا کرتا تھا۔''

''آپ کو تو مسز آسچر سے بخوبی واقفیت ہو گی؟ ماضی میں اس پر جو حالات گزرے ہیں' کیا آپ ان سے واقف ہیں۔''

''جی نہیں' افسوس ہے کہ میں ناواقف ہوں۔ سوائے خرید و فروخت اور کبھی کبھار موسم کے بارے میں چند فقروں کے تبادلے سے زیادہ میری اس سے کبھی بات چیت نہیں ہوئی........''

''کیا آپ کو معلوم ہے کہ مقتولہ کا ایک شرابی خاوند ہے جو اکثر اسے جان سے مارنے کی دھمکی دیا کرتا تھا؟''

”جی نہیں....... میں نے عرض کیا کہ میں اس کے خانگی حالات سے قطعاً واقفیت نہیں رکھتا۔“

”بہرحال‘ بہرحال آپ اسے پہچانتے تو اچھی طرح تھے....... اچھا یہ بتائیے کہ گزشتہ شام کو جب آپ نے اسے دیکھا تو اس کی حالت میں کوئی غیر معمولی تبدیلی آپ نے محسوس کی! کیا وہ مضطرب نظر آتی تھی یا معمول کے مطابق پرسکون تھی۔“

”کسی قسم کی پریشانی یا اضطراب کی علامات اس کے چہرے پر قطعاً موجود نہیں تھیں۔“

پوئرو اٹھ کر کھڑا ہو گیا.......

”مسٹر پیٹرج‘ تکلیف دہی کے لیے معافی چاہتا ہوں۔ شکریہ .... ار....... آپ کے پاس اے‘ بی‘ سی ریلوے گائڈ تو ہو گی؟ میں لندن جانے والی گاڑی کا وقت دیکھنا چاہتا ہوں........“

”آپ کے عقب میں جو شیلف ہے‘ گائڈ اس میں رکھی ہے۔“ مسٹر پیٹرج نے کہا۔

جس شیلف کی طرف اشارہ کیا گیا تھا‘ اس میں دوسری کئی تجارتی ڈائریکٹریوں اور گائیڈوں کے علاوہ اے‘ بی‘ سی ریلوے گائڈ بھی موجود تھی....... پوئرو نے گاڑی کا وقت دیکھنے کے بہانے اس کی ورق گردانی کی اور اسے وہیں رکھ دیا۔ مسٹر پیٹرج کا ایک بار پھر شکریہ ادا کر کے ہم باہر آ گئے۔

دوسری ملاقات مسٹر البرٹ رڈل سے ہوئی....... مسٹر پیٹرج کی نسبت اس شخص نے ہمیں بہت پریشان کیا....... یہ ایک لمبا چوڑا‘ دیو زاد اور نہایت خر دماغ شخص تھا....... اس کی بیوی بھی اس کے ہاتھوں نالاں تھی اور اس مسٹر رڈل کی خر دماغی کا نشانہ بن کر اس کے اعصاب کمزور ہو چکے تھے....... جب ہم اس کے سامنے پہنچے تو وہ چائے پی رہا تھا....... ہمیں دیکھتے ہی اس کی پیشانی پر سلوٹیں ابھریں اور اس نے تند لہجے میں کہا۔

''جو کچھ مجھے معلوم تھا وہ میں بتا چکا ہوں- اب تم لوگ یہاں کیا لینے آئے ہو؟ جاؤ اپنا کام کرو- میں نے سب داستان ان بکواسی پولیس والوں کو بتا دی ہے اور اب تم چاہتے ہو کہ تم بکواسیوں کے سامنے یہ قصہ پھر لے بیٹھوں؟''

پوئرو نے مسکرا کر میری طرف دیکھا- پھر کہا-

''سچ تو ہے مسٹر رڈل کہ ہمیں آپ سے بہت ہمدردی ہے' لیکن آپ کا اس میں کیا قصور ہے؟ میرے دوست' یہ ایک قتل کا معاملہ ہے اور ہر شخص کو اس میں محتاط رہنا چاہئے-''

''برٹ! ان صاحبان کو بہتر یہ ہے کہ تم سب کچھ بتا دو-'' عورت نے سہمے ہوئے لہجے میں کہا-

''تم اپنا بکواسی منہ بند کرو........'' دیو نے دھاڑ کر اپنی بیوی سے کہا-

''میرا خیال ہے کہ تم اپنے آپ پولیس کو بیان دینے نہیں گئے؟'' پوئرو نے اس سے پوچھا-

''میں خود کیوں جاتا؟ کیا میں بیکار آدمی ہوں؟ یہ میرا کام نہیں کہ ان بکواسی پولیس والوں کو بیان دیتا پھروں-''

''افسوس ہے کہ آپ معاملے کی نزاکت کو نہیں سمجھتے-'' پوئرو نے کہا........ ''قتل ہوتا ہے........ پولیس یہ معلوم کرنا چاہتی ہے کہ کل شام کون کون دکان میں گیا تھا- ظاہر ہے کہ آپ کا پولیس کے پاس از خود نہ جانا ایک فطری بات ہے........ کیوں؟''

''میں کہہ چکا ہوں کہ مجھے کام سے فرصت نہیں جو میں کہیں آؤں جاؤں- جس کو ضرورت ہے وہ خود میرے پاس آ جائے-''

''بے شک اور اسی لئے پولیس تمہارے پاس آئی تھی' کیونکہ اس کو معلوم ہے کہ تم کل شام مسز آسچر کی دکان میں گئے تھے- کیا پولیس والے تمہارے بیان سے مطمئن ہو گئے ہیں؟''

''کیوں نہ ہوتے؟'' دیو نے گرج کر کہا۔''اے مسٹر آخر تم کیا چاہتے ہو؟ کوئی شخص مجھ پر انگلی نہیں اٹھا سکتا۔ ہر شخص جانتا ہے کہ یہ کام کس نے کیا ہے...... یہ اسی بکواسی...... شرابی کی حرکت ہے۔اسی نے عورت کو مارا ہے۔''

''لیکن وہ کل یہاں سرے سے آیا ہی نہیں...... بلکہ تم شام کو مسز آسچر کی دکان پر گئے تھے۔''

''تو تم یہ قتل میرے سر منڈھنے کی کوشش کر رہے ہو۔'' رڈل نے غصے سے چلا کر کہا۔''تم کبھی اسے ثابت نہیں کر سکتے۔ میں بھلا اس عورت کو کیوں ہلاک کرتا؟ کیا تمہارا یہ خیال ہے کہ میں تمباکو چوری کرنے کی نیت سے وہاں گیا تھا......؟ کیا تمہارا خیال ہے کہ میں کوئی جنونی قاتل ہوں' کیا تمہارا خیال ہے......''

پھر وہ اسی طیش کے عالم میں اپنی کرسی سے نہایت وحشیانہ انداز میں اٹھا۔اس کی بیوی خوف زدہ ہو کر چیخنے چلانے لگی۔

''برٹ! برٹ! خدا کے لئے ایسی باتیں نہ کرو...... لوگ کیا خیال کریں گے۔''

''براہِ کرم سکون سے بیٹھو۔'' پوئرو نے سخت لہجے میں کہا...... ''میں تم سے صرف یہ پوچھنے آیا تھا کہ تم مسز آسچر کی دکان میں کس وقت گئے تھے...... اب تم مجھے بتانے سے انکار کرتے ہو...... اور یہ نہایت بری بات ہے......''

''کون بکواسی کہتا ہے کہ میں نے بتانے سے انکار کیا ہے؟'' مسٹر رڈل نے دوبارہ اپنی کرسی میں دھنستے ہوئے کہا...... ''پوچھو مجھے کوئی اعتراض نہیں۔''

''اس وقت شام کے چھ بجے تھے جب تم دکان میں داخل ہوئے؟''

''ٹھیک ہے...... بلکہ ایک دو دو منٹ بعد...... میں گولڈ فلیک کا ایک پیکٹ لینے گیا تھا...... میں نے دروازے کو دھکا دیا......''

''دروازہ تب بند تھا؟''

''ٹھیک ہے...... میرا خیال تھا کہ شاید دکان بند ہو چکی ہے' لیکن یہ بند نہیں تھی۔

میں جب دکان میں گیا تو وہاں کوئی نہیں تھا........ میں نے کاؤنٹر کو تھپتھپایا اور انتظار کرنے لگا' لیکن کوئی نہیں آیا- پس میں باہر آ گیا- بس اتنی سی بات ہے- پھر میں نے اپنے پائپ سے کام چلا لیا........"

"تم نے کاؤنٹر کے پیچھے لاش پڑی ہوئی نہیں دیکھی؟"

"نہیں' نہیں........ کیا میں وہاں لاشیں دیکھنے گیا تھا؟"

"کیا وہاں ایک ریلوے گائیڈ پڑی تھی؟"

"ہاں........ تھی- الٹی رکھی ہوئی........ اس وقت میرے ذہن میں یہ بات آئی کہ عورت شاید ریل پر کہیں گئی ہے اور جلدی میں دکان پر تالہ لگانا بھول گئی-"

"تم نے ریلوے گائیڈ کو اٹھایا تھا؟"

"میں نے اس بکواسی........ چیز کو ہرگز نہیں چھیڑا-"

"اور تم نے دکان میں جاتے ہوئے کسی شخص کو نہیں دیکھا- یا باہر نکلتے ہوئے-"

"میں نے کسی بکواسی کو نہیں دیکھا........ تم مجھ پر یہ جرح کیوں کر رہے ہو؟"

"جرح نہیں ہے اور نہ تم پر کوئی الزام عائد کر رہا ہے' مگر........" پوئرو اٹھ کھڑا ہوا........ اور ہم دونوں اسے حیرت زدہ چھوڑ کر باہر آ گئے........ پوئرو نے اپنی گھڑی پر نگاہ ڈالی اور ایک دم میرا بازو پکڑ کر کہا- "جلدی کرو ہاسٹنگ' وقت نکلتا جاتا ہے ہمیں سات بج کر دو منٹ پر جانے والی گاڑی پکڑنی ہے-"

* * *

دوسرا خط

گاڑی انڈوور کے اسٹیشن سے سرکنے ہی والی تھی کہ ہم دوڑ کر ایک ڈبے میں چڑھ گئے۔ جب حواس ذرا درست ہوئے تو میں نے پوئرو سے پوچھا۔

''اب بتاؤ قاتل کے بارے میں تمہارا کیا نظریہ ہے؟''

''یہ جرم........'' پوئرو نے کہا........ ''کسی ایسے شخص نے کیا ہے جس کا قد درمیانہ، سر کے بال سرخ اور بائیں آنکھ میں پھولا ہے۔ دائیں ٹانگ سے وہ ہلکا سا لنگڑا کر چلتا ہے اور اس کے کندھے کے عین نیچے ایک تل ہے........''

''پوئرو؟'' میں ایک دم حیرت سے چلا اٹھا۔ ایک لمحے کے لئے میں قطعی مبہوت رہ گیا۔ لیکن پھر میرے دوست کی آنکھوں میں ایک خاص چمک پیدا ہوئی جس سے میری حیرت دور ہوئی۔

''آہا........'' اس نے ہلکا سا قہقہہ لگا کر کہا۔ ''تم ڈر گئے؟ ارے بھائی میں تو ذرا شرلاک ہومز کی نقل اتار رہا تھا........ ورنہ سچ تو ہے کہ ابھی تک میرے فرشتوں کو بھی علم نہیں کہ قاتل کا حلیہ کیا ہے؟ وہ کہاں رہتا ہے؟ اور اس پر کیسے ہاتھ ڈالا جا سکتا ہے........ مجھے کچھ معلوم نہیں........ کچھ معلوم نہیں........''

''صرف اس صورت میں اگر وہ کوئی سراغ چھوڑ گیا ہو........'' میں نے زیر لب کہا۔

''ہاں........ کوئی سراغ........ تمہاری توجہ ہمیشہ کسی سراغ کی طرف لگی رہتی ہے........ افسوس........ ہمارا قاتل دوست نہ سگریٹ پیتا ہے اور نہ اس کی راکھ چھوڑ جاتا ہے اور نہ اس کے پیروں میں ویسے جوتے ہیں جن کے نشان فرش پر واضح

ہوں........ نہیں........ ہم پر وہ اتنا مہربان نہیں- مگر میرے دوست تمہارے پاس کم ازکم ایک سراغ ضرور ہے- اے' بی' سی ریلوے گائڈ........ لے دے کے یہی ایک شے ہے جسے ہم سراغ کہہ سکتے ہیں-"

"تمہارا خیال یہ ہے کہ وہ اسے غلطی سے وہاں چھوڑ گیا تھا؟"

"آہ........ ہرگز نہیں........ وہ اسے کسی مقصد کے لئے وہاں رکھ گیا تھا- انگلیوں کے نشانات ہمیں یہی بتاتے ہیں-"

"مگر اس پر انگلیوں کے نشانات پائے ہی نہیں گئے؟" میں نے حیرت سے کہا-

"یہی میرا مطلب ہے........ کیا تم غور نہیں کرتے کہ ماہ جون کی گرم شام کو کون ایسا احمق ہوگا جو دستانے پہن کر پھرتا رہے- ظاہر ہے کہ لوگ اسے ضرور دیکھیں گے- لیکن ہمیں معلوم ہے کہ ریلوے گائڈ پر انگلیوں کے نشانات موجود نہیں........ یقیناً انہیں احتیاط سے صاف کیا گیا ہے- میرے دوست ایک بے گناہ شخص تو اس پر انگلیوں کے نشانات چھوڑ سکتا ہے لیکن ایک چالاک مجرم کے لئے یہ غلطی کرنا ممکن نہیں........ لہٰذا کیا نتیجہ اخذ ہوا؟ یہی کہ ہمارا قاتل دوست اسے جان بوجھ کر وہاں چھوڑ گیا تھا-"

"تو تمہارا خیال ہے کہ ہم اسی ذریعے سے کچھ نہ کچھ معلوم کر سکتے ہیں؟"

"صاف صاف بات تو یہ ہے ہاسٹنگ کہ میں زیادہ پر امید نہیں ہوں- یہ نامعلوم قاتل ظاہر ہے اپنی صلاحیتوں اور ہوشیاری پر بڑا نازاں ہے- وہ خط کے ذریعے اعلانیہ جرم کا ارتکاب کرتا ہے اور جرم کے بعد اپنے پیچھے صحیح معنوں میں ایسا کارآمد سراغ نہیں چھوڑتا جس کی مدد سے ہم اس تک پہنچ پائیں-"

"اس کا مطلب ہے کہ اے' بی' سی گائڈ ہمارے لئے مددگار ثابت نہیں ہو سکے گی-"

"جس خیال سے تم سمجھ رہے ہو اس خیال سے نہیں........"

"پھر کسی اور خیال سے؟"

پوئرو نے میرے سوال کا فوراً ہی جواب نہ دیا...... چند منٹ تک وہ سوچتا رہا- پھر آہستہ سے کہنے لگا-

''اس سوال کا جواب ہے...... ہاں...... ہمیں ایک نامعلوم شخصیت کا سامنا کرنا پڑا ہے- یہ پراسرار شخصیت تاریکی میں ہے اور تاریکی میں رہنا چاہتی ہے' لیکن حالات کے فطری تقاضے اور اتار چڑھاؤ کے باعث اس کی یہ کوشش زیادہ عرصہ تک کامیاب نہیں ہوسکتی...... اسے روشنی میں آنا پڑے گا- ایک اعتبار سے ہم اس کے بارے میں لاعلم ہیں...... مگر دوسرے اعتبار سے ہم اس شخصیت کے بارے میں بہت کچھ جانتے ہیں...... یعنی ایک ایسا شخص جو نہایت صاف ستھرے اور واضح طریق پر خط ٹائپ کرتا ہے- اعلیٰ قسم کا کاغذ خریدتا ہے اور جسے یہ خواہش ہے کہ اپنی شخصیت کو ہر طرح نمایاں کرے...... میں سمجھتا ہوں کہ بچپن ہی سے بعض مخصوص حالات کی بناء پر اس شخصیت کو احساس کمتری اور ناانصافی کا شکار ہونا پڑا ہے...... لیکن جوں جوں وہ جوان ہوتا گیا' اس کی خواہش اندر ہی اندر ابھرتی رہی کہ وہ دوسروں کی توجہ کا مرکز بنے لیکن واقعات اور حوادث کی بدولت اس کا یہ جذبہ کچلا جاتا رہا...... اس کو ذلت اور رسوائی کا سامنا کرنا پڑا...... اور وہ اندر ہی اندر پیچ وتاب کھاتا رہا-''

''بہرحال یہ سب تمہارے قیاسات ہیں-'' میں نے اعتراض کیا- ''اور یہ قیاسات تمہیں عملی طور پر کوئی مدد نہیں دے سکتے-''

''تم ان قیاسات کی قدرو قیمت نہیں جانتے......'' پوئرو نے جواب دیا- ''تم تو ہر معاملے میں ماچس کی جلی ہوئی تیلی اور سگریٹ کی راکھ' اور جوتوں کے تلے تلاش کرتے ہو- بہرحال ہم اپنے آپ سے کم از کم چند عملی سوالات کر سکتے ہیں- مثلاً اے بی' سی گائڈ کیوں؟ مسز آسچر کیوں؟ انڈوور کا قصبہ کیوں؟''

''مقتولہ کی گزشتہ زندگی کافی سادہ معلوم ہوتی ہے- اس میں کوئی خاص بات نہیں-'' میں نے کہا- ''اور ان دو افراد مسٹر پیٹرج اور مسٹر رڈل سے انٹرویو بھی مایوس کن ہی رہے- وہ لوگ اس سے زیادہ' ہمیں کچھ نہ بتا سکے جو ہمیں پہلے سے ہی معلوم تھا-''

''سچ تو یہ ہے کہ اس راستے پر مجھے خود بھی کامیابی نظر نہیں آتی۔'' پوئرو نے کہا۔ ''لیکن بہرحال ہمیں واردات کے دو ممکن امیدواروں کی طرف سے غافل نہیں ہونا چاہئے۔''

''تمہارا خیال یہ تو نہیں کہ........''

''بہرحال اس بات کا امکان ہے کہ قاتل یا تو انڈوور ہی میں رہتا ہے یا اس کے نزدیک کسی مقام پر........ اور یہی ہمارے اس سوال انڈوور کا قصبہ کیوں؟ کا ممکنہ جواب ہے۔ اب ہمیں دو ایسے شخص ملے ہیں جو عین حادثے کے وقت مقتولہ کی دکان میں گئے تھے۔ ان دو میں سے ایک قاتل ہوسکتا ہے........ اور ان کے بارے میں ہمارے پاس کوئی شہادت نہیں کہ ان دو میں سے کوئی بھی قاتل نہیں ہے۔''

''شاید وہ دیوزاد رڈل ہی قاتل ہو۔'' میں نے رائے ظاہر کی۔

''اوہ........ وہ پاگل........ نہیں وہ نہیں........ وہ اپنے مزاج' طبیعت کی بے چینی' اعصابی کمزوری کے باعث ایسا شخص نہیں جو اے' بی' سی خط' تحریر کرسکے۔ ہمیں تو خود اعتمادی اور خود بینی کی صفات تلاش کرنی چاہئیں جو اس خط سے ظاہر ہوتی ہیں' مگر بہرحال بعض افراد ایسے بھی ہوتے ہیں جو وقت پر اپنی کمزوریاں چھپا سکتے ہیں۔''

''مسٹر پیٹرج قاتل نہیں ہوسکتا؟''

''وہ شخص عجیب ضرور ہے........ لیکن اس سے زیادہ میں کچھ نہیں کہہ سکتا........ بلاشبہ وہ ایسا شخص معلوم ہوتا ہے جو اے' بی' سی خط لکھ سکے........ واردات کی خبر سننے کے بعد اپنے آپ پولیس کے پاس جاتا ہے اور بیان دیتا ہے۔''

''تو کیا تم واقعی یہ سوچ رہے ہو کہ مسٹر پیٹرج........''

''نہیں' نہیں........ میرے دوست' ذاتی طور پر تو مجھے یقین ہے کہ قاتل انڈوور میں رہنے والا نہیں بلکہ باہر سے آیا ہے' اور اگرچہ میں اپنی گفتگو میں صیغہ مذکر استعمال کرتا آیا ہوں' یہ نہیں بھولنا چاہئے کہ قاتل کوئی عورت بھی ہوسکتی ہے........ میں یہ تسلیم

کرتا ہوں کہ قتل کا طریقہ بلاشبہ ایسا ہے جو کوئی آدمی ہی استعمال کر سکتا ہے لیکن مرد کی نسبت گمنام خطوط عورتیں ہی زیادہ تر لکھتی ہیں۔ہمیں یہ نکتہ اپنے ذہن میں رکھنا چاہئے۔''

چند منٹ تک میں خاموش رہا' پھر میں نے کہا۔

''اب ہمارا اگلا قدم کیا ہوگا؟''

پوئرو نے مسکرا کر میری طرف دیکھا پھر بولا۔''کچھ نہیں۔''

''کچھ نہیں........''میں نے مایوسی سے پوچھا۔

''کیا میں کوئی جادوگر ہوں؟ غیب دان ہوں؟ آخر میں کیا کروں؟''

تمام قصے کو اپنے ذہن میں دہراتے ہوئے مجھے اس سوال کا جواب دینا سخت دشوار محسوس ہوا........ بہرحال میرا تو یہی خیال تھا کہ کچھ نہ کچھ کارروائی ہونی چاہئے ورنہ معاملہ ہمارے قابو سے باہر ہو جائے گا۔ میں نے پھر کہا۔

''پھر بھی کچھ نہ کچھ تو ضرور ہونا چاہئے........ اے' بی' سی ریلوے گائڈ ہے۔ خط کا کاغذ ہے۔ لفافہ ہے۔ ڈاک خانے کی مہر ہے۔''

''ارے بھائی' یہ کام پولیس کے کرنے کا ہے اور وہ اپنی ہر ممکن کوشش کر رہی ہے۔ اگر اس راستے پر چل کر کچھ دریافت ہو جائے تو اچھا ہے۔''

اس فقرے کے بعد پوئرو نے یہ بحث ختم کر دی........ اور میں نے بھی زور دینا مناسب نہ سمجھا۔ دن گزرتے رہے اور میں نے محسوس کیا کہ جب بھی انڈوور کا معاملہ گفتگو میں آتا' پوئرو فوراً اس پر بحث کرنے سے انکار کر دیتا۔ میں نے کئی بار کوشش کی کہ پوئرو کی زبان کھلواؤں' لیکن وہ ہر بار سختی سے اس موضوع کو ٹال جاتا اور دوسری باتیں کرنے لگتا تھا۔ خود میرے ذہن میں اس بارے میں یہ افسوسناک شبہ پیدا ہو چکا تھا کہ بیچارہ پوئرو اس معاملے میں پراسرار قاتل کے ہاتھوں بری طرح شکست کھا چکا ہے........ اے' بی' سی نے اسے چیلنج کیا تھا اور وہ جیت چکا تھا........ اور میرا دوست

پوئرو جسے کبھی شکست کا سامنا نہ کرنا پڑا تھا' شاید اس ہار سے رنجیدہ تھا اور اس معاملے پر بات کرنا بھی اسے پسند نہ تھا........ بس میرا یہی اندازہ تھا' چنانچہ یہی سمجھ کر میں نے بھی اس واقعے کو دہرانا چھوڑ دیا- کیا فائدہ میرا دوست اور رنجیدہ ہو؟ اخبارات میں اس واردات کا مختصر سا ذکر چھپا تھا- اے' بی' سی خط کا سرے سے کوئی ذکر ہی نہ تھا اور جیوری نے نامعلوم قاتل یا قاتلوں سے واردات کو منسوب کر کے اپنا فیصلہ سنا دیا تھا-

عوام نے بھی اس معمولی کیس میں زیادہ دل چسپی نہ لی........ دلچسپی کی اس میں بات ہی کیا تھی؟ ایک بوڑھی عورت' جو سگریٹ بیچا کرتی تھی' اس کا قتل عوام میں سنسنی پھیلانے کا باعث کیا بنتا؟ ایسی معمولی وارداتیں تو ہوا ہی کرتی تھیں........ چنانچہ یہ سلسلہ رفع دفع ہو گیا........ اور میں خود یہ کہتا ہوں کہ میرے ذہن سے بھی اس کا اثر مٹتا جا رہا تھا لیکن 25 جولائی کی آمد کے ساتھ ہی اس کی یاد دفعتاً میرے ذہن میں تازہ ہو گئی-

میں سیر و تفریح کے لئے ہمپشائر چلا گیا........ اور پیر کو تیسرے پہر واپس لندن آیا- چونکہ پوئرو سے ملے ہوئے کئی روز ہو چکے تھے' لہٰذا واپس آتے ہی میں اس کے فلیٹ پر پہنچا........ اور خط شام کو چھ بجے کی ڈاک میں آیا- مجھے خوب یاد ہے کہ یہ منحوس لفافہ کھولتے ہی پوئرو کے منہ سے حیرت کی ایک دبی ہوئی چیخ نکلی-

''آہ........ یہ آ گیا-'' اس نے کہا-

میں حیرت سے کچھ نہ سمجھتے ہوئے اس کا منہ تکنے لگا........ ''کیا آ گیا؟''

''ہمارے دوست اے' بی' سی کا دوسرا خط-''

ایک منٹ تک میں قطعی احمقوں کی طرح اسکی طرف دیکھتا رہا- اے' بی' سی کا سلسلہ میرے ذہن کے پردے سے بالکل ہی مٹ چکا تھا-

''پڑھو........'' پوئرو نے خط مجھے دیتے ہوئے کہا........ پہلے خط کی طرح یہ خط بھی اعلیٰ قسم کے کاغذ پر ٹائپ کیا گیا تھا-

''پیارے مسٹر پوئرو........ سنایئے کیسی گذر رہی ہے؟ میرا خیال ہے کہ پہلی بازی میرے ہاتھ رہی........ انڈوور کا معاملہ اپنی موت آپ مر گیا........ مسٹر تیس مار خان پوئرو! کھیل تو دراصل اب شروع ہو رہا ہے........ مجھے اجازت دیجئے کہ میں آپ کی توجہ بیکس ہل (Bex Hill) کی طرف مبذول کراؤں- اس ماہ کی 25 تاریخ کو آپ اس بہترین سمندری گاؤں کی سیر کو آیئے- .... آپ سوچتے تو ہوں گے کہ ہمارا وقت کن خوش فعلیوں میں گزر رہا ہے-

فقط- وغیرہ وغیرہ

اے‘ بی‘ سی''

''خدا رحم کرے........'' میں نے خوف زدہ ہو کر کہا- ''کیا اس کا یہ مطلب ہے کہ یہ پاگل ایک اور قتل کرے گا؟''

''فطری بات ہے ہاسٹنگ! تم اس کے علاوہ اور کیا توقع رکھتے ہو؟ تمہارا خیال یہ تھا کہ انڈوور کی واردات اس سے علیحدہ ہے؟ تمہیں یاد نہیں کہ میں نے کیا کہا تھا؟ کہ ''یہ آغاز ہے-''

''مگر یہ تو نہایت بھیانک معاملہ ہے-''

''اس میں کیا شک ہے-''

''گویا ہم کو ایک جنونی قاتل سے واسطہ پڑ گیا ہے-''

''ہاں........''

میں نے کپکپاتے ہوئے وہ منحوس خط پوئرو کو واپس دے دیا-

اگلی صبح جب یہ خط اسکاٹ لینڈ یارڈ میں گیا تو وہاں بھی سنسنی پھیل گئی........ فوراً اعلیٰ پولیس افسران کی ایک کانفرنس بلائی گئی جس میں مجھے اور پوئرو کو بھی شریک کیا گیا- سیکس کا چیف کانسٹیبل‘ سی آئی ڈی کا اسسٹنٹ کمشنر‘ انڈوور کا انسپکٹر گلن سیکس پولیس کا

انسپکٹر کارٹر' اسکاٹ لینڈ یارڈ کا انسپکٹر جاپ اور ایک نوجوان انسپکٹر کروم....... اور شہرہ آفاق ماہر نفسیات جرم ڈاکٹر تھامپسن .... یہ سب لوگ ایک کمرے میں سر جوڑ کر بیٹھے....... خط پر ہمپسٹڈ کے ڈاک خانے کی مہر تھی' لیکن پوئرو کی رائے میں اس پر سر کھپانا محض وقت ضائع کرنا تھا.......

معاملے کی اہمیت پر بڑے زور وشور سے بحث ہوئی....... ڈاکٹر تھامپسن نہایت زندہ دل' ادھیڑ عمر کا آدمی تھا' جو باوجود اپنے علم وفضل کے نہایت سلیس زبان میں گفتگو کرتا اور فنی اصطلاحات والفاظ کو قطعاً استعمال نہ کرتا تھا۔

''بہرحال اس میں کوئی شک وشبہ نہیں کہ دونوں خط ایک ہی ہاتھ نے ٹائپ کیے ہیں۔'' اسسٹنٹ کمشنر نے کہا۔

''اور اسی بناء پر ہم یہ وثوق سے کہہ سکتے ہیں کہ یہی شخص انڈوور کی واردات کا ذمہ دار ہے۔''

''بالکل....... اور اب ہمیں ایک دوسرے حادثے کی اطلاع دی گئی ہے۔ جو 25 تاریخ کو یعنی ترسوں بیکس ہل کے مقام پر وقوع پذیر ہوگا۔ اس سلسلے میں کیا اقدامات کیے جائیں۔''

سیکس کے چیف کانسٹیبل نے اپنے علاقے کے سپرنٹنڈنٹ کی طرف دیکھا۔ ''ہاں' کارٹر! تمہاری کیا تجویز ہے؟''

سپرنٹنڈنٹ نے نہایت فکرمند طریق پر اپنا سر نفی میں ہلایا۔ ''کوئی تجویز پیش کرنا سخت دشوار ہے جناب۔ خط میں ذرا اشارہ نہیں ہے کہ اس بار قاتل کا شکار کون مظلوم ہو گا....... آپ خود ہی سوچیے کہ ان حالات میں ہم کیا قدم اٹھا سکتے ہیں؟''

''اگر آپ اجازت دیں تو میں عرض کروں۔'' پوئرو نے آہستہ سے کہا۔

سب کی نگاہیں اس کے چہرے پر مرکوز ہوگئیں۔ ''یہ ممکن ہے کہ جس پر حملہ کیا جائے اس کے نام کا پہلا حرف بی (B) سے شروع ہو۔''

''آہ........ میں سمجھ گیا........ آپ کا مطلب حروف تہجی کی ترتیب سے ہے۔ ڈاکٹر تھامپسن نے پرخیال انداز میں کہا۔

''میں نے محض اس کے امکانات ہی پر عرض کیا ہے........ اس سے زیادہ نہیں۔''

''دراصل یہ بات میرے ذہن میں تب آئی تھی جب میں نے اس بدنصیب عورت کی دوکان پر صاف حرفوں میں اس کا نام ''آسچر'' لکھا ہوا دیکھا........ اور پھر مجھے اے بی سی کا دوسرا خط ملتا ہے جس میں بیکس ہل کا نام ورج کیا گیا ہے تو مجھے احساس ہوا کہ اس بات کا بھاری امکان ہے کہ جس طرح جگہ کا نام ''بی'' سے شروع ہوتا ہے اسی طرح نئے مظلوم کا نام ''بی'' سے شروع ہو........ آپ دیکھتے ہیں کہ پہلے کیس میں دونوں نام اے (A) سے شروع ہوتے ہیں........ آسچر اور انڈوور........ اور یہ جنونی قاتل حروف تہجی کے قاعدے پر چل رہا ہے۔''

''ایسا ممکن ہے۔'' ڈاکٹر تھامپسن بولا........ ''لیکن ایسا بھی تو ہوسکتا ہے کہ پہلی واردات میں آسچر اور انڈوور کے ناموں کا آغاز ''اے'' سے محض اتفاقیہ ہو........ اور یہ بھی ممکن ہے کہ نام کو چھوڑ کر اس بار بھی مقتولہ کوئی بوڑھی عورت ہو جو مسز آسچر کی طرح سگریٹ اور اخبار بیچتی ہو........ بہرحال یہ یاد رکھیے کہ ہمارا سابقہ ایک قطعی جنونی شخص سے ہے اور اس نے ابھی تک ان جرائم کا کوئی مقصد ظاہر نہیں کیا؟''

''کیا جنونی شخص بھی کسی کام کا کوئی مقصد رکھتا ہے جناب؟'' سپرنٹنڈنٹ نے شک آمیز لہجے میں پوچھا۔

''بلاشبہ اس کا ایک خاص منشا ہوتا ہے؟'' ڈاکٹر نے فوراً جواب دیا۔ ''یاد رکھیے ایک جنونی قاتل نہایت سنگین منطق کی بنیاد پر فرض کر لیتا ہے کہ اسے خدا کی طرف سے اس کام کے لئے مقرر کر دیا گیا ہے کہ وہ پادریوں کو قتل کرے' ڈاکٹروں کو ہلاک کر دے یا پولیس کے سپاہیوں کو مار دے اور یا سگریٹ اور اخبار بیچنے والی بوڑھی عورتوں کو ختم کر دے........ آپ کو معلوم ہے کہ چند سال پیشتر اسی قسم کا ایک جنونی قاتل انسپکٹر کرام نے پکڑا تھا جو معصوم بچوں کو ہلاک کرتا تھا........ ان تمام جرائم کے پس پردہ کوئی نہ کوئی

محرک جذبہ ضرور ہوتا ہے........ اور ہمیں اس حروف تہجی کے معاملے میں ہی پھنس کر نہیں رہنا چاہئے کیا یہ ممکن نہیں کہ انڈ دور کے بعد بیکس ہل کا نام بھی محض اتفاق ہو؟''

''بہر حال- بہر حال........ ہم اتنا تو کر سکتے ہیں کہ بیکس ہل میں جتنی عورتیں سگریٹ اور اخبار بیچتی ہیں' ان کی فہرست تیار کر لی جائے اور جن عورتوں کے نام ''بی'' سے شروع ہوتے ہوں' ان کی خاص نگرانی کی جائے........ اس سے زیادہ اور ہم کیا کر سکتے ہیں؟ بس یہی ممکن ہے کہ بیکس ہل میں آنیوالے تمام اجنبیوں پر کڑی نگرانی رکھی جائے-''

سپرنٹنڈنٹ کارٹر نے آہ بھرتے ہوئے چیف کانسٹیبل سے کہا-

''جناب عالی! شاید آپ کو یاد نہیں کہ سکولوں میں گرمیوں کی تعطیلات شروع ہو گئی ہیں اور ہزار ہا لوگ بیکس ہل میں آ جا رہے ہیں-''

''اور........ جو کچھ ہم کر سکتے ہیں وہ تو کرنا چاہئے-'' چیف کانسٹیبل نے تیز ہو کر کہا-

انسپکٹر گلن اپنی باری آنے پر بولا- ''میں نے مسز آسچر کے کیس سے تعلق رکھنے والے ہر شخص کی نگرانی شروع کر دی ہے- ان دو گواہوں پٹیرج اور رڈل اور مقتولہ کے خاوند کی خاص طور پر نگرانی ہو رہی ہے........ اگر ان میں سے کوئی انڈوور سے باہر گیا تو اس کا تعاقب کیا جائے گا-''

اس کے بعد کانفرنس ختم ہو گئی اور پولیس افسران علیحدہ علیحدہ ایک دوسرے سے باتیں کرنے میں مصروف ہو گئے........ جب ہم یارڈ سے باہر نکلے تو میں نے پوئرو سے کہا........ ''پوئرو یقیناً یہ جرم روکا جا سکتا ہے-''

پوئرو نے اپنا فکر سے ستا ہوا چہرہ میری طرف کیا اور بولا-

''ہاسٹنگ! کیا تمہارا یہ خیال ہے؟ .... افسوس........ افسوس........ بہت افسوس ہے........ بہت افسوس ہے........ یہ پاگل پن ہے- پاگل پن-''

''اف خدایا' تو کیا یہ واردات ضرور ہو گی؟''

''پاگل پن!........ نہایت خطرناک چیز ہے ہاسٹنگ! افسوس- افسوس........ صد افسوس........''

دوسرا قتل

25 جولائی کی صبح میں عمر بھر نہیں بھول سکوں گا........ میری آنکھ کھلی تو گھڑی میں ساڑھے سات بج کر تیس منٹ ہوئے تھے۔ پوئرو میرے سرہانے کھڑا آہستہ آہستہ میرا شانہ ہلا کر مجھے جگا رہا تھا۔ اس کے چہرے پر ایک سرسری سی نظر ڈالتے ہی میری نیند اس طرح اڑ گئی جس طرح غبارے میں سے گیس نکل جاتی ہے۔

''کیا بات ہے؟'' میں نے اچھل کر بستر پر بیٹھتے ہوئے پوچھا۔

اس نے اگرچہ نہایت سکون سے جواب دیا لیکن میں جانتا ہوں کہ جو الفاظ اس کے منہ سے نکلے' ان کے پیچھے جوش واضطراب کا ایک سمندر پوشیدہ تھا۔

''واردات رونما ہو چکی ہے۔''

''کیا؟'' میں چلا اٹھا........ ''تمہارا مطلب........ مگر........ آج تو پچیس تاریخ ہے........''

''واردات گزشتہ رات وقوع پذیر ہوئی........ یا آج صبح غالباً ابتدائی گھنٹوں میں۔''

یہ الفاظ سن کر میں پھرتی سے اٹھا اور جلدی جلدی منہ ہاتھ دھویا۔ اس دوران پوئرو نے مجھے واردات کے بارے میں مختصر طور پر چند باتیں بتائیں جو اسے فون پر پولیس نے بتائی تھیں........ ''تمہیں معلوم ہے کہ بیکس ہل کا قصبہ سمندر کے کنارے پر واقع ہے۔

چنانچہ عین سمندر کے کنارے پر ایک نوجوان لڑکی کی لاش پائی گئی ہے۔ لاش کو

شناخت کر لیا گیا ہے۔ لڑکی کا نام برنارڈ ایلز بتھ تھا اور بیکس ہل کے کسی چائے خانے میں بہ حیثیت ویٹرس ملازم تھی اور یہ لڑکی اپنے والدین کے ساتھ ہی بیکس ہل کے ایک، چھوٹے سے قصبے میں رہا کرتی تھی........ میڈیکل رپورٹ کے مطابق موت رات ساڑھے گیارہ بجے اور ایک بجے کے درمیان واقع ہوئی۔"

"پولیس والوں کو یقین ہے کہ یہی وہ واردات تھی جس کے وہ منتظر تھے؟" میں نے جلدی جلدی شیو کرتے ہوئے پوچھا۔

"ایک اے' بی' سی ریلوے گائڈ' بیکس ہل کو جانے والی گاڑیوں کے صفحے سے کھلی ہوئی' لاش کے عین نیچے دبی ہوئی پائی گئی ہے۔"

"خدا کی پناہ........" میرا ہاتھ کانپ اٹھا۔

"اوہ........ خدا کے لئے ہاسٹنگ اپنے اوپر قابو پاؤ........ میں نہیں چاہتا کہ ایک اور ٹریجڈی میرے کمرے میں واقع ہو۔"

میں نے گھبرا کر اپنی ٹھوڑی سے خون صاف کیا........ میں نے بے خبری میں اپنی ٹھوڑی پر ایک گہرا زخم لگا لیا تھا۔

"اب ہمارا پروگرام کیا ہوگا؟" میں نے دریافت کیا۔

"ابھی چند منٹ کے اندر اندر پولیس کی کار ہمیں لینے کے لئے آ رہی ہے........ اور میں تمہارے لئے ناشتہ لاتا ہوں تاکہ روانگی میں کوئی تاخیر نہ ہو۔"

بیس منٹ بعد ہم ایک تیز رفتار پولیس کار میں بیٹھے ہوئے دریائے ٹیمز کے اوپر بنا ہوا پل پار کر کے بیکس ہل کی جانب روانہ ہو چکے تھے۔ کار میں ہمارے ساتھ انسپکٹر کرام موجود تھا۔ جو گذشتہ روز کانفرنس میں بھی شریک تھا اور اس نے بتایا کہ سرکاری طور پر یہ کیس اس کے سپرد کر دیا گیا ہے۔

انسپکٹر جاپ کی نسبت انسپکٹر کرام بہت علیحدہ کیفیت کا حامل اور عمر میں اس سے چھوٹا تھا۔ وہ خاموش اور سنجیدہ غور و فکر' اعلیٰ تعلیم یافتہ اور وسیع مطالعہ کا مالک تھا اور حال

ہی میں اس نے بچوں کو قتل کرنے والے ایک جنونی شخص کو نہایت ہنرمندی سے گرفتار کر کے اسکاٹ لینڈ یارڈ کو حیرت میں ڈال دیا تھا...... اور اس کیس کو سنبھالنے کے لئے اس سے زیادہ موزوں افسر اور کوئی نہ ہوسکتا تھا' لیکن میرا خیال یہ تھا کہ واردات کے متعلق اس کو بھی حقائق کا زیادہ علم نہ تھا۔ پوئرو کے بارے میں اس کا رویہ یوں تو بڑا اچھا تھا' لیکن مجھے محسوس ہوا کہ وہ محض اس وجہ سے اس کا ادب نہیں کرتا کہ میرا دوست برطانیہ کا مشہور و معروف پرائیویٹ جاسوس ہے' بلکہ وہ پوئرو کی بزرگی اور معمر پن کا لحاظ کرتا تھا۔

کچھ عرصے تک ہم سب خاموشی کی حالت میں سفر کرتے رہے' لیکن جب ہماری کار نے نیو کراس اسٹیشن عبور کیا تو انسپکٹر کرام نے زبان کھولی۔

''کیس کے بارے میں اگر کوئی بات ایسی ہے تو بے شک پوچھ لیجئے۔''

''کیا آپ کو مقتول لڑکی کا صحیح حلیہ معلوم ہے؟'' پوئرو نے پوچھا۔

''اس کی عمر تیئس سال تھی...... اور وہ جنجر کیٹ کیفے میں ویٹرس کی حیثیت سے ملازم تھی......''

''چہ' چہ' چہ...... مجھے تعجب ہوگا...... کیا وہ حسین لڑکی تھی؟'' پوئرو نے کہا۔

''اس کے متعلق مجھے کچھ معلوم نہیں۔'' انسپکٹر نے اس لہجے میں کہا جیسے پوئرو کا سوال اسے ناگوار معلوم ہوا ہو...... اس کا رویہ دبی زبان سے کہہ رہا تھا...... ''اونہہ ...... یہ غیر ملکی لوگ...... سب کے سب ایک جیسے ہوتے ہیں......''

پوئرو کی آنکھ میں مزاح کی ایک ہلکی سی جھلک نمودار ہوئی۔

''آہ...... یہ سوال آپ کو کچھ اہم معلوم نہیں ہوتا؟ حالانکہ یہ پہلا اہم نکتہ ہے...... اور شاید اسی نکتے کی بدولت اس بدنصیب لڑکی کی قسمت کا فیصلہ ہوا ہو۔''

انسپکٹر کرام کے منہ سے نکلا۔ ''اچھا؟'' اور پھر خاموشی طاری ہوگئی...... جب کار سیون اوک کے مقام پر پہنچی تو پوئرو نے گفتگو چھیڑی۔

''کیا آپ کو پتہ چلا ہے کہ لڑکی کو کس طرح اور کس چیز سے گلا گھونٹ کر مارا گیا ہے؟''

انسپکٹر کرام نے مختصراً جواب دیا........ ''لڑکی کی اپنی کمر کی پٹی سے- میرا خیال ہے یہ اون کی بنی ہوئی ایک موٹی سی پٹی ہوگی-''

پوئرو کی آنکھیں ایک دم پھیل گئیں-

''آہا........'' اس نے کہا........ ''کم از کم ہمارے پاس ایک ایسی اطلاع تو ضرور ہے جو قطعی درست ہے........ اور یہ اطلاع ہمیں ایک خاص بات بتاتی ہے-''

''میں نے تو اس میں کوئی خاص بات اب تک نہیں دیکھی-'' انسپکٹر کرام نے سرد لہجے میں کہا-

انسپکٹر کرام کی بصیرت اور دور اندیشی کے بارے میں میرے عقیدے کو زبردست ٹھیس پہنچی- حالانکہ یہ سیدھی سی بات تھی جو میرے جیسا کوڑھ مغز بھی فوراً سمجھ گیا- میں چپ نہ رہ سکا اور فوراً بول اٹھا-

''آہ........ آپ نہیں دیکھتے کہ یہ اطلاع قاتل کے مخصوص ظالمانہ ذہن کی صحیح نشاندہی کر رہی ہے........ خدا رحم کرے........ لڑکی کی اپنی کمر کی پٹی-''

میری بات جاری تھی کہ پوئرو نے گھور کر مجھے دیکھا........ میں سمجھ گیا کہ وہ انسپکٹر کے سامنے بولنا پسند نہیں کرتا........ چنانچہ میں چپ ہو گیا-

بیکس ہل میں ہمارا خیر مقدم سپرنٹنڈنٹ کارٹر نے کیا........ سپرنٹنڈنٹ کے ہمراہ خوب صورت چہرے اور ذہین آنکھوں والا نوجوان انسپکٹر کیلے بھی تھا- سپرنٹنڈنٹ کارٹر کہنے لگا........ ''میں تمہیں کیس کی موٹی موٹی باتیں بتا دیتا ہوں اور پھر تم فوراً کارروائی شروع کر دو-''

''شکریہ جناب-'' انسپکٹر نے کہا-

''ہم نے لڑکی کے والدین کو خبر پہنچا دی ہے- بلاشبہ ان پر تو یہ خبر پہاڑ بن کر گری

ہے۔ میں نے مناسب سمجھا کہ ان بیچاروں کو ابھی سوالات کر کے مزید پریشان نہ کیا جائے...... ذرا صدمہ دور ہو تو تم وہیں سے تفتیش کا آغاز کرنا۔"

"کیا مقتول لڑکی کے والدین کے علاوہ خاندان کے دوسرے افراد بھی موجود ہیں؟" پوئرو نے دریافت کیا۔

"ہاں...... مقتولہ کی ایک بڑی بہن بھی ہے...... جولندن میں ٹائپسٹ کا کام کرتی ہے اور رہتی بھی وہیں ہے...... اسے ہم نے اطلاع بھجوادی ہے۔ اس کے علاوہ ایک نوجوان ہے غالباً لڑکی کا منگیتر...... اور جس کے بارے میں یہ کہا جا سکتا ہے کہ وہ گزشتہ رات مقتولہ کو اپنے ساتھ کہیں لے گیا تھا۔"

"اے' بی' سی گائڈ سے کسی قسم کی مدد ملی ہے؟" انسپکٹر کرام سے سوال کیا۔

"گائڈ وہاں سامنے رکھی ہے۔" سپرنٹنڈنٹ نے میز کی طرف اشارہ کیا۔ "انگلیوں کے نشانات غائب ہیں...... جب یہ لاش کے نیچے سے برآمد ہوئی تو بیکس ہل کے صفحے سے کھلی تھی...... اور بالکل نئی ہے...... اور استعمال شدہ معلوم نہیں پڑتی...... میں نے یہاں کے تمام اسٹیشنرز سے پوچھ لیا ہے۔ قاتل نے یہ گائیڈ بیکس ہل کی کسی دکان سے نہیں خریدی......"

"جناب لاش دریافت کس نے کی تھی؟" انسپکٹر نے پوچھا۔

"یہاں ایک کرنل صاحب ہیں...... کرنل جیروم...... ان کی عادت ہے کہ علی الصبح اپنے کتے کو ہمراہ لے کر سیر کے لئے جایا کرتے تھے۔ چنانچہ آج صبح چھ بجے اپنے کتے کے ساتھ گھوم رہے تھے کہ اچانک کتا بھاگا اور دور جا کر کچھ سونگھنے لگا...... کرنل صاحب نے کتے کو بلایا' لیکن وہ نہ آیا۔ تب کرنل صاحب نے غور سے دیکھا تو انہیں کوئی عجیب شے دکھائی دی' پھر وہ اس جگہ گئے تو برنارڈ ایلزبتھ کی لاش دیکھی...... کرنل نے اسے ہاتھ نہیں لگایا۔ فوراً واپس پلٹے اور ہمیں فون کر دیا۔"

"اور موت کا وقت آدھی رات کے وقت معین کیا گیا ہے؟"

''بارہ اور ایک بجے کے درمیان کہنا چاہئے........ یہ بات یقینی ہے........ بلاشبہ ہمارا جنونی قاتل اپنے قول کا پکا نکلا........ اس نے پچیس کا اعلان کیا تھا اور آج پچیس تاریخ ہے........ اگرچہ چند منٹ کا فرق ضرور ہے۔''

انسپکٹر کرام نے اثبات میں سر ہلایا........ ''بیشک........ اس کا ذہن صحیح کام کر رہا ہے........ ار........ اور تو کوئی خاص بات نہیں؟ کسی شخص نے کوئی ایسی چیز کا مشاہدہ تو نہیں کیا جو مدد دے سکے؟''

''جہاں تک ہمیں معلوم ہے کسی نے کچھ نہیں دیکھا........ مگر بہرحال ابھی ابتدا ہے۔ ممکن ہے کسی نے لڑکی کو سفید لباس میں گزشتہ رات گھومتے ہوئے دیکھا ہو اور وہ ہمیں آ کر کچھ بتائے........ اور میرا خیال ہے کہ گزشتہ رات کوئی پانچ چھ سو لڑکیاں تو ضرور ہی سفید لباس پہن کر نوجوانوں کے ساتھ گھوم رہی تھیں۔''

''خیر' جناب عالی! میں کارروائی شروع کر دیتا ہوں........'' کرام نے کہا........ ''فی الحال تو دو مقام ایسے ہیں جہاں جانا چاہئے........ لڑکی کا گھر اور وہ چائے خانہ۔ .... انسپکٹر کیلئے چاہیں تو میرے ساتھ آسکتے ہیں۔''

''اور مسٹر پوئرو'' سپرنٹنڈنٹ نے پوچھا۔

''میں آپ کے ہمراہ چلوں گا۔'' پوئرو نے جھک کر سلام کرنے کے انداز میں کرام سے کہا۔

مجھے احساس ہوا کہ اس درخواست پر انسپکٹر کرام کچھ بے چین ہو گیا........ انسپکٹر کیلئے جس نے اس سے پیشتر پوئرو کو نہیں دیکھا تھا' زور سے ہنسا۔ میرے عزیز دوست کی یہ بدنصیبی ہی تھی کہ جب بھی کوئی اسے پہلی بار دیکھتا' ہنس پڑتا۔ اپنی شکل وصورت اور چال ڈھال کے اعتبار سے وہ ایک عظیم اور اعلیٰ سراغ رساں کی بجائے کسی تھیٹر کا منیجر نظر آتا تھا........ لیکن جب وہ پیچیدہ نکتے حل کرتا تو بڑے بڑے ذہین لوگ عش عش کر اٹھتے تھے' لیکن پوئرو کی ایک صفت یہ تھی کہ وہ کبھی بددل نہ ہوتا بلکہ مسکرا کر بات ٹال جاتا تھا۔

''مسٹر پوئرو کا خیال ہے کہ وہ پیٹی جس سے لڑکی کا گلا گھونٹا گیا ہے' بیش قیمت سراغ ہے اور مجھے توقع ہے کہ شاید وہ اس کا معائنہ کرنا پسند کریں۔'' انسپکٹر کرام نے طنزیہ انداز میں سپرنٹنڈنٹ کارٹر سے کہا۔

''چہ چہ چہ........'' پوئرو نے زیرلب کہا۔'' آپ میرا اصل مطلب نہیں سمجھے۔''

''آپ اس پیٹی سے کوئی مدد نہیں لے سکیں گے۔'' کارٹر بولا۔''وہ چمڑے کی پیٹی نہیں ہے کہ جس پر انگلیوں کے نشانات پائے جائیں۔''........ وہ تو اون کی بنی ہوئی موٹی سی پیٹی ہے........ اور کسی کا گلا گھونٹنے کے لئے بڑی مناسب چیز ہے۔''........ مجھے جھرجھری سی محسوس ہوئی۔

''خیر........'' کرام نے کہا۔''جو کچھ ہوگا دیکھا جائے گا۔''

سب سے پہلے ہماری پارٹی جنجر کیٹ کیفے میں پہنچی........ یہ معمولی سا چھوٹا سا چائے خانہ سمندر کے کنارے پر واقع تھا۔اس وقت گاہکوں کو صبح کی کافی پیش کی جارہی تھی۔ہماری آمد کی خبر سنتے ہی کیفے کی مالکہ گھبرائی ہوئی اپنے کیبن سے باہر نکلی۔اس کی شکل دیکھتے ہی مجھے یوں محسوس ہوا جیسے وہ خود ایک دبلی پتلی بلی ہے۔پھر وہ جلدی سے اس کیبن میں لے گئی۔

''مس........ ار........ مس میرین؟'' انسپکٹر کرام نے ہکلاتے ہوئے اس سے پوچھا........

''جی ہاں یہ میرا ہی نام ہے........ اف خدایا........ کتنا ظالمانہ فعل ہے........ اور یہ میرے کاروبار پر کس قدر خوفناک اثر ڈالے گا' میں تو اس بارے میں سوچ بھی نہیں سکتی........''

مس میرین کی عمر چالیس سال کے لگ بھگ تھی۔اس کی حرکتوں اور اندازِ گفتگو سے صاف عیاں تھا کہ برنارڈ ایلزبتھ کی اچانک موت نے اس کے اعصاب پر کیا اثر ڈالا ہے۔

''بے شک- بے شک........ آپ کو تو بڑا رنج پہنچا ہوگا-'' انسپکٹر نے ہمدردی سے کہا- ''بہرحال مس میرین' آپ مجھے مقتول لڑکی کے بارے میں کیا بتا سکتی ہیں-''

''کچھ نہیں........ قطعی کچھ نہیں-'' میرین نے وثوق سے کہا-

''لڑکی کتنے عرصے سے یہاں کام کر رہی تھی؟''

''دو سال سے-''

''آپ اس کے کام سے مطمئن تھیں؟''

''آہ........ وہ بڑی اچھی لڑکی تھی........ نہایت محنتی اور ہمیشہ چاق و چوبند رہا کرتی تھی-''

''کیا وہ خوب صورت بھی تھی؟'' پوئرو نے اچانک پوچھا-

مس میرین نے خشمگیں نظروں سے اسے گھورا- بالکل اسی طرح جیسے انسپکٹر کرام کو اس کا یہ سوال ناگوار گزرا تھا-

''میں نے کہا نا کہ صاف ستھری اور پیاری بچی تھی-''

''گزشتہ رات وہ کتنے بجے یہاں سے فارغ ہو کر گئی تھی؟'' کرام نے پوچھا-

''آٹھ بجے........ آٹھ بجے ہم کیفے بند کر دیتے ہیں........ ہمارے ہاں ڈنر کا انتظام نہیں ہے' کیونکہ ڈنر کھانے والے گاہک بہت کم ہیں- ساڑھے چھ بجے تک گاہکوں کا ہجوم رہتا ہے........ پھر سات بجے تک اکا دکا گاہک آجاتا ہے-''

''کیا اس نے آپ کو بتایا تھا کہ چھٹی کے بعد اس کا پروگرام کیا ہے؟''

''بالکل نہیں-'' مس میرین نے اپنے الفاظ پر زور دیتے ہوئے کہا- ''میرے اور اس کے درمیان ایسے دوستانہ تعلقات نہیں تھے-''

''آٹھ بجے سے پہلے کوئی آدمی اسے بلانے تو نہیں آیا تھا؟''

''نہیں........''

''کیا اس کی طبیعت معمول کے مطابق تھی؟ آپ نے محسوس کیا کہ وہ مضطرب یا پریشان تو نہیں تھی؟''

''میں صحیح طور پر کچھ نہیں کہہ سکتی۔''

''آپ کے کیفے میں کتنی لڑکیاں بہ حیثیت ویٹرس ملازم ہیں؟''

''عام طور پر دو........ اور دس جولائی سے اگست کے اختتام تک دو اکسٹرا لڑکیاں رکھ لی جاتی ہیں۔''

''لیکن برنارڈ ایلزبتھ ان ایکسٹرا لڑکیوں میں سے تو نہیں تھی؟''

''جی نہیں........ مس برنارڈ یہاں مستقل ملازم تھی۔''

''دوسری مستقل ویٹرس کون ہے؟''

''مس ہگلے! وہ تو بہت اچھی عورت ہے۔''

''کیا مس ہگلے اور مس برنارڈ آپس میں سہیلیاں تھیں؟''

''میں صحیح طور پر کچھ نہیں کہہ سکتی۔''

''کیا یہ بہتر نہ ہوگا کہ ہم خود مس ہگلے سے بات کریں؟''

''ابھی؟''

''اگر آپ اجازت دیں تو........''

''بہت اچھا۔ میں اسے آپ کے پاس بھیجتی ہوں۔'' مس میرین نے اٹھتے ہوئے کہا۔ ''براہ کرم اسے زیادہ دیر تک نہ روکیے گا۔ کیونکہ اس وقت گاہک سر پر کھڑے ہیں۔'' .... تھوڑی دیر بعد گھنی بھوری زلفوں، سیاہ آنکھوں، سرخ گالوں اور پھولی ہوئی سانس کے ساتھ ایک موٹی تازی لڑکی ویٹرس کی وردی پہنے کیبن میں داخل ہوئی........ اس نے آتے ہی بلند آواز میں اعلان کیا........ ''فرمایئے کیا حکم ہے؟ مس میرین نے مجھے بھیجا ہے........''

''تمہارا نام مس ہگلے ہے........''

''جی ہاں........ یہی میرا نام ہے........''

''تم مس برنارڈ ایلزبتھ کو جانتی ہو؟''

''اوہ........ ہاں- میں بیٹی کو جانتی ہوں........ توبہ-توبہ........ میں تو اس پر کبھی یقین نہیں کر سکتی........ اور یہی بات میں صبح سے ان لڑکیوں سے کہہ رہی ہوں کہ میں کبھی یقین نہیں کر سکتی- مجھے تو حادثہ اصلی معلوم ہی نہیں ہوتا........ اف خدایا- برنارڈ کو کسی نے ہلاک کر دیا...... بیٹی کو........ جو یہاں میرے ساتھ اتنے عرصے سے کام کر رہی تھی........ اسے قتل کر دیا........ میں اس پر کبھی یقین نہیں کر سکتی........ کبھی نہیں........ میں نے کئی بار اپنے جسم میں چٹکی بھر کر دیکھا کہ کہیں میں سو تو نہیں رہی........ کوئی بھیانک خواب تو نہیں دیکھ رہی........ مگر آہ........ بیٹی برنارڈ قتل ہو گئی........''

''تم مقتولہ کو اچھی طرح جانتی تھیں؟'' کرام نے پوچھا-

''میں؟ وہ تو مجھ سے بھی پہلے یہاں کام کرتی تھی- میں تو اسی سال ماہ مارچ میں یہاں آئی ہوں- اور وہ گزشتہ سال سے یہاں تھی- وہ اکثر خاموش ہی رہا کرتی تھی........ نہ کسی سے بول نہ چال........ بس اپنے کام کاج سے مطلب........ نہ کسی سے ہنسی نہ مذاق........ آپ میرا مطلب سمجھ گئے ہوں گے؟ وہ بڑی سنجیدہ طبیعت کی لڑکی تھی-''

انسپکٹر کرام نے صبر و سکون کا نہایت اچھا مظاہرہ کیا- ورنہ مس ہگلے نے ہمیں بڑا پریشان کیا- وہ ایک ہی بات کو بار بار دہرائے جاتی تھی اور نتیجہ کچھ بھی برآمد نہ ہوتا تھا........ بہرحال اس کے لمبے چوڑے بے معنی بیان میں جو کام کی باتیں نکلیں وہ یہ تھیں کہ مقتولہ سے مس ہگلے کے دوستانہ تعلقات کبھی نہیں رہے- اس سے ایک اندازہ یہ لگایا جا سکتا ہے کہ مس برنارڈ اپنی شخصیت کو دوسری لڑکیوں اور مس ہگلے کی نسبت برتر سمجھتی تھی- اس کا یہ مطلب نہیں کہ وہ ان سے بات بھی نہ کرتی تھی........ نہیں، بلکہ مس برنارڈ ڈیوٹی کے دوران میں اپنی ساتھی لڑکیوں سے پرمذاق گفتگو بھی کیا کرتی تھی........ لیکن کام سے فارغ ہونے کے بعد وہ ان لڑکیوں اور مس ہگلے سے کبھی نہیں

ملتی تھی۔مس برنارڈ کا ایک ''دوست'' بھی تھا جو اسٹیشن کے نزدیک جائیداد کے ایجنٹوں کی کمپنی میں بطور کلرک کے ملازم تھا۔ اس کمپنی کا نام تھا ''کورٹ اینڈ برن سکل'' مس برنارڈ کا یہ دوست نہ تو مسٹر کورٹ تھا اور نہ مسٹر برن سکل....... مس ہگلے کو اس کلرک کا نام معلوم نہ تھا۔لیکن وہ اس کو اچھی طرح پہچانتی تھی۔ اس نوجوان کا جو حلیہ مس ہگلے نے بتایا اس کے مطابق وہ بہت حسین اور پرکشش نوجوان تھا۔ اور لباس بھی عمدہ پہنتا تھا....... میں نے یہ اندازہ کیا کہ اس نوجوان کے لئے مس ہگلے کے دل میں کچھ نہ کچھ جگہ ضرور تھی۔

مس برنارڈ نے کیفے میں کسی پر یہ ظاہر نہیں کیا کہ گزشتہ روز اس کا پروگرام کیا تھا۔ لیکن مس ہگلے کی رائے میں وہ اپنے ''دوست'' سے ملنے گئی ہوگی کیونکہ اس نے نیا سفید لباس سلوایا تھا....... اور وہ لباس مس برنارڈ پر خوب سجتا تھا۔

مس ہگلے کے بعد ہم نے کیفے کی دو ایکسٹرا لڑکیوں سے بھی پوچھ گچھ کی۔ لیکن کوئی خاص بات معلوم نہ ہو سکی۔ بیٹی برنارڈ نے اپنے پروگرام کے متعلق کسی کو کچھ نہ بتایا تھا کہ وہ شام کو کہاں جائے گی اور کس سے ملے گی۔ اور نہ کسی نے رات کے دوران اسے بیکس ہل میں دیکھا تھا۔

* * *

برنارڈ ایلزبتھ

مقتولہ برنارڈ ایلزبتھ عرف بیٹی کے والدین بیکس ہل کے نئے تعمیر شدہ چھوٹے بنگلوں میں سے ایک میں رہتے تھے۔ پچاس سالہ مسٹر برنارڈ ایک صحت مند' باوقار شخص تھے۔ ان کو پہلے سے اطلاع مل چکی تھی کہ پولیس آنے والی ہے۔ اس لئے وہ دروازے میں کھڑے انتظار کر رہے تھے۔

''آیئے آیئے صاحبان!'' انہوں نے کہا...... انسپکٹر کیلے نے تعارف کرانا شروع کر دیا۔

''یہ ہیں انسپکٹر کرام جو سکاٹ لینڈ یارڈ سے تشریف لائے ہیں جناب۔'' کیلے نے اسے بتایا۔ ''اور یہ واردات کے بارے میں ہمیں مدد دیں گے۔''

''سکاٹ لینڈ یارڈ؟'' مسٹر برنارڈ نے پر امید لہجے میں سوال کیا۔ ''یہ تو بہت ہی اچھا ہے...... اور اس ظالم قاتل کو بھاگ نکلنے کا موقع نہیں ملنا چاہیے......

آہ...... میری عزیز......'' اس کا چہرہ دبے ہوئے رنج کی وجہ سے مرجھا گیا۔

''اور یہ ہیں مسٹر ہرکوئل پوئرو...... یہ بھی لندن سے تشریف لائے ہیں۔ اور...... یہ صاحب...... ار......''

''کیپٹن ہاسٹنگ......'' پوئرو نے کہا۔

''میں آپ صاحبان سے مل کر خوش ہوا......'' مسٹر برنارڈ نے رسمی طور پر کہا۔

''آیئے اندر تشریف لایئے...... میں یہ وثوق سے نہیں کہہ سکتا میری بدنصیب بیوی کس طرح آپ کے سامنے پیش ہو سکے گی...... اس کا برا حال ہے۔''

بہر حال جب ہم مسٹر برنارڈ کی رہنمائی میں اندر پہنچے تو مسز برنارڈ بھی ایک کمرے سے نمودار ہوئیں۔ ان کی آنکھیں رو رو کر سوج چکی تھیں اور وہ اس طرح لڑکھڑا کر چل رہی تھیں جیسے اب گریں کہ اب گریں........ صاف معلوم ہوتا تھا کہ جوان بیٹی کی اچانک موت سے ماں کو کتنا دھچکا لگا ہے۔ مسٹر برنارڈ نے آگے بڑھ کر اپنی غم زدہ بیوی کو سنبھالا اور اسے ایک کرسی پر بٹھا دیا۔

''سپرنٹنڈنٹ صاحب نے نہایت مہربانی کی........'' مسٹر برنارڈ بولے۔ ''یہ بھیانک خبر سنانے کے بعد انہوں نے ہم سے کہا کہ آپ کا رنج ابھی تازہ ہے۔ اس لئے پولیس آپ کو کسی طرح پریشان کرنا نہیں چاہتی........ جب آپ کی حالت ذرا بہتر ہو گی تو جو کچھ پوچھنا ہو گا پوچھ لیا جائے گا........''

''ہائے........ ہائے میری بچی........'' مسز برنارڈ نے روتے ہوئے کہا۔ ''اس کے ساتھ کیسا ظالمانہ سلوک ہوا ہے۔''

''بے شک یہ نہایت تکلیف دہ حادثہ ہے میڈم........'' انسپکٹر کرام نے کہا۔ ''اور ہمیں آپ سے دلی ہمدردی ہے۔ لیکن ہم چاہتے ہیں کہ اس سلسلے میں ہمیں جو کچھ واقعات و حقائق معلوم ہو سکتے ہیں، وہ معلوم ہوں تا کہ جلد از جلد کارروائی شروع کر دی جائے۔''

''ضرور........ ضرور........'' مسٹر برنارڈ نے پسندیدگی سے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

''آپ کی بیٹی کی عمر تئیس سال تھی؟ اور کیا یہ صحیح ہے کہ وہ آپ کے ساتھ یہاں رہتی تھی اور جنجر کیٹ کیفے میں کام کرتی تھی؟''

''آپ کی معلومات صحیح ہیں۔''

''یہ بنگلہ تو نیا معلوم ہوتا ہے؟ آپ اس سے پیشتر کہاں رہتے تھے؟''

''اس سے پیشتر میں کینگٹن میں لوہے کا کاروبار کرنے والی فرم میں ملازم تھا۔ دو

سال ہوئے میں ریٹائر ہوا ہوں........ میری ہمیشہ سے یہ خواہش رہی کہ میں سمندر کے کنارے کوئی مکان خرید کر اس میں بقیہ زندگی بسر کروں........ لیکن........"

"آپ کی دو لڑکیاں تھیں؟"

"جی ہاں........ میری بڑی لڑکی لندن کے ایک دفتر میں بطور ٹائپسٹ کام کرتی ہے۔"

"گزشتہ رات جب آپ کی بیٹی واپس نہ آئی تو کیا آپ پریشان ہوئے تھے؟"

"ہمیں علم نہ تھا کہ وہ واپس ہی نہیں آئی........" مسز برنارڈ نے سسکیاں لیتے ہوئے کہا۔ "مسٹر برنارڈ کی اور میری جلد سو جانے کی عادت ہے........ 9 بجے تک ہم اپنے بستروں میں پہنچ جاتے ہیں........ ہمیں تو اس وقت پتہ چلا جب پولیس یہاں آئی اور اس نے بتایا........"

وہ فقرہ نامکمل چھوڑ کر زور زور سے سسکیاں لینے لگی۔

"کیا آپ کی لڑکی اکثر راتوں کو دیر سے گھر آیا کرتی تھی؟"

"انسپکٹر صاحب آپ سے کیا عرض کروں؟" مسٹر برنارڈ نے کہا۔ "لڑکیاں آج کل قطعی آزاد ہیں........ اور گرمیوں کی ان راتوں میں وہ بھلا گھر میں بیٹھ سکتی ہیں۔ بہر حال ہماری لڑکی رات کے گیارہ بجے تک ضرور گھر واپس آ جایا کرتی تھی........"

"یہ بتایئے کہ وہ گھر میں داخل کیسے ہوتی تھی؟ کیا دروازہ کھلا رہتا تھا۔"

"جی نہیں، دروازہ تو بند رہتا تھا........ البتہ فرش کے نیچے چابی رکھ دی جاتی تھی........"

"یہاں یہ چرچا ہے کہ آپ کی بیٹی عنقریب اپنی شادی کرنے والی تھی؟ کیا یہ صحیح ہے؟"

"یہ بات صحیح ہے۔" مسٹر برنارڈ نے جواب دیا۔

"ڈونلڈ فریسر اس کا نام ہے........ اور وہ نوجوان مجھے بیحد پسند ہے........" مسز

برنارڈ کہنے لگی۔ ’’آہ........ بیچارہ........ اس کے لئے یہ صدمہ ناقابل برداشت ہو گا........ خدا معلوم اسے ابھی تک پتہ چلا یا نہیں........‘‘

’’یہ شخص........ ڈونلڈ فریسر کورٹ اینڈ برن سکل میں کام کرتا ہے؟‘‘

’’جی ہاں........ وہ جائیداد کی خرید وفروخت کا کام کرتے ہیں‘‘

’’کیا یہ نوجوان اکثر آپ کی بیٹی سے شام کو فارغ ہونے کے بعد ملا کرتا تھا؟‘‘

’’جی نہیں........ تقریباً ہفتے میں ایک یا دو بار........‘‘

’’کیا آپ کو علم تھا کہ لڑکی گزشتہ رات اس سے ملنے جا رہی تھی؟‘‘

’’جی نہیں وہ........ وہ کبھی کسی کو کچھ نہیں بتاتی تھی کہ وہ کیا کر رہی ہے اور کہاں جا رہی ہے........‘‘ مسز برنارڈ بولیں۔

’’یقین کیجئے انسپکٹر صاحب۔ میں آپ کو سب کچھ بتا دیتا جو مجھے معلوم ہوتا۔‘‘ مسٹر برنارڈ نے کہنا شروع کر دیا۔ ’’مگر حقیقت تو یہ ہے کہ مجھ بدنصیب کو جو اپنی بچی کا باپ ہے........ کچھ معلوم نہیں........ جو آپ کو مدد دے سکے اور آپ اس بے رحم قاتل کو پکڑنے میں کامیاب ہو سکیں۔ بیٹی کی کسی سے عداوت نہ تھی۔ وہ تو بس اپنے کام میں مگن رہا کرتی تھی........ میری سمجھ میں بالکل نہیں آتا کہ کسی نے اسے کیوں قتل کیا ہے؟‘‘

’’یہی میں سوچ رہا ہوں۔‘‘ انسپکٹر نے جواب دیا۔ ’’اچھا اب مجھے مقتولہ کا وہ کمرہ دکھائیے جس میں وہ سوتی تھی........ ممکن ہے کوئی ڈائری یا ذاتی خطوط دستیاب ہوں جن سے کچھ مدد مل سکے۔‘‘

’’ضرور۔ ضرور۔‘‘ مسٹر برنارڈ نے اٹھتے ہوئے کہا۔ ’’آیئے میرے ساتھ........‘‘

مسٹر برنارڈ آگے آگے تھے........ کرام ان کے پیچھے' پھر پوئرو' پھر انسپکٹر کیلے اور آخر میں میرا نمبر تھا........ ایک منٹ کے لئے میں اپنے جوتے کا تسمہ باندھنے کے لئے

رکا اور جب تسمہ باندھ کر اٹھا تو میں نے دیکھا بنگلے کے باہر ایک ٹیکسی رکی اور ایک نوجوان لڑکی جلدی سے دروازہ کھول کر باہر نکلی- اس نے ٹیکسی ڈرائیور کو کرایہ ادا کیا اور تیز تیز چلتی ہوئی بنگلے کی جانب آنے لگی- اس کے ہاتھ میں ایک چھوٹا سوٹ کیس بھی تھا- دروازے میں داخل ہوتے ہی اس کی نظر مجھ پر پڑی اور وہیں........ کھڑی ہو گئی........ اس کے کھڑے ہونے کے انداز میں کوئی خاص بات ایسی تھی کہ جس نے مجھے بھی جنبش کرنے سے روک دیا........

آپ کون ہیں؟'' اس نے پوچھا-

''میں چند سیڑھیاں اتر کر نیچے آیا- اس سوال کا کیا جواب دوں؟ یہ میری سمجھ میں نہ آتا تھا- کیا میں صرف اپنا نام بتا دوں! یا یہ کہوں کہ میں پولیس کے ساتھ آیا ہوں؟ ابھی میں اسی غور وفکر میں غرق تھا کہ لڑکی نے فیصلہ کرتے ہوئے کہا-

''اوہ........ میں سمجھ گئی........'' پھر اس نے اپنے سر سے اونی زنانہ ٹوپی اتار کر فرش پر پھینکی- اور تھوڑا سا آگے آئی اب میں اس کو بخوبی دیکھ سکتا تھا- اسے دیکھ کر میرے ذہن میں سب سے پہلے جو خیال آیا وہ ان عجیب وغریب گڑیوں کا تھا جن سے بچپن میں میری بہنیں کھیلا کرتی تھیں- اس کے سیاہ بال ترشے ہوئے تھے اور جب وہ گردن ہلاتی تو بال بھی پیشانی پر بکھر جاتے........ رخساروں کی ہڈیاں ابھری ہوئی تھیں اور آنکھیں تو جیسے جھپکنا جانتی ہی نہ تھیں........ میں نے محسوس کیا کہ لڑکی میں قوت ارادی کی کمی نہیں........ لیکن اس کے باوجود اس کی چال ڈھال اور شکل وصورت میں کوئی خاص دلکشی موجود نہ تھی........

''کیا آپ مس برنارڈ ہیں؟'' میں نے اپنی طرف سے سوال کیا-

''مجھے میگن برنارڈ کہتے ہیں- اور میرا قیاس ہے کہ آپ کا تعلق پولیس سے ہے؟''

''دراصل........'' میں نے کہا........ ''حقیقت تو یہ ہے........''

اس نے میری بات کاٹ کر کہا- ''میرے پاس ایسی کوئی خاص بات نہیں جو میں

آپ کو بتا سکوں....... میری بہن بہت نیک لڑکی تھی اور اس کے دوستانہ تعلقات نوجوانوں سے نہیں تھے....... جایئے الوداع......." پھر اس نے ہلکا سا قہقہہ لگایا- اور کہنے لگی-

"میں نے جو کچھ کہا ہے' وہ آپ کی سمجھ میں آ گیا ہوگا-"

"محترمہ جیسا کہ آپ سمجھ رہی ہیں' میں کوئی اخباری رپورٹر نہیں ہوں-"

"اچھا؟ پھر آپ کیا ہیں؟" اس نے چاروں طرف نظر دوڑائی- "والد اور والدہ کہاں ہیں؟"

"آپ کے والد پولیس کو آپ کی بہن کا کمرہ دکھا رہے ہیں اور آپ کی والدہ اس کمرے میں بیٹھی ہوں گی- وہ بہت رنجیدہ ہیں-"

لڑکی نے اچانک اپنے دل میں کوئی فیصلہ کرتے ہوئے کہا-

"آپ یہاں آیئے-" پھر اس نے ایک دروازہ کھولا اور اندر چلی گئی- میں بھی اس کے پیچھے پیچھے گیا- یہ ایک صاف ستھرا باورچی خانہ تھا- میں نے دروازہ بند کرنا چاہا لیکن غیر متوقع طور پر کچھ رکاوٹ محسوس کی....... اور اگلے ہی لمحے پوئرو خاموشی سے باورچی خانے میں گھس آیا اور دروازہ بند کر کے چٹخنی لگا دی.......

"آہ....... محترمہ برنارڈ؟" اس نے لڑکی کی جانب مودبانہ جھک کر پوچھا-

"یہ مسٹر ہرکوئل پوئرو ہیں-" میں نے اسے بتایا-

"میں نے آپ کے متعلق سنا ہے-" لڑکی بولی- "کیا آپ وہی پرائیویٹ بلکہ "فیشن ایبل" جاسوس تو نہیں ہیں جس کی بڑی شہرت ہے؟"

"ایسا تو نہیں جو آپ فرماتی ہیں....... مگر بہرحال یہی سمجھ لیجئے-" پوئرو نے جواب دیا-

باورچی خانے میں رکھی ہوئی لمبی میز کے کنارے پر مس میگن برنارڈ بیٹھ گئی- پھر اس نے اپنا بیگ کھول کر سگریٹ کا ایک پیکٹ نکالا- سگریٹ ہونٹوں میں دبا کر اسے سلگایا....... دو چار گہرے کش لئے اور پھر بڑے سکون سے بولی-

''میں قطعی نہیں سمجھی کہ مسٹر ہرکوئل پوئرو ہماری معمولی سی گھریلو واردات میں کیوں دلچسپی لے رہے ہیں۔''

''میڈموازل! خواہ آپ سمجھیں یا نہ سمجھیں۔ عملی طور پر اس کی اہمیت نہیں ہے۔ عملی طور پر جو شے سودمند ہے اسے پانا آسان نہیں۔''

''وہ شے کیا ہے؟''

''آہ....... آپ نہیں سمجھیں میڈموازل....... بدقسمتی سے ''موت'' ایک خاص نوعیت کی طرف داری پیدا کرتی ہے....... یعنی متوفی کے حق میں ایک خاص حمایت....... آپ نے ابھی ابھی میرے دوست ہاسٹنگ سے جو کچھ اپنی مقتول بہن کے بارے میں فرمایا ہے' وہ میں نے سن لیا ہے۔ یعنی ''میری بہن بہت نیک لڑکی تھی اور اس کے دوستانہ تعلقات نوجوانوں سے نہیں تھے'' .... اور بلاشبہ یہ بات سچ ہے۔ جب ایک نوجوان لڑکی اچانک فوت ہو جاتی ہے تو اس کے لئے اسی قسم کے کلمات کہے جاتے ہیں کہ وہ بڑی خوش اخلاق تھی' بڑی نیک تھی' اسے دنیا میں کوئی رنج نہ تھا اور نہ اس کے حلقہ احباب میں بدکردار لوگ تھے۔ وغیرہ وغیرہ۔ مرنے والے کے لئے اچھے کلمات ہی کہنے چاہئیں۔ خواہ وہ اپنی ذات سے برا ہی ہو' لیکن اس موقع پر میں دراصل کچھ اور معلوم کرنا چاہتا ہوں۔ میں ایسی شخصیت سے ملنا چاہتا ہوں جو برنارڈ ایلزبتھ کو بخوبی جانتا ہو' لیکن اسے معلوم نہ ہو کہ وہ مر چکی ہے۔ پھر میں جو کچھ سنوں گا' شاید وہ میرے لئے مفید ثابت ہو سکے' یعنی....... سچ.......''

میگن برنارڈ چند منٹ تک خاموشی سے پوئرو کو دیکھتی رہی۔ اتنے عرصے میں وہ برابر سگریٹ پیتی رہی۔ جب سگریٹ ختم ہو گیا تو اس نے ایک سرد آہ بھری اور جو فقرہ کہا' وہ سن کر میں حیران و ششدر رہ گیا....... اس نے کہا۔ ''میری چھوٹی بہن برنارڈ ایلزبتھ عرف بیٹی حد سے زیادہ احمق تھی۔''

* * *

بڑی بہن

جیسا کہ میں نے کہا میگن برنارڈ کے منہ سے اپنی مقتول بہن کی نسبت ان الفاظ نے مجھے مبہوت کر دیا تھا' لیکن تعجب تھا کہ پوئرو کے چہرے پر حیرت کی ہلکی سی شکن بھی نمودار نہ ہوئی۔ اس نے محض اپنے سر کوئی بار سنجیدگی سے ہلایا اور بولا۔

''آپ بہت سمجھدار ہیں' میڈموازل۔''

میگن برنارڈ نے اسی سنجیدہ لہجے میں کہنا شروع کیا........ ''سچ پوچھئے تو بیٹی سے مجھے بڑی محبت تھی' لیکن میں اس کی طرح احمق نہ تھی۔ اس کی بعض حماقتوں پر میں نے اسے بارہا تنبیہہ کی' سمجھایا بجھایا لیکن اس کم بخت پر ذرہ برابر اثر نہ ہوا۔''

پوئرو کے لبوں پر ہلکی سی مسکراہٹ نمودار ہوئی۔

''میڈموازل! میں آپ سے پھر عرض کرتا ہوں کہ آپ بلا کھٹکے ہر بات ظاہر کر دیں۔ اسی میں آپ کا فائدہ ہے۔ میں آپ کی مدد کرنا چاہتا ہوں۔ آپ نے میرے دوست ہاسٹنگ سے اپنی بہن کی نسبت جو جملہ کہا تھا' اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اس کی عادات وخصائل وہ نہیں تھے جو آپ بتاتی ہیں۔ کیا یہ سچ نہیں؟''

میگن نے آہستہ سے کہا........ ''بلاشبہ بیٹی کے لئے اب خطرے کی کوئی بات نہیں........ میں تو خود چاہتی ہوں کہ اس کے بارے میں آپ سب کچھ جان جائیں۔ وہ ان لڑکیوں میں سے تھی جو ہمیشہ ایک ہی ڈگر پر چلتی ہیں۔ کام کے وقت کام اور آرام کے وقت آرام۔ اس نے ایسا کبھی نہیں کیا کہ کام سے چھٹی کر کے سیر و تفریح کرتی پھرے۔ لیکن پھر بھی وہ یہ ضرور پسند کرتی تھی کہ اسے کوئی نوجوان اپنے ساتھ کسی ناچ گھر یا سینما میں لے جائے........''

''اور وہ خوب صورت تھی........ ہاں؟''

پوئرو کے منہ سے یہ سوال میں تیسری بار سن رہا تھا- دو مرتبہ اسے جواب ہی نہ ملا' لیکن اس مرتبہ اس سوال کا عملی جواب اسے دیا گیا- میگن برنارڈ میز پر سے اٹھی- اپنا سوٹ کیس کھولا اور اس میں سے کوئی چیز نکال کر پوئرو کو دی- یہ ایک لڑکی کی تصویر تھی جس میں صرف اس کا چہرہ اور بازو نظر آتے تھے-لڑکی کے تراشیدہ بال گھنگھریالے تھے' جو گچھے کی صورت میں اس کے سر پر رکھے ہوئے معلوم ہوتے تھے' اس کے ہونٹوں پر ایک مصنوعی اور مکارانہ قسم کی مسکراہٹ تھی- برنارڈ ایلزبتھ کو خوب صورت قطعی نہیں کہا جا سکتا تھا- بلکہ اس کی شکل وصورت میں ظاہری طور پر بدصورتی نمایاں تھی-

پوئرو نے تصویر واپس کرتے ہوئے کہا-''آپ کی شکل بیٹی سے بالکل نہیں ملتی-''

''اوہ........ خاندان بھر میں میری شکل کسی سے نہیں ملتی........ مجھے یہ معلوم ہے-''

''آپ کس اعتبار سے یہ سمجھتی ہیں کہ آپ کی بہن کا رویہ احمقانہ تھا؟ مسٹر ڈونلڈ فریسر سے آپ کی بہن کے جو تعلقات تھے کیا آپ کا مطلب یہی ہے؟''

''آپ کا اندازہ درست ہے- ڈونلڈ نہایت سنجیدہ اور خاموش طبع نوجوان ہے- لیکن' خیر' فطری طور پر وہ بعض باتوں پر سخت طیش میں آ جاتا تھا اور پھر........''

''اور پھر .... کیا؟'' پوئرو نے جلدی سے پوچھا- اس کی نگاہیں لڑکی کے چہرے پر جمی ہوئی تھیں-ممکن ہے یہ میرا وہم ہی ہو لیکن مجھے تو یوں محسوس ہوا جیسے لڑکی نے جواب دینے سے پیشتر محض ایک سیکنڈ کے لئے تامل کیا ہو-''

''مجھے افسوس ہے کہ وہ میری بہن کو اکثر دھمکیاں دیتا تھا- اور یہ نہایت بری بات تھی- اس میں شک نہیں کہ وہ سیدھا سادا محنتی نوجوان ہے اور ایک اچھا خاوند ثابت ہوتا-''

پوئرو مسلسل اس کی طرف ٹکٹکی باندھے دیکھتا رہا- اس طرح گھورنے سے لڑکی کے چہرے پر ذرہ برابر بھی سرخی نمودار نہ ہوئی بلکہ وہ خود بھی پوئرو کو اسی طرح تکنے لگی اور میں نے ان گھورتی ہوئی نظروں میں ایک خاص بات بھی محسوس کی-

''ہوں....... تو یہ بات ہے۔'' پوئرو نے آخرکار کہا۔ ''تو آپ سچ نہیں بولیں گی۔''

مس میگن نے اپنے کندھے سکوڑے اور اٹھ کر دروازے کی جانب بڑھی........

''جو کچھ میں آپ کی مدد کر سکتی تھی' وہ میں نے کر دی ہے۔'' وہ بولی۔

پوئرو کی آواز نے اسے روک دیا۔ ''ٹھہریئے! میڈموازل! ٹھہریئے! ابھی آپ کو کچھ بتا دوں....... ادھر آیئے۔''

نہایت بددلی سے وہ واپس پلٹی اور کہا۔ ''فرمایئے' آپ کیا کہنا چاہتے ہیں۔''

میری حیرت کی انتہا نہ رہی جب پوئرو نے اسے اے' بی' سی کے پراسرار خطوط اور انڈوور کے کیس کی داستان سنانی شروع کی اور اے' بی' سی ریلوے گائڈ کا حوالہ دیا جو لاشوں کے نیچے سے برآمد ہوئی تھیں۔ مس میگن کو یہ داستان بلاشبہ بیحد دلچسپ محسوس ہوئی' کیونکہ میں دیکھ رہا تھا کہ حیرت سے اس کا منہ کھلا ہوا تھا اور اس کی آنکھیں چمک رہی تھیں۔ پوئرو جب یہ داستان سنا چکا تو وہ بولی۔

''مسٹر پوئرو! کیا یہ تمام واقعات بالکل سچ ہیں؟''

''ہاں....... ان میں ذرہ برابر بھی مبالغہ آمیزی نہیں۔''

''گویا آپ کے کہنے کا مقصد یہ ہے کہ میری پیاری بہن واقعی ایک جنونی قاتل کے ہاتھوں ہلاک ہوئی ہے۔''

''یقیناً۔''

لڑکی نے ایک آہ سرد بھری۔ ''اوہ........ بیٹی........ بیٹی........ خدا رحم کرے....... خدا رحم کرے۔''

''اب آپ پر روشن ہو گیا ہوگا میڈموازل کہ جو معلومات میں آپ سے حاصل کرنا چاہتا ہوں وہ آپ بلا کسی خوف و خطر کے مجھے بہم پہنچا سکتی ہیں۔ ان سے کسی کو کوئی خطرہ

نہیں ہے- لہٰذا صاف صاف بتلا دیجئے جو آپ کے دل میں ہے-"

"جی ہاں! میں اب بخوبی سمجھ گئی ہوں-"

"تو آیئے ہم وہیں سے اپنی گفتگو جاری کر دیں' جہاں اسے چھوڑا تھا-" پوئرو نے کہا-

"میرے ذہن میں یہ بات آتی ہے کہ یہ شخص ڈونلڈ فریسر حد درجہ کا تند و تیز اور فاسدانہ مزاج کا مالک ہے- کیا میرا خیال صحیح ہے؟"

میگن برنارڈ آہستہ آہستہ کہنے لگی-

"مسٹر پوئرو! میں اب آپ پر مکمل اعتماد کر کے بات کر رہی ہوں....... اب میں آپ کو قطعی طور پر تمام بات کھول کر بتا دیتی ہوں- جیسا کہ میں نے پہلے کہا کہ ڈونلڈ نہایت سنجیدہ اور خاموش طبع نوجوان ہے' لیکن اس کے باوجود فطری طور پر وہ رقابت اور حاسدانہ جذبات ضرور رکھتا ہے- اسے بیٹی سے بلاشبہ بڑی محبت ہے اور بیٹی بھی اسے چاہتی تھی' لیکن پھر بھی وہ دوسرے آدمیوں سے ربط و ضبط بڑھایا کرتی تھی اور یہ بات ڈونلڈ فریسر کو ہرگز پسند نہ تھی- مصیبت تو یہ تھی کہ وہ ایک کیفے میں کام کرتی تھی جہاں روزانہ سینکڑوں نئے نئے آدمی آتے تھے اور بیٹی میں یہی کمزوری تھی کہ جہاں کسی خوبصورت نوجوان کو دیکھا' اس سے پینگیں بڑھانی شروع کیں- وہ اپنی اس عادت سے مجبور تھی- وہ تو یہاں تک کہا کرتی تھی کہ ڈونلڈ سے شادی ہونے کے بعد بھی وہ اپنا یہ کھیل جاری رکھے گی-"

میگن سانس لینے کو رکی- پوئرو نے کہا- "میں سمجھ رہا ہوں....... اپنی بات جاری رکھئے......."

"بس....... بیٹی کا یہ عجیب و غریب رویہ ڈونلڈ کی سمجھ میں نہ آتا تھا....... اور یہ

ہے بھی حیرت کی بات کہ اگر وہ ڈونلڈ پر دل و جان سے فدا تھی تو پھر دوسرے نوجوانوں کے ساتھ ناچ گھروں اور سینماؤں اور ہوٹلوں میں کیوں جاتی تھی؟ اور پھر اسی معاملے پر ان کے درمیان کئی مرتبہ نہایت زوردار چیخ چیخ بھی ہوئی۔''

''آہ........ مسٹر ڈونلڈ نے آخرکار اپنی ''خاموشی'' کو توڑ دیا........''

''آخر وہ کہاں تک یہ تماشا دیکھتا؟ اس کا پیمانہ صبر جب لبریز ہو گیا تو ایک روز چھلک اٹھا' چنانچہ وہ اتنے طیش میں تھا کہ بیٹی بھی خوف زدہ ہو گئی۔''

''یہ کب کی بات ہے؟''

''کوئی سال بھر ہوا جب ان میں جھگڑا ہوا تھا........ اور دوسرا کوئی مہینہ بھر پہلے........ میں اس روز یہاں آئی ہوئی تھی کیونکہ میری چھٹی تھی۔ پھر میں نے ان میں صلح کرا دی اور جبھی میں نے اپنی بہن کو سمجھانے کی کوشش کی تھی۔ کہ وہ یہ بے وقوفانہ حرکتیں چھوڑ دے' لیکن وہ بار بار یہی کہتی تھی کہ اس میں کوئی ڈر نہیں........ میں خاموش ہو گئی........ اس کے بعد بیٹی نے ڈونلڈ سے خواہ مخواہ جھوٹ بولنا شروع کر دیا۔ ایک روز اس نے ڈونلڈ سے کہا کہ وہ اپنی کسی سہیلی سے ملنے کے لئے میسنگر جا رہی ہے۔ ڈونلڈ نے پتہ لگایا تو اسے معلوم ہوا کہ فی الحقیقت وہ ایک آدمی سے ملنے ایسٹ بورن گئی تھی........ وہ شخص شادی شدہ تھا........ چنانچہ ڈونلڈ پھر آگ بگولا ہو گیا اور دونوں میں تلخ کلامی ہوئی........ بیٹی نے اس سے کہا میں تم سے ہرگز ہرگز شادی نہیں کروں گی اور تمہیں مجھے روکنے کا کوئی حق نہیں۔ جس سے میرا جی چاہے گا ملوں گی اور جہاں میری مرضی ہو گی جاؤں گی........ یہ سن کر ڈونلڈ غصے سے کانپنے لگا۔ اس کا چہرہ سرخ ہو گیا تھا اور اس نے کہا تھا کہ ایک روز........ ایک روز........''

''ہاں........؟ ایک روز........ پھر اس نے کیا کہا تھا؟'' پوئرو نے جلدی سے پوچھا۔

''اس نے بیٹی سے کہا تھا کہ ایک روز میں تجھے قتل کر دوں گا۔'' میگن برنارڈ نے مدھم آواز میں جواب دیا۔

وہ رک گئی اور پوئرو کی شکل دیکھنے لگی........ پوئرو نے نہایت فکرمند انداز میں اپنا سر کئی بار اثبات میں ہلایا۔

''اور اسی لئے آپ قدرتی طور پر خائف تھیں کہ........''

''میں ایک منٹ کے لئے یہ سوچ بھی نہیں سکتی تھی کہ ڈونلڈ ہی نے بیٹی کو قتل کیا ہو گا........ لیکن مجھے تو ڈر اسی بات کا ہے کہ کہیں اس بیچارے کا نام نہ آ جائے........ کیونکہ بہت سے لوگوں نے خود اپنے کانوں سے ڈونلڈ کی دھمکی سنی تھی۔''

پوئرو نے دوبارہ اسی انداز میں اپنے سر کو حرکت دی۔

''میڈموازل آپ کو ہمارے اے' بی' سی کا شکرگزار ہونا چاہئے کہ اس نے قاتلانہ انانیت کے زیر اثر ڈونلڈ فریسر کو بچا لیا ہے........ ورنہ اسے دنیا کی کوئی طاقت پھانسی کے پھندے سے نہیں بچا سکتی تھی۔''

''کیا آپ کو علم ہے کہ بیٹی برنارڈ حال ہی میں کسی نئے آدمی سے ملی تھی؟''

میگن نے نفی میں سر ہلایا۔ ''مجھے علم نہیں........ آپ جانتے ہیں کہ میں بیکس ہل میں نہیں رہتی۔''

''لیکن اس بارے میں آپ کی رائے کیا ہے؟''

''میرا خیال تو یہی ہے کہ بیٹی دوبارہ اس شادی شدہ آدمی سے نہیں ملی ہو گی........ لیکن میں وثوق سے کچھ نہیں کہہ سکتی........ یہ بھی ممکن ہے کہ بیٹی نے ڈونلڈ سے کچھ اور جھوٹ بولے ہوں........ کیونکہ اسے تو ناچ گھروں اور سینماؤں میں جانے کی لت پڑی ہوئی تھی اور ڈونلڈ میں اتنے اخراجات برداشت کرنے کی ہمت نہ تھی۔''

''اگر یہ بات ہے تو یہ بھی ممکن ہے کہ آپ کی بہن نے کسی کو اپنا رازدار نہ بنایا ہو۔'' مثال کے طور پر کیفے میں کام کرنے والی وہ موٹی سی لڑکی مس ہگلے؟''

''بہرحال میرا خیال یہ نہیں........ اس لڑکی ہگلے کو بیٹی پسند نہیں کرتی تھی اور دوسری لڑکیاں نئی نئی آئی تھیں۔''

دفعتاً مس میگن کے عین سر کے اوپر دیوار میں لگی ہوئی برقی گھنٹی پرزور آواز میں بج اٹھی۔

لڑکی نے اٹھ کر کھڑکی سے باہر جھانکا اور جلدی سے اپنا سر اندر کر کے کہا۔

''ڈونلڈ آیا ہے........''

''آہ........ اسے فوراً یہاں لے آیئے۔'' پوئرو نے جلدی سے کہا۔''اس سے پیشتر کہ ہمارے انسپکٹر دوست یہاں آئیں میں مسٹر ڈونلڈ سے چند سوال کرنا چاہتا ہوں۔''

بجلی کی مانند میگن برنارڈ باورچی خانے سے نکلی اور چند سیکنڈ بعد ڈونلڈ فریسر کا ہاتھ پکڑے ہوئے کمرے میں داخل ہوئی۔

* * *

ڈونلڈ فریسر

ڈونلڈ فریسر کی صورت دیکھتے ہی میرے دل کو ایک دھچکا سا لگا۔ اس کا لاغر سفید چہرہ اور حیران آنکھیں اس حقیقت کی صاف غمازی کرتی تھیں کہ بیٹی برنارڈ کی ناگہانی موت سے اس کو کتنا صدمہ پہنچا ہے' اس میں شک نہیں کہ طویل القامت' (تقریباً چھ فٹ) اور صحت مند جسم کا مالک تھا...... اسے خوب صورت نہیں کہا جا سکتا' لیکن پھر بھی پرکشش اور خصوصاً لڑکیوں کے لئے اس میں جاذبیت کے خطوط موجود تھے۔

''میگن' یہ معاملہ کیا ہے؟'' وہ بولا۔ ''تم یہاں کیوں بیٹھی ہو؟ خدا کے واسطے مجھے بتاؤ کہ اصل معاملہ کیا ہے؟ میں نے ابھی ابھی سنا ہے کہ بیٹی......''

اس کی آواز جیسے حلق سے نکلنی بند ہو گئی۔ پوئرو نے آگے بڑھ کر ایک کرسی اٹھائی اور نوجوان کو اس پر بیٹھ جانے کا اشارہ کیا...... پھر میرے دوست نے اپنی جیب سے برانڈی کی ایک چھوٹی سی شیشی نکالی۔ فربہ سی الماری کے ایک خانے سے ایک کپ اٹھایا اور تھوڑی سی برانڈی اس میں انڈیل کر ڈونلڈ کو دیتے ہوئے کہا۔

''لیجئے مسٹر فریسر پی لیجئے۔ آپ کی طبیعت کچھ بحال ہو جائے گی۔''

نوجوان نے اس کی تعمیل کی...... برانڈی پیتے ہی نوجوان کے چہرے پر ہلکی سی سرخی عود کر آئی۔ وہ کرسی میں سیدھا ہو کر بیٹھ گیا اور ایک بار پھر لڑکی کی جانب مخاطب ہونے کے لئے پلٹا۔ اب وہ قطعی طور پر اپنی حالت پر قابو پا چکا تھا۔

''کیا یہ سچ ہے کہ بیٹی مر گئی...... قتل ہو گئی؟'' اس نے لڑکی سے پوچھا۔

''یہ سچ ہے ڈون......''

''کیا تم بھی ابھی لندن سے آ رہی ہو؟''

''ہاں........ ابا نے مجھے فون کیا تھا۔''

''ساڑھے نو کی گاڑی سے شاید؟'' ڈونلڈ فریسر نے کہا۔

میں حیران تھا کہ اصل معاملہ سے اس کا ذہن ہٹ کر غیر اہم باتوں کی طرف کیوں جا رہا ہے؟

''ہاں........'' میگن نے مختصراً جواب دیا۔

چند منٹ تک خاموشی رہی۔ پھر فریسر کہنے لگا۔

''پولیس؟ کیا پولیس کچھ کارروائی کر رہی ہے؟''

''پولیس افسران اوپر کی منزل میں ہیں........ اور میرا خیال ہے کہ بیٹی کا کمرہ دیکھ رہے ہوں گے۔''

''پولیس کا کیا خیال ہے کہ کس نے؟........ انہیں معلوم نہیں........؟'' وہ رک گیا۔

وہ ذکی الحس اور شرمیلا نوجوان تھا جو ناگوار واقعات کو الفاظ میں بیان کرنا پسند نہیں کرتے۔

پوئرو اچانک تھوڑا سا آگے جھکا اور ڈونلڈ فریسر سے اس لہجے میں ایک سوال کیا جیسے وہ سوال قطعی غیر ضروری اور بیکار ہو۔

''کیا مس برنارڈ نے آپ کو بتایا تھا کہ گذشتہ رات وہ کہاں جا رہی تھی؟''

فریسر نے سوال کا جواب رسمی طور پر دیا۔

''اس نے مجھے بتایا تھا کہ وہ ایک سہیلی کے ساتھ سینٹ لینارڈ جا رہی ہے۔''

''اور آپ نے اس کی بات پر یقین کر لیا؟''

''میں نے........'' دفعتاً اس بے جان مشین میں جیسے جان پڑ گئی۔ وہ غصے میں چلایا........ ''اس بے ہودہ سوال سے تمہارا مطلب؟''

اس کا چہرہ غصے سے یکدم لال بھبھوکا ہو گیا........ چہرے کی کمانیاں بل کھا گئیں........ آنکھوں میں خون اتر آیا........ اور میں نے صاف طور پر محسوس کیا کہ اس کا غصہ دیکھ کر ایک لڑکی کیونکر ڈر سکتی ہے........ میں تو حیران تھا کہ اس نے پوئرو پر حملہ کیوں نہیں کیا........ اتنے میں پوئرو سخت لہجے میں بولا۔

''بیٹی برنارڈ کو ایک جنونی قاتل نے ہلاک کیا ہے........ اور جب تک صحیح اور سچ سچ باتیں نہ بتائی جائیں گی، اس بے رحم قاتل کو پکڑنا ناممکن ہوگا........''

نوجوان کی نگاہیں سوالیہ انداز میں میگن کے چہرے کو تکنے لگیں۔

''یہ بات ٹھیک ہے ڈون........ یہ وقت ذاتی معاملات و احساسات پر غور و فکر کرنے کا نہیں ہے۔ تمہیں سب کچھ دل سے نکال دینا چاہئے۔''

ڈونلڈ فریسر نے مشتبہ انداز میں پوئرو کو دیکھا۔

''تم ہو کون؟ تم پولیس سے تعلق تو نہیں رکھتے؟''

''پولیس کی نسبت میں زیادہ بہتر ہوں۔'' پوئرو نے جواب دیا۔

ڈونلڈ فریسر تھوڑی دیر تک سوچتا رہا۔ میگن برنارڈ نے ایک دفعہ پھر اس پر زور ڈالا کہ وہ سب کچھ ظاہر کر دے۔ مجبوراً اسے بولنا پڑا۔

''جب اس نے مجھ سے کہا تو میں نے اس کی بات پر یقین کر لیا........ اور میرے ذہن میں کوئی خیال نہ تھا کہ اس نے جھوٹ بولا ہوگا........ مگر........ بعد میں مجھے شک ہوا کہ اس کا رویہ نہایت عجیب تھا........ تو پھر میں........ مجھے تعجب ہوا........''

''اچھا؟'' پوئرو نے کہا۔

وہ ڈونلڈ فریسر کے عین سامنے بیٹھ گیا اور اس کی آنکھیں بدنصیب نوجوان کے چہرے پر مرکوز تھیں۔

''میرے دل میں جب شک و شبے نے سر ابھارا تو میں شرمندہ بھی ہوا........ لیکن........ خدا معلوم میرا دل مطمئن کیوں نہ ہوتا تھا........ میں نے شبہ مٹانے کے

لئے یہ سوچا کہ جنجر کیٹ کیفے کے سامنے کسی جگہ چھپ کر دیکھوں کہ کام سے فارغ ہو نے کے بعد وہ کہاں جاتی ہے۔ میں واقعی وہاں گیا........ لیکن پھر مجھے احساس ہوا کہ وہاں جانا ٹھیک نہیں........ ممکن ہے وہ مجھے دیکھ لے تو پھر سخت ناراض ہو گی اور محسوس کرے گی کہ میں اس کی نگرانی کر رہا ہوں........"

"پھر تم نے کیا کیا؟"

"میں سیدھا سینٹ لینارڈ گیا۔ جب میں وہاں پہنچا تو آٹھ بجے تھے۔ پھر میں نے بسوں کی نگرانی شروع کی۔ یہ دیکھنے کے لئے کہ شاید وہ کسی بس میں نظر آ جائے، لیکن اس کا نام ونشان تک نہ تھا........"

"اور پھر........"

"مجھے اپنے اوپر قابو نہ رہا........ مجھے یقین ہو گیا کہ اس نے مجھ سے قطعاً جھوٹ بولا ہے اور وہ ضرور کسی آدمی کے ہمراہ گئی ہو گی۔ میں نے سوچا کہ شاید اس آدمی کے پاس اپنی کار ہو اور وہ دونوں ہاسٹنگز گئے ہوں۔ پھر میں ہاسٹنگز گیا۔ ہوٹلوں، ریستورانوں اور سینماؤں میں اسے تلاش کیا، لیکن وہ نہ ملی، اور یہ بھی ممکن ہے کہ وہ شخص اسے ہاسٹنگز کے بجائے کسی اور مقام پر لے گیا ہو۔"

وہ رک گیا........ اس کا چہرہ اب بھی طیش کے مارے سرخ ہو رہا تھا جیسے وہ ابھی ابھی وہاں سے واپس آ رہا ہو۔

"آخر کار تھک ہار کر میں واپس آ گیا........"

"کس وقت؟"

"مجھے صحیح طور پر معلوم نہیں........ میں پیدل واپس آیا۔ شاید بارہ بجے رات یا اس کے بعد میں گھر پہنچا........"

"پھر........"

باورچی خانے کا دروازہ کھلا۔

''آہ........ آپ یہاں ہیں-'' انسپکٹر کیلیے کے منہ سے نکلا- انسپکٹر کرام اسے ایک طرف ہٹا کر باورچی خانے میں داخل ہوا- پہلے اس نے پوئرو پر ایک سرسری نگاہ ڈالی اور پھر بقیہ دو اجنبیوں پر........

''مس میگن برنارڈ اور مسٹر ڈونلڈ فریسر سے ملیے-'' پوئرو نے تعارف کرایا-

''اور آپ ہیں انسپکٹر کرام........ لندن سے تشریف لائے ہیں-'' پھر وہ انسپکٹر کی جانب پلٹا اور بولا-

''آپ تو اوپر کی منزل میں تفتیش کر رہے تھے' میں نے سوچا کہ لگے ہاتھوں میں میگن برنارڈ اور مسٹر فریسر سے دو دو باتیں کرلوں- شاید کوئی کام کی بات مل جائے-''

''اچھا؟'' انسپکٹر کرام نے بے خبری میں جواب دیا- اس کی نگاہیں ابھی تک دونوں اجنبیوں کا جائزہ لینے میں مصروف تھیں-

پوئرو واپس ہال میں جانے کے لئے اٹھا اور جب وہ انسپکٹر کیلیے کے قریب سے گزرا تو اس نے پوئرو سے دریافت کیا-

''کہیے کچھ معلوم کیا؟''

لیکن عین اس وقت انسپکٹر کرام نے کیلیے کی توجہ اپنی جانب مبذول کرا لی اور وہ پوئرو کے جواب کا انتظار کیے بغیر کرام کے پاس چلا گیا........ پوئرو کے پیچھے پیچھے میں بھی ہال کمرے میں جا پہنچا-

''کوئی خاص بات معلوم ہوئی؟'' میں نے اس سے دریافت کیا-

''آہ........ صرف یہ کہ ہمارا جنونی قاتل نہایت اعلیٰ دماغ کا مالک ہے ہاسٹنگ-'' میں اس کا مطلب بالکل نہ سمجھا کہ وہ کیا کہنا چاہتا ہے' لیکن اسکے باوجود مزید تفصیل پوچھنے کی مجھے جرات نہ ہوئی-

٭ ٭ ٭

کانفرنس

جہاں تک مجھے یاد پڑتا ہے اے' بی' سی کیس میں جتنی سرکاری اور غیر سرکاری کانفرنسیں منعقد ہوئیں' اتنی کسی دوسرے کیس میں نہیں ہوئیں۔ تقریباً روزانہ ایک کانفرنس منعقد ہوتی تھی۔ کبھی اسکاٹ لینڈ یارڈ میں' کبھی پوئرو کے فلیٹ پر اور کبھی انسپکٹر کرام کے گھر....... بہرحال جس کانفرنس کا میں خاص طور پر ذکر کرنا چاہتا ہوں' وہ اس فیصلے کے لئے منعقد ہوئی تھی کہ اے' بی' سی کے گمنام خطوط کا تذکرہ اخبارات کے ذریعے پبلک کے سامنے لایا جائے یا نہ لایا جائے؟ انڈوور کیس کی نسبت بیکس ہل کی واردات قتل نے خوب سنسنی پیدا کی تھی اور بلاشبہ اس میں دل چسپی کے عناصر زیادہ تھے۔ ایک تو یہ کہ مقتولہ ایک نوجوان لڑکی تھی اور دوم یہ کہ واردات ساحل سمندر پر واقع ایک دل کش مقام پر وقوع پذیر ہوئی تھی۔ چنانچہ واردات کی تفصیلات نمایاں طور پر اخبارات نے شائع کیں۔ خاص طور پر اے' بی' سی کی ریلوے گائیڈ نے عوام میں دل چسپی کا کافی مواد بہم پہنچایا تھا۔ عام خیال یہ تھا کہ یہ گائیڈ قاتل نے وہیں سے خریدی ہو گی اور یہ اس کی شناخت کے لئے نہایت کارآمد سراغ بن سکتی ہے۔ بعض لوگوں کی رائے یہ تھی کہ قاتل بذریعہ ٹرین بیکس ہل گیا تھا اور وہاں سے لندن جانے والی گاڑیوں کا وقت دیکھنے کے لئے ہی اس نے ریلوے گائیڈ خریدی ہو گی۔ بہرحال جتنے منہ اتنی باتیں جاری تھیں۔

جیسا کہ قارئین کو یاد ہو گا کہ انڈوور کیس میں ریلوے گائیڈ کا تذکرہ اخبارات میں نہیں آیا تھا' لہٰذا عوام کی نظروں میں ان دونوں وارداتوں کا ایک دوسرے سے کسی قسم کا تعلق پیدا ہونا ممکن نہیں تھا۔

کانفرنس کا افتتاح اسسٹنٹ کمشنر پولیس نے کیا۔

''اس مرحلے پر ہمیں ایک پالیسی وضع کرنی پڑے گی۔ سوال یہ ہے کہ آیا ہم پبلک کے سامنے کل حقائق پیش کر دیں' اس کا تعاون حاصل کریں۔ ظاہر ہے کہ لاکھوں افراد کو اس سے مزید دلچسپی پیدا ہو گی اور وہ ایک پاگل شخص........''

''آہ........ جنابِ عالی! مجرم پاگل قطعاً نہیں ہے۔'' ڈاکٹر تھامپسن نے قطع کلامی کرتے ہوئے کہا۔ ''میرے خیال میں اے' بی' سی گائیڈوں کی فروخت پر کڑی نگرانی رکھی جانی چاہئے........ میں خود ذاتی طور پر اس کا حامی ہوں کہ ہمیں اندھیرے میں رہ کر کام کرنا چاہئے اور مجرم کو قطعاً علم نہ ہونے دیا جائے کہ ہم اس کے خلاف کیا کچھ کر رہے ہیں' لیکن بدقسمتی سے یہ حقیقت ہے کہ وہ بخوبی جانتا ہے کہ ہمیں کیا معلوم ہے........ اس نے تو خود ہی خطوط بھیج کر ہماری توجہ اپنی جانب مبذول کرائی ہے۔ کہئے مسٹر کرام' آپ کی رائے کیا ہے؟''

''میرا تو یہ خیال ہے جناب کہ اگر اس معاملے کو پبلک کے سامنے لایا جائے تو یہ وہی بات ہو گی جس کا اے' بی' سی ہم سے متمنی ہے۔ وہ تو چاہتا ہے کہ اسے پبلسٹی ملے' شہرت........ حاصل ہو........ کیا میں صحیح نہیں کہہ رہا ڈاکٹر صاحب؟ وہ تو سنسنی پیدا کرنا چاہتا ہے۔''

ڈاکٹر تھامپسن نے اثبات میں سر ہلایا' پھر اسسٹنٹ کمشنر نے پرفکر انداز میں کہا۔

''مگر تم تو اسے ناامید کر رہے ہو۔ گویا جس نوعیت کی پبلسٹی مجرم چاہتا ہے وہ تم اسے دینے سے انکار کرتے ہو........ فرمائیے مسٹر پوئرو۔ آپ کا کیا خیال ہے؟''

پوئرو ایک منٹ تک خاموش رہا اور جب وہ بولا تو مجھے یوں محسوس ہوا کہ جیسے وہ نہایت احتیاط سے ایک ایک لفظ زبان سے ادا کر رہا ہے۔

''میرے لئے اس سوال کا جواب دینا دشوار ہے سر لائنل!'' اس نے کہا۔ ''جیسا کہ آپ کو معلوم ہے کہ اس معاملے میں میں بھی ایک فریق ہوں۔ چیلنج میرے نام بھیجے

گئے ہیں۔ اگر میں یہ کہتا ہوں کہ ''معاملے کو پبلک کے سامنے نہ لایا جائے'' تو کیا اس کا مطلب یہ نہیں سمجھا جائے گا کہ یہ میری بزدلی ہے جو بول رہی ہے؟ اور یہ کہ میں اپنی ناموری سے شاید ڈرتا ہوں؟........ اس کے برعکس مجھے اس بات سے پورا پورا اتفاق ہے جو انسپکٹر نے کہی ہے یعنی قاتل ہم سے یہی چاہتا ہے کہ ہم ان وارداتوں کو خوب شہرت دیں۔

''ہوں........'' اسسٹنٹ کمشنر نے کہا۔ ''فرض کیجئے کہ ہم اس کو وہ پبلسٹی دینے سے انکار کر دیں تو پھر وہ کیا کرے گا؟''

''ایک اور قتل........'' ڈاکٹر تھامپسن نے فوراً جواب دیا۔ ''وہ آپ کو مجبور کر دے گا۔''

''اور گر ہم اخبارات کی شہ سرخیوں میں یہ وارداتیں درج کرا دیں تو پھر مجرم کا رویہ کیا رہے گا؟''

''وہی جو میں نے عرض کیا۔ یعنی ایک اور واردات........ نتیجہ بہرحال ایک ہی نکلے گا........ مزید جرم۔''

''ایم........ پوئرو آپ کیا کہتے ہیں؟''

''میں ڈاکٹر تھامپسن کی رائے سے متفق ہوں۔''

''آپ کی رائے میں یہ جنونی مجرم اپنے ذہن میں کتنی وارداتیں عمل میں لانے کا ارادہ رکھتا ہوگا؟''

ڈاکٹر تھامپسن نے اس سوال پر پوئرو کی جانب دیکھا۔

''شاید اے (A) سے لے کر زیڈ (Z) تک۔'' پوئرو نے ظریفانہ لہجے میں جواب دیا۔ لیکن فوراً ہی بولا۔

''بلاشبہ مجرم زیڈ تک کبھی نہ پہنچ سکے گا۔ آپ اس سے پیشتر ہی اسے گرفتار کر لیں گے۔ لیکن میں تو اس پر غور کر رہا ہوں کہ حرف ایکس (X) کے لئے مجرم نے کیا طریقہ

سوچا ہوگا۔ ظاہر ہے کہ ایکس (X) سے انگریزی زبان میں کسی مرد یا عورت کا نام شروع نہیں ہوتا........ مگر بہرحال آپ اسے جی (G) یا ایچ (H) تک پہنچنے سے پہلے ہی گرفتار کر چکے ہوں گے۔"

اسسٹنٹ کمشنر نے میز پر زور سے گھونسا مارا۔

"خدا رحم کرے........ کیا آپ ہمیں یہ بتا رہے ہیں کہ مجرم ابھی پانچ سے زیادہ قتل کرے گا؟"

"نہیں نہیں جناب، ایسا کبھی نہیں ہوگا........" انسپکٹر کرام جلدی سے بولا۔" آپ مجھ پر اعتماد کیجئے۔"

اس کے لہجے میں خود اعتمادی موجود تھی۔

"خوب، خوب" پوئرو نے کہا........ "انسپکٹر صاحب، یہ تو بتایئے کہ آپ قاتل کو کب تک پکڑ سکیں گے؟"

اس سوال پر کرام نے پوئرو کو بے چینی سے گھورا اور جب وہ بولا تو اس کے لہجے میں عجیب سی تلخی محسوس ہوئی۔

"ممکن ہے اسے اگلی بار ہی پکڑ لوں۔ میں گارنٹی دیتا ہوں مسٹر پوئرو کہ حرف ایف (F) تک پہنچنے سے پہلے ہی اسے گرفتار کر لوں گا۔" پھر وہ اسسٹنٹ کمشنر کی جانب پلٹا........ "جناب میرا خیال تو یہ ہے کہ کیس کی اصل نفسیاتی کیفیت سے میں کسی حد تک واقف ہو چکا ہوں........ اور اگر کہیں غلطی کا امکان ہوگا تو ڈاکٹر تھامپسن اس کی تصحیح کریں گے۔ میں سمجھتا ہوں کہ جوں جوں اے، بی، سی جرائم کا ارتکاب کرتا جاتا ہے توں توں اس کی خود اعتمادی بڑھتی جاتی ہے اور وہ یہی سوچتا ہے کہ میں بڑا ہوشیار ہوں........ میں بہت چالاک ہوں پولیس مجھے کبھی نہیں پکڑ سکتی........ چنانچہ وہ اپنی خود اعتمادی کی بدولت ہی بے پروا ہو جائے گا۔ وہ اپنے آپ کو عقل مند اور ہر شخص کو احمق تصور کرے گا اور نتیجہ یہ ہوگا کہ وہ کسی قسم کی احتیاط سے کام لینا ترک کر دے گا........

اور اپنے آپ کو ہمارے حوالے کر دے گا....... کیوں ڈاکٹر' میں ٹھیک کہہ رہا ہوں؟''

تھامپسن نے اثبات میں سر کو جنبش دی۔ پھر اس نے پوئرو کی جانب دیکھا اور کہا۔

''کیوں مسٹر پوئرو' کیا آپ بھی اس بات سے اتفاق کرتے ہیں؟''

انسپکٹر کے چہرے پر ناگوار تاثرات نمودار ہوئے۔ شاید اسے ڈاکٹر کی یہ بات پسند نہ آئی کہ اس نے پوئرو سے اپیل کی۔ غالباً وہ اپنے آپ ہی کو اس معاملے کا ماہر خیال کرتا تھا۔

''انسپکٹر کرام کا کہنا صحیح ہے۔'' پوئرو نے تسلیم کیا۔ پھر وہ انسپکٹر سے کہنے لگا۔

''بیکس ہل کی واردات کے سلسلے میں آپ کو کچھ اور معلومات حاصل ہوئی ہیں؟''

''ملی ہیں....... لیکن قطعیت کے ساتھ نہیں کہا جا سکتا کہ کہاں تک صحیح ہیں۔'' انسپکٹر نے جواب دیا۔ ''سپلنڈڈ ہوٹل کے ایک بیرے نے مقتولہ کو شناخت کر لیا ہے۔ اس کا بیان ہے کہ اس لڑکی نے 24 جولائی کی رات کو ایک ادھیڑ عمر آدمی کے ہمراہ ہوٹل میں کھانا کھایا تھا۔ اس آدمی نے عینک لگا رکھی تھی۔ اس لڑکی کو چند اور لوگوں نے شناخت کیا۔ بیکس ہل اور لندن کے درمیان ایک جگہ سکارلٹ رنر کے نام سے مشہور ہے۔ لوگوں کا بیان ہے کہ مقتولہ وہاں ایک شخص کے ہمراہ ٹھہری تھی۔ یہ شخص چال ڈھال کے اعتبار سے بحری فوج کا افسر معلوم پڑتا تھا۔ وقت کا اندازہ 9 بجے رات کا ہے۔ ظاہر ہے کہ سپلنڈڈ ہوٹل کا بیرا اور ان لوگوں کے بیانات میں ایک بات ضرور صحیح ہے....... لیکن یہ اے' بی' سی کا سراغ لگانے کے لئے ناکافی ہے.......''

''بہرحال جو کچھ تم کر سکتے ہو وہ کر رہے ہو۔'' اسسٹنٹ کمشنر نے کہا۔ ''مسٹر پوئرو آپ کیا کہتے ہیں؟ آپ کی رائے میں تحقیقات کے لئے کونسا راستہ اختیار کرنا مناسب رہے گا؟''

پوئرو نے آہستہ سے کہا۔ ''مجھے تو یوں معلوم ہوتا ہے کہ ایک نہایت اہم سراغ ہمارے ہاتھ آیا ہے....... یعنی وارداتوں کے اصل مقصد کی دریافت.......''

''وہ تو ظاہر ہی ہے...... یعنی حروف تہجی کا معاملہ...... اور بس...... کیوں ڈاکٹر صاحب؟''

''اوہ......'' پوئرو نے کہا۔ ''لیکن سوال تو یہ ہے کہ یہ معما ہے کیوں؟ ایک پاگل شخص خاص طور پر جن جرائم کا ارتکاب کرتا ہے تو اس کے پاس اس ارتکاب کے لئے کوئی نہ کوئی سبب ضرور ہوتا ہے۔''

''یہ صحیح ہے۔'' انسپکٹر کرام بولا۔ ''آپ کو یاد ہوگا 1929ء میں ایک آدمی اسی طرح کے پاگل پن کا شکار ہوا تھا۔ جو شخص بھی اسے ذرا سی تکلیف پہنچانے کا باعث بنتا تھا' وہ اس کو جان سے مار دیتا تھا......''

''جی ہاں......'' پوئرو نے کہا۔ ''اگر آپ فی الواقع ایک بڑی اور اہم شخصیت ہیں تو یہ ضروری ہے کہ آپ پریشانیوں سے محفوظ رہیں۔ اس بات کو مثال کے ذریعے میں واضح کرتا ہوں۔ فرض کیجئے کہ ایک مکھی بار بار آپ کی ناک پر آ بیٹھتی ہے تو کیا آپ غصے سے پاگل نہ ہو جائیں گے؟ آپ پھر اس مکھی کو مار دیں گے اور اس حرکت میں آپ کو کوئی خدشہ نہ ہوگا' کیونکہ آپ کی شخصیت اہم ہے مکھی نہیں۔ مکھی کو مارتے ہی آپ کی مشکل رفع ہو جائے گی اور آپ کا یہ فعل درحقیقت انصاف اور بے گناہی پر مبنی ہوگا۔ مکھی کو ہلاک کرنے کی ایک دوسری وجہ یہ بھی ہو سکتی ہے کہ آپ کو صحت کے اصولوں کا علم ہو اور آپ جانتے ہوں کہ مکھی نوع انسانی کے لئے شدید خطرے کا باعث بن سکتی ہے' لہٰذا مکھی کو مرنا ہی چاہئے۔ اب اس کیس پر غور کیجئے۔ اگر مجرم محض حروف تہجی کی ترتیب سے اپنے شکار کا انتخاب کرتا ہے تو پھر قتل ہونے والے افراد اس لئے نہیں ہٹائے جا رہے کہ وہ قاتل کی اپنی ذات کے لئے مصیبت کا باعث ہیں۔''

''یہ نکتہ بھی قابل غور ہے۔'' ڈاکٹر تھامپسن نے کہا۔ ''مجھے ایک مقدمہ یاد آتا ہے جس میں ایک عورت کے شوہر کو سزائے موت دی گئی تھی' چنانچہ اس عورت نے ایک ایک کر کے جیوری کے ارکان کو قتل کرنا شروع کر دیا۔ کسی کی سمجھ میں نہ آتا تھا کہ یہ کیا ہو رہا

ہے اور آیا ان وارداتوں کا آپس میں کیا تعلق ہو سکتا ہے؟ یہ اموات محض اتفاقی حادثہ محسوس ہوتی تھیں مگر جیسا کہ ابھی مسٹر پوئرو نے کہا' دنیا میں ایسا کوئی قاتل نہیں ہے جو محض اتفاقیہ لوگوں کو ہلاک کرتا پھرے۔ یا تو وہ ان افراد کو ہلاک کرتا ہے جو اس کے راستے کا روڑا ہوں یا وہ محض ایک خاص یقین و ایمان کی بناء پر یہ حرکت کرتا ہے۔ وہ پادریوں' طوائفوں اور پولیس والوں کو قتل کرتا ہے۔ چونکہ اپنی دانست میں وہ یہ یقین کامل رکھتا ہے کہ ان افراد کو قتل ہونا ہی چاہئے۔ بہرحال جہاں تک میں دیکھتا ہوں یہ قاعدہ اس کیس میں صحیح نہیں بیٹھتا۔ مسز آسچر اور بیٹی برنارڈ ایک ہی طبقے کی عورتوں میں سے نہیں تھیں۔ البتہ یہ کہا جا سکتا ہے کہ وہ دونوں ایک ہی جنس سے تعلق رکھتی تھیں۔ خیر یہ پیچیدگی دور ہو جائے گی جب آئندہ قتل......."

"خدا کے واسطے اتنے اعتماد کے ساتھ تو آئندہ قتل کا ذکر نہ کرو۔" اسسٹنٹ کمشنر نے تنک مزاجی سے کہا۔ "ہم ہر قیمت پر آئندہ جرم کو روکنے کی کوشش کریں گے۔"

"آپ اپنی مرضی کے مالک ہیں۔" ڈاکٹر نے جواب دیا۔ "اگر آپ حقائق کا سامنا کرنے سے گریز کرتے ہیں تو جانے دیجئے۔"

اسسٹنٹ کمشنر نے پوئرو کی جانب مڑ کر کہا۔

"میں سمجھ رہا ہوں جو آپ نے کہا....... تاہم بات واضح نہیں ہو سکی۔"

"بعض اوقات خود میں اپنے سے پوچھتا ہوں کہ قاتل کے ذہن میں صحیح طور پر کیا گزر رہا ہے......." پوئرو بولا۔ "اس کے خطوط سے تو یوں محسوس ہوتا ہے جیسے وہ محض اپنی ذات کو خوش کرنے کے لئے قتل کی وارداتیں کرتا ہے....... کیا واقعی یہ بات صحیح ہو سکتی ہے؟ اگر یہ صحیح بھی ہو تو حروف تہجی کو چھوڑ کر' وہ کس اصول کے تحت اپنے شکار کا انتخاب کرتا ہے؟ اگر وہ اپنا دل خوش کرنے کے لئے قتل کی وارداتیں کرتا ہے تو پھر خطوط بھیجنے کے کیا معنی؟ وہ ان وارداتوں کو شہرت دینا چاہتا ہے۔ ہمیں تسلیم ہے کہ وہ اس کے ذریعے پبلک میں ہیجان پیدا کرنے کا خواہش مند ہے اور اپنی شخصیت کو پبلک کے

سامنے لانا چاہتا ہے' اور پھر ان دو مقتولوں کی ذات سے اسے کیا نقصان پہنچا ہے؟ اس کی شخصیت سے ان کا کیا تعلق ہے؟ ایک آخری رائے........ کیا وہ ذاتی طور پر مجھ سے نفرت کرتا ہے؟ یعنی ہرکوئل پوئرو سے؟ کیا وہ مجھے پبلک میں اس لئے چیلنج دیتا ہے کہ میں نے اپنی عملی زندگی میں کبھی اس کی شخصیت کو صدمہ پہنچایا ہے (جس کا مجھے علم نہیں) یا اس کی مجھ سے نفرت غیر شخصی نوعیت کی ہے اور براہ راست ایک غیر ملکی فرد کے لئے ہے؟ کیونکہ میں انگریز نہیں' بلجیئم کا باشندہ ہوں؟ اور اگر ایسا ہے تو اس نے ایک غیر ملکی شخص کے ہاتھوں کونسا زخم کھایا ہے؟''

''یہ تمام معاملات بے شک نہایت اہم اور قابل غور وفکر ہیں۔'' ڈاکٹر تھامپسن نے کہا۔

انسپکٹر کرام نے اپنا گلا صاف کیا۔ پھر بولا۔

''اچھا؟'' یہ ''اچھا'' گویا اس کا تکیہ کلام تھا۔ ''شاید اس وقت یہ سوالات نا قابل جواب ہیں۔''

''حالانکہ! میرے دوست!'' پوئرو نے اس کی جانب دیکھتے ہوئے کہا۔ ''انہی سوالات میں ہماری مشکلات کا حل پوشید ہے۔ اگر ہمیں ان وارداتوں کی اصل وجہ........ (شاید وہ ہمارے لئے تو محض خیالی ہو........ مگر قاتل کے لئے منطق) دستیاب ہو جائے کہ ہمارا جنونی شخص قتل کیوں کرتا ہے تو پھر ہمیں یہ بھی پتہ چل سکتا ہے کہ اس کا آئندہ شکار کون مظلوم ہوگا۔''

انسپکٹر کرام نے نفی میں سر ہلایا۔

''میری رائے تو یہی ہے کہ وہ مقتولوں کا انتخاب محض اتفاقیہ طور پر کرتا ہے۔''

''وہ اعلیٰ دماغ قاتل ہے........'' پوئرو نے زیر لب کہا۔

''کیا کہا آپ نے؟''

''میں نے کہا' وہ اعلیٰ دماغ قاتل ہے' ذرا غور تو کیجئے اپنی بیوی کو قتل کرنے کے

الزام میں فریز آسچر گرفتار کیا جاتا........ اور بیٹی برنارڈ کو ہلاک کرنے کے الزام میں ڈونلڈ فریسر کو پکڑ لیا جاتا........ کیا ہمارا جنونی قاتل اتنا نرم دل ہے- وہ ان افراد کو سزا.............. بھگتتے دیکھنا پسند نہیں کرتا جنہوں نے یہ وارداتیں کی ہی نہ ہوں........ لہٰذا وہ ہمیں پہلے ہی سے خطوط لکھ کر خبردار کر دیتا ہے........"

"آہ........ میں سمجھ گیا-" ڈاکٹر تھامپسن ایک دم بول اٹھا- "مجرم چاہتا ہے کہ ان وارداتوں کا سہرا اسی کے سر پر باندھا جائے........ کوئی دوسرا اس میں شریک نہ ہو- یہی بات ہے' یہی بات ہے........"

"حضرات' ابھی تک ہم نے اصل بات پر غور ہی نہیں کیا کہ آیا اس قصے کو پبلک میں لایا جائے یا نہیں؟" اسسٹنٹ کمشنر بولا-

"جناب عالی! اگر مجھے اجازت دی جائے تو عرض کروں-" انسپکٹر کرام نے کہا- "میرا خیال ہے کہ آئندہ خط ملنے تک ہم انتظار کریں اور جب اے' بی' سی کا خط مل جائے تو فوراً سب معاملہ اخبارات کو سونپ دیا جائے- میرا مطلب ہے کہ خاص نمبر نکالے جائیں- بلاشبہ جس مقام پر واردات ہونے والی ہوگی' وہاں ضرور بے چینی پھیلے گی' لیکن اس سے یہ فائدہ ہوگا........ کہ جس فرد کا نام سی (C) سے شروع ہوگا' وہ چوکنا ہو جائے گا اور اپنی حفاظت کا انتظام خود کر لے گا- دوسری طرف قاتل بھی ضرور کامیابی حاصل کرنے کا تہیہ کر چکا ہوگا اور پھر وہ ہمارے ہاتھ سے بچ کر کہیں نہیں جا سکتا........"

انسپکٹر کرام تو یہ ڈینگیں مارنے میں مصروف تھا لیکن ہم میں سے کسی کو علم نہ تھا کہ مستقبل میں کیا ظہور میں آنے والا ہے-

* * *

تیسرا خط

مجھے وہ دن اچھی طرح یاد ہے جب اے' بی' سی کا تیسرا خط آیا تھا۔
اس سے پیشتر تمام پیش بندیاں مکمل ہو چکی تھیں اور ہم سب کیل کانٹے سے لیس تھے۔ تا کہ جونہی اے' بی' سی اپنی مجرمانہ کارروائی کا اعلان کرے' ہماری طرف سے کسی قسم کی تاخیر واقع نہ ہو'اس مقصد کے لئے سکاٹ لینڈ یارڈ کی طرف سے پوئرو کے مکان پر ایک پولیس افسر تعینات کر دیا گیا تھا تا کہ اگر ہماری غیر موجودگی میں کوئی خط آ جائے تو وہ اسے کھول سکے اور یارڈ کو فوراً اطلاع دے دے۔

انسپکٹر کرام اپنی تحقیقات میں شب و روز مصروف رہتا تھا۔ اس سلسلے میں بے شمار بے گناہ افراد کو پولیس نے حراست میں لے لیا تھا اور ان سے پوچھ گچھ جاری تھی لیکن کوئی کارآمد سراغ نہ ملتا تھا۔ ادھر میرا اور پوئرو کا یہ حال تھا کہ جونہی دروازے پر ڈاکیئے کی مخصوص دستک سنائی دیتی تو ہمارے دل دھڑکنے لگتے یا کم از کم میرا دل تو ضرور تیزی سے دھڑکنے لگتا تھا اور پوئرو کے بارے میں مجھے پکا یقین نہیں کہ آیا اس پر یہی کیفیت گذرتی تھی!

مجھے یوں محسوس ہوا کہ جیسے اس پراسرار کیس پر وہ خود بھی پریشان و مضطرب ہے۔
اس دوران میں وہ لندن سے باہر بھی نہیں گیا۔ اس کا زیادہ وقت اپنے کمرے ہی میں بسر ہوتا تھا۔ اس کی پلی ہوئی خوش نما مونچھیں بھی اپنی اکڑ بھول کر ہلکی ہو گئی تھیں۔ ساری عمر میں غالباً یہ پہلا اتفاق تھا کہ وہ اپنی مونچھوں سے غافل رہا۔

اس روز جمعہ تھا' جب اے' بی' سی کا خط رات کی ڈاک سے آیا........ ہم دونوں

ملاقاتی کمرے میں خاموش بیٹھے تھے کہ ڈاکئے نے دروازہ اپنے مخصوص اور جانے پہچانے انداز میں کھٹکھٹایا- میں اپنی کرسی سے اٹھ کر لیٹر بکس تک گیا- مجھے یاد ہے بکس میں چار پانچ خط پڑے تھے اور ان میں سے آخری خط پر ٹائپ شدہ الفاظ میں پوئرو کا پتہ درج تھا-

''پوئرو........'' دہشت کی ایک چیخ میرے منہ سے نکل گئی- میں نے کچھ کہنا چاہا لیکن زبان جیسے مردہ ہو چکی تھی-

''خط آ گیا؟ کھولو- جلدی کرو ہاسٹنگ' اسے کھولو- ایک ایک منٹ قیمتی ہے اور ابھی ہمیں کچھ سوچ بچار بھی کرنا ہے-''

پوئرو کی جگہ کوئی دوسرا شخص ہوتا تو اب تک وہ مجھ سے خط چھین چکا ہوتا' لیکن آفرین ہے کہ وہ اپنی کرسی سے ہلا تک نہیں-

میں نے فوراً لفافہ کنارے پر سے پھاڑ کر خط نکالا جو حسب معمول اسی اعلیٰ کاغذ پر ٹائپ کیا ہوا تھا-

''پڑھو........'' پوئرو نے کہا........ اور میں نے بلند آواز سے اسے خط کا مضمون سنایا-

''میرے پیارے مسٹر پوئرو! مجھے آپ کی بیچارگی پر بڑا رنج ہے........ افسوس' صد افسوس کہ آپ جیسا ذہین و فطین سراغ رساں ان ''معمولی'' وارداتوں کو حل کرنے میں ناکام رہا........ جن کے متعلق ابتداء میں آپ کا خیال یہ ہوگا کہ یہ عام سی وارداتیں ہیں........ چلو خیر اس ذکر کو جانے دو- دیکھیں اس مرتبہ بھی آپ سے کچھ ہوتا ہے یا نہیں؟ اور بلاشبہ اس بار واردات ''آسان'' نہیں ہوگی........ مقام چرسٹن اور تاریخ اس ماہ کی تیس- ارے صاحب کوشش کیجئے- میں تو آپ کی کامیابی کے لئے بے چین ہوں........ اچھا' میرے دوست' الوداع-

مخلص........ اے' بی' سی''

''چرسٹن۔'' میں نے کہا اور لپک کر الماری میں سے اپنی اے' بی' سی ریلوے گائیڈ نکالی۔

''دیکھیں یہ چرسٹن کس جگہ واقع ہے۔''

''ہاسٹنگ!'' پوئرو نے تیز لہجے میں کہا۔''خط کس تاریخ کو لکھا گیا ہے؟ کیا اس پر تاریخ درج ہے؟''

میں نے خط پر نگاہ ڈالی۔

''27 تاریخ کو لکھا گیا ہے۔'' میں نے اعلان کیا۔

''آہ! تب تو میں نے ٹھیک ہی سنا ہاسٹنگ!'' پوئرو نے فوراً کہا۔''کیا قاتل نے آئندہ جرم کی تاریخ تیس بتائی ہے؟''

''ہاں........ یہی تاریخ ہے........ ار........ ذرا مجھے سوچنے کا وقت تو دو کہ۔''

''نہ نہ نہ .... ہاسٹنگ........ سوچنے کی ضرورت نہیں........ کیا تم نے اب تک محسوس نہیں کیا کہ آج ہی تیس تاریخ ہے؟''

پھر اس نے دیوار پر لٹکے ہوئے کیلنڈر کی جانب اشارہ کیا........ میں نے روزنامہ اخبار سے بھی اس کی تصدیق کر لی۔

بلاشبہ اس روز تیس تاریخ تھی........

''مگر........ کیوں........ کیسے........'' میرے منہ سے الفاظ ہی نہ نکلتے تھے۔

پوئرو نے اس اثناء میں فرش پر سے پھٹا ہوا لفافہ اٹھایا اور جس رخ پر پتہ درج تھا' اس پر گہری نظر ڈالی........ شروع شروع میں خود میرے ذہن میں بھی اس بارے میں شک پیدا ہوا تھا کہ پتہ خلاف معمول زیادہ جگہ گھیرے ہوئے ہے' لیکن میں لفافے کے اندر رکھا ہوا اصل مضمون پڑھنے کے لئے اتنا بے چین تھا کہ میں نے پتے کی جانب توجہ دینے کی کوشش ہی نہ کی۔

ان دنوں پوئرو وائٹ ہیون مینشن میں رہائش پذیر تھا........ لفافے پر پتہ یوں درج تھا۔

مسٹر ہرکوئل پوئرو، وائیٹ ہارس مینشن' اور لفافے کے کونے میں ایک جانب لکھا تھا۔

''معلوم نہیں اصل نام کیا ہے۔ وائٹ ہارس مینشن ای' سی' آئی ہے یا وائٹ ہارس کورٹ' وائٹ ہیون مینشن میں دیکھئے۔''

''خدا معلوم اس کا مقصد کیا ہے۔'' پوئرو نے زیر لب کہا۔ ''ہمیں فوراً اسکاٹ لینڈ یارڈ سے رابطہ قائم کرنا چاہئے۔''

اور چند منٹ بعد ہی وہ انسپکٹر کرام سے ٹیلی فون پر گفتگو کر رہا تھا۔ پوئرو کی بات سننے کے بعد انسپکٹر نے چرسٹن سے فون کا سلسلہ قائم کرنے کے لئے جلدی سے ایکس چینج کو اطلاع دی۔

''وقت گذر گیا ہاسٹنگ........ وقت گزر گیا۔'' پوئرو مایوسانہ انداز میں سر ہلا رہا تھا۔

''اوہ........ ابھی یقینی طور پر کچھ نہیں کہا جا سکتا۔'' میں نے محض دل کی تسلی کے لئے اصرار کیا۔

پوئرو نے گھڑی کی جانب دیکھا۔ ''دس بج کر بیس منٹ ہوئے ہیں اور ابھی تیس تاریخ ختم ہونے میں ایک گھنٹہ چالیس منٹ باقی ہیں........ کیا یہ ممکن ہے کہ اے' بی' سی اتنے عرصے تک اپنا ہاتھ روکے رکھے؟''

میں نے ریلوے گائیڈ کھولی........ جو میں پیشتر ہی الماری سے نکال چکا تھا۔ اس کے ورق الٹ کر چرسٹن کا نام تلاش کیا۔

''چرسٹن ڈیون۔'' میں نے بلند آواز سے پڑھا۔ ''پیڈنگٹن سے 3/4 204 میل کے فاصلے پر واقع ہے۔ آبادی صرف 656 افراد پر مشتمل ہے........ معلوم ہوتا ہے یہ بہت ہی چھوٹا گاؤں ہے اور یقیناً ہمارا مجرم لوگوں کی نظروں سے محفوظ نہ رہا ہو گا۔''

''لیکن اب کیا ہوتا ہے۔ ایک قیمتی جان تو ضائع ہو چکی ہو گی۔'' پوئرو بڑبڑایا۔

''کون کون سی گاڑیاں وہاں جاتی ہیں؟ میرا خیال ہے کہ کار کی نسبت ہم ریل کے ذریعے جلدی پہنچ سکتے ہیں۔''

''ایک گاڑی رات بارہ بجے جاتی ہے....... ٹیوٹن ایبٹ چھ پندرہ پر اور چرسٹن صبح سات بج کر پندرہ منٹ پر پہنچ جاتی ہے۔''

''یہ گاڑی پیڈنگٹن سے جاتی ہے نا؟''

''پیڈنگٹن سے۔''

''ہم اسی پر چلیں گے۔'' پوئرو نے فیصلہ کیا۔ اس اثناء میں پوئرو نے ایک مرتبہ پھر اسکاٹ لینڈ یارڈ کو فون کیا اور میں سفر کے لئے ضروری سامان اور چند کپڑے سوٹ کیس میں رکھنے لگا....... چند منٹ بعد وہ خواب گاہ میں داخل ہوا اور زور سے کہنے لگا۔

''ارے؟ تم یہ کیا کر رہے ہو؟''

''میں تمہارا سامان بکس میں رکھ رہا ہوں....... بعد میں تاخیر نہ ہو جائے۔'' میں نے حیرت سے جواب دیا۔

''اونہہ....... سب ستیاناس کر دیا تم نے۔ ذرا دیکھو یہ طریقہ ہے کوٹ رکھنے کا؟ دیکھو تم نے میرے پاجاموں کے ساتھ کیا سلوک کیا ہے۔ ذرا سوچو تو سہی کہ اگر یہ تیل کی بوتل ٹوٹ جائے تو پاجاموں کا کیا حشر ہو گا؟''

''لعنت ہے۔'' میں چلایا۔ ''ادھر کسی کی زندگی اور موت کا معاملہ ہے اور تمہیں اپنے پاجاموں کی پڑی ہے۔''

''تمہیں صحیح طور پر سوچنے سمجھنے کی اہلیت تو قدرت نے بخشی ہی نہیں۔ ظاہر ہے کہ گاڑی کے جانے کا جو وقت مقرر ہے، ہم اس سے پیشتر اس پر نہیں جا سکتے اور نہ اس طرح کپڑوں کا ناس مارنے سے ہم قاتل کا ہاتھ پکڑ سکتے ہیں؟ لہٰذا ہمیں سکون و اطمینان سے اپنا کام کرنا چاہیے۔''

یہ کہہ کر اس نے مجھے پرے ہٹایا اور تمام چیزوں کو ازسرنو سلیقے اور نفاست سے ترتیب دے کر رکھا- پھر اس نے بتایا کہ اے' بی' سی کا خط اور لفافہ ہمیں اپنے ساتھ پیڈنگٹن لے جانا پڑے گا اور اسکاٹ لینڈ یارڈ کا کوئی آدمی وہاں ہم سے ملے گا' چنانچہ جب ہم پیڈنگٹن کے ریلوے پلیٹ فارم پر پہنچے تو انسپکٹر کرام وہاں موجود تھا- اس نے پوئرو کو دیکھتے ہی کہا:

''چرسٹن سے ابھی تک کوئی خبر نہیں ملی........ وہاں رہنے والے ان تمام افراد کو فون کے ذریعے پولیس نے خبردار کر دیا ہے جن کے نام حرف سی (C) سے شروع ہوتے ہیں- ہمارے لئے اب بھی ایک موقع ہے- آپ وہ خط لائے؟''

پوئرو نے خط نکال کر اسے دیا- جس کا انسپکٹر نے نہایت غور و خوض سے معائنہ کیا اور منہ ہی منہ میں کچھ بے معنی الفاظ بڑبڑاتا رہا- پھر میں نے لفافے کی پشت پر درج پتے کی جانب اس کی توجہ مبذول کرائی اور پوچھا-

''آپ کا کیا خیال ہے؟ کیا قاتل نے کسی مقصد کے تحت پتہ غلط درج کیا ہوگا؟''

انسپکٹر نے نفی میں سر ہلایا- ''اوہ! نہیں........ اس شخص کا ستارہ اب آہستہ آہستہ گردش میں آ رہا ہے- میں ایک ماہ کی تنخواہ پر شرط لگانے کے لئے تیار ہوں کہ وہ ضرور ''وائٹ ہارس'' شراب پیتا ہے........''

''خوب' خوب'' پوئرو کے منہ سے کلمات تحسین بلند ہوئے-

''یہ ممکن ہے کہ جب اس نے پتہ ٹائپ کیا تو ''وائٹ ہارس'' کی بوتل اس کے سامنے رکھی ہوگی-''

''بالکل یہی بات ہوگی-'' انسپکٹر نے کہا- ''بعض اوقات ہم بھی ایسی ایسی حرکتیں غیر شعوری طور پر کر جاتے ہیں- بے دھیانی میں یا غیر شعوری طور پر کچھ لکھتے لکھتے ایسی باتیں بھی لکھ جاتے ہیں جو اچانک ہمارے کانوں میں پڑ جائیں یا کوئی شے نظروں کے سامنے ہو تو اسی کا نام لکھ دیں- قطعی یہی ماجرا ہمارے جنونی قاتل کے ساتھ پیش آیا ہے- لفظ وائٹ لکھنے کے بعد غیر شعوری طور پر اس نے بجائے ہیون کے ''ہارس'' لکھ دیا-''

ہمیں اس نے بتایا کہ وہ خود اسی گاڑی سے چرسٹن جا رہا ہے۔ پھر وہ کہنے لگا۔ ''میں نے اپنے آدمیوں میں سے ایک کو اس مقصد کے لئے یہاں متعین کر دیا ہے کہ جونہی چرسٹن سے کوئی خبر ملے وہ فوراً مجھے پہنچا دے' مگر اب تک کوئی خبر نہیں........ شاید قاتل کو جرم کا موقع ہی نہ ملا ہو........ بہر حال یہ تو طے ہے کہ قاتل چرسٹن کے مقام پر ضرور موجود ہے........''

اس اثناء میں گاڑی آہستہ آہستہ رینگنے لگی اور اسٹیشن سے باہر نکل ہی رہی تھی کہ ایک شخص پلیٹ فارم پر بے تحاشا دوڑتا ہوا دکھائی دیا اور انسپکٹر کے ڈبے کی کھڑکی کے قریب پہنچا اور اس سے کچھ الفاظ کہے۔ پوئرو اور میں جلدی سے اٹھ کر گاڑی کی راہداری میں آئے اور انسپکٹر کے ڈبے پر دستک دی۔ اس نے دروازہ کھولا تو پوئرو نے پوچھا۔

''فرمایئے کوئی خبر ہے؟''

''بے شک........'' انسپکٹر نے آہستہ سے کہا۔ ''اور شاید یہ بدترین خبر ہے۔ سر مائیکل کلارک مردہ پائے گئے ہیں۔ ان کا سر کسی وزنی شے سے کچلا گیا ہے۔''

سر کلارک کا نام سنتے ہی میرے دل کو بڑا بھاری صدمہ پہنچا۔ میرا خیال ہے کہ یہی حال پوئرو کا بھی تھا۔ چونکہ ایک لمحے کے لئے اس کے چہرے کا رنگ متغیر ہوا تھا۔ اگرچہ سر کلارک کا نام عوامی حلقوں میں اتنا مشہور نہ تھا لیکن امرا اور طبقہ خاص کے افراد میں وہ اونچی حیثیت کے اور شہرت یافتہ شخص گنے جاتے تھے۔ وہ اپنے دور کے ان چند برطانوی ڈاکٹروں میں سے تھے جن کو گلے کی بیماریوں کا علاج کرنے میں بڑی مہارت حاصل تھی اور وہ چند سال پیشتر ملازمت سے ریٹائر ہوئے تھے۔ انہوں نے اپنی پریکٹس کے دوران دولت بھی خوب کمائی۔ ان کی زندگی کا بس ایک ہی مشغلہ تھا۔ چینی کے برتن اور نادرِ روزگار اشیاء جمع کرنا۔ ڈاکٹری سے ریٹائر ہونے کے بعد انہیں ایک چچا کی وفات کے ذریعے اس کی ساری جائیداد اور روپیہ وراثت میں ملا........ انہوں نے دولت کا بیشتر حصہ اپنے عجیب و غریب شوق پر صرف کیا اور یہ بات بلا مبالغہ کہی جا سکتی ہے کہ قدیم و جدید چینی ظروف' تصاویر اور زیبائش و آرائش کا جو ذخیرہ ان کے پاس تھا' وہ شاید یورپ میں کسی اور شخصیت کے پاس نہ ہوگا۔

سر کلارک شادی شدہ تھے' مگر اولاد سے محروم...... انہوں نے ڈیون کے قصبے میں ساحل سمندر پر اپنے رہنے کے لئے ایک خوش نما کوٹھی تعمیر کرائی تھی اور وہ اپنا زیادہ وقت وہیں بسر کیا کرتے تھے اور بعض ضروری کاموں اور عجیب و غریب اشیاء کی خرید و فروخت کے لئے کبھی کبھار لندن آیا کرتے تھے۔

ان کی موت ایک معمولی شخص کی موت نہ تھی' جسے محسوس نہ کیا جاتا۔ اخبارات کے لئے تو مدت کے بعد سنسنی پھیلانے کا موقع ہاتھ آیا تھا۔ اس سے پیشتر بیٹی برنارڈ کے قتل نے بڑی دہشت پھیلا رکھی تھی۔ یہ نہلے پر دہلا ثابت ہوا۔

''ممکن ہے ان وارداتوں کی پبلسٹی ہی سے کوئی خاص فائدہ حاصل ہو جو ہماری اور پولیس کی انفرادی کوششوں سے حاصل نہ ہو سکتا ہو۔ اب تو پورا ملک اے' بی' سی کو تلاش کرنے میں مصروف ہو جائے گا...... ''پوئرو نے کہا۔

''بدقسمتی سے یہی بات تو قاتل چاہتا ہے کہ ملک کا ہر فرد اسے جان جائے۔'' میں نے کہا۔

''سچ ہے۔'' انسپکٹر نے اپنی باری آنے پر کہا۔ ''لیکن سمجھ لیجئے کہ اب اس کے دن پورے ہو گئے۔ جیسا کہ میں نے پہلے کہا تھا' وہ اپنی کامیابوں پر بے پروا ہو رہا ہے۔ مثلاً وائیٹ ہارس شراب پی کر پتہ ٹائپ کرنا......''

لیکن پوئرو نے انسپکٹر کی طرف قطعاً توجہ نہ دی...... وہ کھڑکی سے سر باہر نکالے خلا میں کچھ گھور رہا تھا۔ میں نے بھی اسے ٹوکنا مناسب نہ سمجھا اور خاموش بیٹھا رہا...... دفعتاً اس نے ایک سرد آہ بھری۔ کئی بار اپنا سر ہلایا اور آہستہ سے بولا۔

''یہ وارداتیں اب ختم ہونی چاہئیں ہاسٹنگ...... کاش مجھے یہی پتہ چل جائے کہ قاتل کا اصل مقصد کیا ہے؟ کاش...... کاش......'' پھر اس نے چونک کر اپنی گھڑی کی طرف دیکھا اور مجھ سے کہنے لگا۔

''رات زیادہ ہو گئی ہے...... جاؤ تم سو جاؤ ہاسٹنگ...... کل ہمیں بہت کام کرنا ہے۔''

* * *

سر کارمائیکل کلارک

چرسٹن کے مختصر مگر خوب صورت گاؤں کے ایک جانب برکسہام اور دوسری جانب پیڈنگٹن اور ٹارکوائے کے دیہات آباد تھے' دس سال پیشتر یہاں ایک ہرا بھرا میدان تھا جہاں گالف کھیلنے کے شوقین آیا کرتے تھے لیکن ساحل سمندر پر ہونے کے سبب یہاں اکا دکا بنگلے اور چھوٹی چھوٹی کوٹھیاں بننے لگیں اور دیکھتے ہی دیکھتے پیڈنگٹن اور چرسٹن کے درمیان نئی سڑکیں بن گئیں اور یہاں ہر طرف آبادی کے نشانات ظاہر ہونے لگے۔

سر کلارک نے سمندر کے قریب ہی دو ایکڑ زمین خریدی تھی اور جدید طرز کی نہایت خوب صورت چھوٹی سی کوٹھی بنوائی تھی۔ جب ہم چرسٹن پہنچے تو صبح کے آٹھ بجے تھے' اسٹیشن پر ایک مقامی پولیس آفیسر نے ہماری پارٹی کا استقبال کیا اور واردات کی صورت حال سے مطلع کیا۔ اس نے بتایا کہ سر کلارک کی یہ عادت تھی کہ رات کا کھانا کھا کر ٹہلنے کے لئے سمندر کی جانب جایا کرتے تھے۔ پولیس نے رات کو تقریباً گیارہ بجے ان کی کوٹھی فون کیا تو معلوم ہوا کہ وہ ابھی تک واپس نہیں آئے' لہٰذا تشویش ہوئی اور یہ معلوم ہی تھا کہ وہ کس راستے پر چہل قدمی کے لئے جایا کرتے تھے۔ پولیس کے چند سپاہی انہیں تلاش کرنے گئے تو انہوں نے لاش دیکھی۔ ڈاکٹر کی رپورٹ یہ ہے کہ سر پر کسی وزنی شے سے نہایت شدید ضرب پہنچا کر انہیں ہلاک کیا گیا ہے۔ لاش کے قریب ہی ایک کھلی ہوئی اے' بی' سی ریلوے گائیڈ پائی گئی۔

ہم فوراً ہی کوٹھی پر پہنچے........ ایک عمر رسیدہ خانساماں نے دروازہ کھولا۔ اس کے ہاتھ رعشہ کے سبب کانپ رہے تھے اور چہرے پر غم واندوہ کے گہرے تاثرات یہ ظاہر کرتے تھے کہ اپنے آقا کی ہیبت ناک موت سے اسے کیسا رنج پہنچا ہے۔

''گڈ مارننگ ڈیورل!'' مقامی پولیس آفیسر نے کہا۔

''گڈ مارننگ مسٹر ویلز!'' خانساماں نے بھرائے ہوئے لہجے میں جواب دیا۔

''یہ صاحبان لندن سے تشریف لائے ہیں۔'' ویلز نے گویا ہمارا تعارف کرایا۔

''اس راستے تشریف لایئے صاحبان۔'' خانساماں نے جلدی سے اندر جا کر ایک دروازی کھولا۔ معلوم ہوا یہ ڈائننگ روم ہے اور صبح کا ناشتہ میز پر تیار رکھا تھا۔ پھر وہ بولا۔

''میں مسٹر فرینکلن کو اطلاع کرتا ہوں!''

چند منٹ بعد سانولے رنگ کا ایک موٹا تازہ شخص کمرے میں داخل ہوا۔ یہ فرینکلن کلارک تھا۔ سر مائیکل کلارک کا چھوٹا بھائی...... اس کے خد و خال اور شخصیت سے عیاں تھا کہ وہ نہایت مستقل مزاج' پرسکون اور ہنگامی حالات کا پامردی سے مقابلہ کرنے والا آدمی ہے۔ اس نے آتے ہی بلند آواز سے سب کو سلام کیا۔

''گڈ مارننگ' حضرات۔''

انسپکٹر ویلز تعارف کرانے کا فرض انجام دینے لگا۔

''آپ ہیں مسٹر کرام انسپکٹر سی' آئی' ڈی' آپ مسٹر ہرکوئل پوئرو اور یہ صاحب........ ار........ کیپٹن ہیر........''

''ہاسٹنگ........'' میں نے سرد لہجے میں تصحیح کی۔

فرینکلن کلارک نے باری باری ہر ایک سے مصافحہ کیا اور چبھتی ہوئی نظروں سے سب کو دیکھا۔ پھر بولا۔

''آیئے حضرات ناشتہ تیار ہے۔ کھانے کے دوران ہم اس رنجیدہ صورتِ حال پر گفتگو کر سکتے ہیں۔''

ہمارے انکار کی کوئی معقول وجہ موجود نہ تھی۔ پس ہم تینوں بھی ناشتے کی میز پر ڈٹ گئے اور نہایت بے تکلفی سے اپنا گھر سمجھ کر مال اڑانا شروع کر دیا۔

''انسپکٹر ویلز نے سرسری طور پر مجھے گذشتہ رات کے حادثے کے سلسلے میں چند باتیں بتائی ہیں۔'' فرینکلن کلارک نے گفتگو کا آغاز کیا۔''بخدا میں نے اپنی زندگی میں ایسی ظالمانہ اور وحشیانہ داستان نہیں سنی اور انسپکٹر کیا واقعی یقین کرلوں کہ میرا بد نصیب بھائی ایک جنونی قاتل کے بے رحم ہاتھوں کا شکار ہو چکا ہے؟ میں نے یہ بھی سنا ہے کہ یہ اس کے ہاتھوں تیسرا قتل ہے اور ہر بار لاش کے پاس ایک اے بی سی گائیڈ پڑی پائی گئی ہے۔''

''بدقسمتی سے ٹھیک یہی صورت حال ہے جو آپ نے سنی۔'' انسپکٹر کرام نے جواب دیا۔

''لیکن کیوں؟ میں نہیں سمجھ سکتا کہ اس واردات سے اس جنونی قاتل کو کیا فائدہ پہنچ سکتا ہے؟''

پوئرو نے اظہار پسندیدگی کرتے ہوئے اپنا سر ہلایا۔

''آہ' مسٹر فرینکلن آپ تو ایک دم اس نکتے پر آ گئے۔''

''مسٹر کلارک اس مرحلے پر ان وارداتوں کا جواز ڈھونڈنا سودمند نہیں ہو گا۔'' انسپکٹر کرام نے کہا۔''یہ دراصل ایک پاگل کی حرکتیں ہیں اور پاگل آدمی اپنی کسی کارروائی کے لئے کوئی خاص مقصد اپنے سامنے نہیں رکھتے...... مجھے بھی اس میدان کا عملی طور پر کچھ تجربہ حاصل ہے' لیکن اس کیس میں یہ حقیقت صاف ہے کہ قاتل اپنی شخصیت کو عوام کے سامنے نمایاں کرنا چاہتا ہے۔''

''مسٹر پوئرو' کیا یہ بات صحیح ہے؟''

کلارک کا پوئرو سے یہ پوچھنا شاید انسپکٹر کو بہت برا محسوس ہوا۔ اس کی پیشانی پر ناراضگی کی شکنیں پھیل گئیں۔

''قطعی سچ ہے۔'' پوئرو نے جواب دیا۔

''بہر حال ایسا شخص کسی قیمت پر بھی زیادہ دیر تک اپنے آپ کو پوشیدہ نہیں رکھ سکتا۔'' کلارک نے کہا۔

''آہ........ مگر آپ کو یہ یاد رکھنا چاہئے کہ یہ شخص اپنے اندر کوئی خاص شخصیت نہیں رکھتا ہے۔'' پوئرو نے کہا۔ ''وہ ان لوگوں میں سے ہے جن پر کبھی توجہ نہیں دی جاتی۔ ان کو کبھی غور سے نہیں دیکھا جاتا بلکہ میں تو یہ کہوں گا کہ شاید بیوقوف سمجھ کر ان کا مذاق بھی اڑایا جاتا ہے۔''

''براہِ کرم مسٹر کلارک' کیا آپ مجھے چند سوالات کا جواب دینے کی زحمت گوارا کریں گے؟'' انسپکٹر نے کہا۔

''یقیناً۔''

''آپ کے بھائی کی طبیعت کل کیسی تھی؟ کیا ان کا مزاج معمول کے مطابق تھا؟ یا وہ پریشان تھے؟ ان کو ایسے خطوط تو نہیں موصول ہوئے جن کو پڑھ کر وہ مضطرب ہوئے ہوں؟''

''جی نہیں........ ان کی طبیعت معمول کے مطابق تھی۔ کسی قسم کی پریشانی یا اضطراب ظاہر نہ ہوتا تھا۔''

''گویا کسی اعتبار سے بھی وہ فکر مند نہ تھے؟''

''اوہ........ معاف فرمایئے انسپکٹر صاحب' میں نے آپ کو اصل بات نہیں بتائی' حالانکہ پریشان اور فکر مند رہنا تو میرے بدنصیب بھائی کے لئے مقدر ہو چکا تھا۔''

''وہ کیوں؟''

''شاید آپ کو علم نہیں کہ میری بھاوج' لیڈی کلارک کی صحت جواب دے چکی ہے۔ اور میں آپ سے صاف صاف ہی کیوں نہ کہہ دوں کہ وہ سرطان کے لاعلاج مرض میں مبتلا ہیں اور کوئی دن کی مہمان معلوم ہوتی ہیں۔ میری بھاوج کی شدید بیماری کے سبب میرا بھائی اکثر پریشان رہتا تھا۔ اسے اپنی بیوی کی صحت کے بارے میں بڑی تشویش تھی۔ میں خود مشرقی ممالک کی سیاحت سے حال ہی میں واپس آیا ہوں اور جب میں نے اپنے بھائی کو دیکھا کہ وہ سوکھ کر کانٹا ہو رہا ہے تو مجھے دلی صدمہ پہنچا۔''

پوئرو نے اچانک ایک عجیب سوال کیا۔
''فرض کیجئے مسٹر کلارک' اگر آپ کے بھائی اس حالت میں کسی پہاڑی ٹیلے کے نیچے مردہ پائے جاتے کہ ان کی کنپٹی میں گولی لگی ہوتی اور پاس ہی ریوالور پڑا ہوتا تو آپ کا پہلا خیال کیا ہوتا؟''
''نہایت صفائی سے عرض کروں گا کہ میں فوراً یہ نتیجہ اخذ کرتا کہ بھائی نے خودکشی کی ہے۔''
''خوب۔خوب۔'' پوئرو کے منہ سے عجیب لہجے میں یہ الفاظ نکلے۔
''اس کا کیا مطلب ہوا؟'' مسٹر کلارک نے حیرت سے بھنویں تان کر پوچھا۔
''اوہ........ کچھ نہیں۔ ایک حقیقت جو اپنے آپ کو دہراتی ہے۔کوئی خاص بات نہیں۔''
''بہرحال یہ........ یہ واردات خودکشی کی نہیں ہے۔'' انسپکٹر کرام نے مداخلت کی........ ''اچھا مسٹر کلارک' یہ بتایئے کہ آپ کے بھائی روزانہ شام کا کھانا کھانے کے بعد سیر کے لئے جایا کرتے تھے؟''
''جی ہاں........ وہ ہمیشہ جایا کرتے تھے؟''
''ہر شب کو؟''
''اگر بارش ہو رہی ہو تو پھر نہ جاتے تھے۔ ورنہ جاتے ہر شب تھے۔''
''اور گھر کا ہر فرد ان کی اس عادت سے بخوبی واقف تھا؟''
''بے شک۔''
''اور باہر؟''
''میں نہیں سمجھا کہ ''باہر'' سے آپ کا کیا مطلب ہے۔ بہرحال مجھے علم نہیں کہ مالی بھی ان کی عادت سے واقف تھا یا نہیں۔''
''اور گاؤں میں؟''

"گاؤں میں؟....... ارے صاحب اسے گاؤں آپ کس قاعدے سے کہتے ہیں- سوائے چند مکانوں اور ایک ڈاک خانے کے اور رکھا ہی کیا ہے- کوئی دکان بھی نہیں........"

"ہوں ہوں-" انسپکٹر کرام نے گویا سمجھتے ہوئے کہا- "بہر حال اس جگہ کسی اجنبی کو آسانی سے پہچانا جا سکتا ہے؟"

"اس کے برعکس میں تو یہ کہوں گا کہ قطعی نہیں........" فرینکلن کلارک نے کہا- "یہ ماہِ اگست ہے اور تعطیلات میں ہزار ہا افراد سیر و تفریح کی غرض سے یہاں آتے جاتے رہتے ہیں- روزانہ ہی کاروں' بسوں' ریلوں کے ذریعے اور پیدل سفر کرنے والے افراد یہاں آ رہے ہیں- بلاشبہ یہ مقام پکنک اور تفریحی مقاصد کے لئے بہت مناسب ہے-"

"گویا آپ کی رائے یہ ہے کہ اس موسم میں یہاں کسی اجنبی شخص کی موجودگی پر غور نہیں کیا جا سکتا؟"

"یہی بات ہے-"

"بہر حال میرا اندازہ یہ ہے کہ قاتل یہاں آیا اور کسی ذریعے سے اسے آپ کے بھائی کی عادت کا علم ہو گیا کہ وہ رات کے کھانے کے بعد چہل قدمی کے لئے سمندر کے کنارے جایا کرتے ہیں اور اس نے موقع پا کر ان کا کام تمام کر دیا....... اچھا یہ بتایئے کہ کل کوئی اجنبی شخص سر مائیکل کلارک سے ملنے تو نہیں آیا تھا؟"

"جہاں تک مجھے علم ہے کوئی نہیں آیا....... لیکن ٹھہریئے میں خانساماں سے پوچھتا ہوں........"

اس نے گھنٹی بجا کر خانساماں کو بلایا اور یہی سوال کیا-

"نہیں جناب' کل کوئی آدمی سر مائیکل سے ملاقات کے لئے گھر میں نہیں آیا- اور نہ میں نے کسی آدمی کو گھر کے آس پاس مشتبہ حالت میں گھومتے دیکھا- میں گھر کی نوکرانیوں سے بھی پوچھ چکا ہوں- ان کا بیان بھی یہی ہے-"

خانساماں جواب دے کر ایک منٹ تک خاموش رہا پھر اس نے پوچھا۔
''فرمایئے جناب کچھ اور پوچھنا چاہتے ہیں؟''
''نہیں........ تم جا سکتے ہو۔''
خانساماں کے جاتے ہی ایک نوجوان خاتون کمرے میں داخل ہوئی۔ اس کے کمرے میں داخل ہوتے ہی فرینکلن کلارک اپنی نشست سے اٹھ کھڑا ہوا۔ اس نے تعارف کرایا کہ یہ اس کے آنجہانی بھائی کی سیکرٹری مس گرے ہیں۔ اس کی عمر زیادہ نہ تھی۔ غالباً 27 یا 28 برس کی ہوگی اور وہ خاصی ہوشیار اور چاق و چوبند دکھائی دیتی تھی۔
کرسی پر بیٹھنے کے بعد اس نے پوچھا۔
''کیا میں آپ کی اس معاملے میں کچھ مدد کر سکتی ہوں؟''
''کیا آپ ہی سر مائیکل کی طرف سے خط و کتابت کا کام سرانجام دیتی تھیں؟''
''جی ہاں۔ خطوں کے جوابات اور تحریر کا سب کام میرے سپرد تھا۔''
''کیا انہیں کبھی ایسا خط یا خطوط تو نہیں ملے جن کے لکھنے والے کا نام اے' بی' سی ہو۔''
''اے' بی' سی؟'' مس گرے نے نفی میں گردن ہلائی۔ ''مجھے یقین ہے کہ ایسا کوئی خط کبھی موصول نہیں ہوا۔''
''کیا سر مائیکل نے حال ہی میں کبھی اس بات کا ذکر تو نہیں کیا کہ شام کے وقت انہوں نے گھر کے قریب کسی اجنبی شخص کو دیکھا ہے؟''
''جی نہیں۔ انہوں نے اس نوعیت کی کبھی کوئی بات نہیں کہی۔''
''اور نہ خود آپ نے ہی کسی اجنبی آدمی کو مکان کے پاس مشتبہ انداز میں گھومتے پایا؟''
''جی نہیں۔ مشتبہ انداز میں تو نہیں دیکھا' البتہ اجنبی چہرے بے شمار دیکھنے میں آئے ہیں جو اس موسم میں سیر و تفریح کے لئے باہر سے آتے رہے ہیں۔''

پوئرو نے پرخیال انداز میں اپنے وزنی سر کو جنبش دی لیکن زبان سے کچھ نہ کہا۔ پھر انسپکٹر کرام کی درخواست پر فرینکلن کلارک کی راہنمائی میں ہم سب اس مقام تک گئے جہاں سر مائیکل کلارک کو ہلاک کیا گیا تھا۔ مس گرے ہمارے ہمراہ تھیں۔ راستے میں ہم اور وہ دونوں ذرا پیچھے رہ گئے تو میں نے کہا۔

''مس گرے' اس حادثے سے تو آپ کو نہایت شدید صدمہ پہنچا ہوگا؟''

''جی ہاں........ اول تو مجھے یقین ہی نہ آتا تھا کہ ایسا دردناک حادثہ وقوع پذیر ہو سکتا ہے۔ گزشتہ رات جب پولیس والوں نے فون کیا ہے تو میں شب باشی کے لئے بستر پر جا چکی تھی۔ میں نے نچلی منزل میں کسی کو زور زور سے بولتے سنا۔ میں اٹھ کر نیچے گئی اور پوچھا کہ معاملہ کیا ہے تو پتہ چلا کہ خانساماں ڈیویرل اور مسٹر فرینکلن کلارک لالٹین لے کر باہر جانے کی تیاریاں کر رہے ہیں۔''

''سر مائیکل کلارک عموماً کس وقت گھر واپس آ جاتے تھے؟''

''پونے دس بجے تک........ وہ دروازے میں لگی ہوئی چھوٹی کھڑکی کے راستے اندر آیا کرتے اور اکثر وہ آتے ہی سونے کے لئے چلے جاتے تھے اور کبھی کبھی گیلری کی جانب جہاں ان کے جمع شدہ نوادرات سجے ہوئے ہیں۔''

''ان کی بیوی کو بھی اس حادثے سے بڑا رنج پہنچا ہوگا؟''

''اوہ........ لیڈی کلارک تو بہت بیمار ہیں........ اور اکثر اوقات ان کو مارفیا کے ذریعے بے ہوش ہی رکھا جاتا ہے۔ میرا خیال تو یہ ہے کہ ان کو پتہ ہی نہ چل سکا ہوگا کہ گھر میں کیا قیامت گزر چکی ہے۔''

اس طرح کی باتیں کرتے ہوئے آخر کار ہم سب اس مقام پر پہنچ گئے جہاں مائیکل کلارک کی لاش پائی گئی تھی۔ بلاشبہ مناظر فطرت کے اعتبار سے یہ جگہ بہت مناسب تھی اور اس کی یہی خوب صورتی انگلستان کے دور افتادہ شہروں اور دیہاتوں میں رہنے والے افراد کو اپنی جانب کھینچتی تھی۔ جس جگہ سر مائیکل کلارک کی لاش ملی تھی وہاں درختوں کا

ایک جھنڈ تھا جس میں کسی شخص کا چھپ جانا بڑا آسان کام تھا۔ انسپکٹر کرام نے موقع واردات کو ایک نظر دیکھتے ہی کہا۔

''ٹھیک' ٹھیک........ قاتل ضرور یہاں پہلے سے چھپ گیا ہوگا اور جب آپ کے بھائی یہاں پہنچے تو قاتل نے پیچھے سے ان کے سر پر کوئی وزنی شے دے ماری۔''

انسپکٹر کے ان الفاظ سے مس گرے نے ایک جھرجھری لی اور اس کے چہرے کا رنگ دفعتاً خوف سے پیلا پڑ گیا۔ فرینکلن کلارک نے اس کی جانب دیکھا اور بولا۔

''صبر کرو تھورا' صبر کرو۔ بلاشبہ یہ حادثہ نہایت سنگین تھا' لیکن اس طرح ڈر کر کانپنے سے کیا فائدہ ہے۔''

تھورا گرے........ میں نے اپنے دل میں سوچا۔ یہی نام لڑکی کے لئے مناسب ترین تھا۔ ہم یہاں سے پھر بنگلے پر واپس آ گئے۔ لاش کی تصاویر اتارنے کے بعد اسے بھی وارثوں کے سپرد کر دیا گیا تھا۔ جب ہم سیڑھیوں پر چڑھ رہے تھے تو ایک کمرے میں سیاہ رنگ کا بیگ پکڑے ہوئے ڈاکٹر صاحب برآمد ہوئے۔

''کہئے ڈاکٹر صاحب' آپ ہمیں کچھ بتائیں گے؟'' مسٹر کلارک نے دریافت کیا۔

ڈاکٹر نے نفی میں اپنا سر ہلایا۔ ''کیس تو بالکل سادہ نوعیت کا ہے۔ سر کلارک کی موت تشدد کے ذریعے واقع ہوئی ہے۔'' اتنا کہہ کر ڈاکٹر آگے بڑھ گیا۔ ''میں ذرا لیڈی کلارک کو دیکھ آؤں۔''

راہداری کے پرلے سرے کے ایک کمرے سے نرس نکلی اور ڈاکٹر اس کے ساتھ ہی کمرے میں چلا گیا اور ہم سب اس کمرے میں گھس گئے جہاں سے ڈاکٹر پہلی بار برآمد ہوا تھا۔ پھر میں جلد ہی نکل آیا۔ تھورا گرے ابھی تک زینے کے سرے پر کھڑی تھی۔ اس کے چہرے پر خوف و دہشت کی عجیب سی علامات چھائی ہوئی تھیں۔

''مس گرے........'' میں نے کہا۔ ''آپ کیا سوچ رہی ہیں؟''

اس نے چونک کر میری جانب دیکھا۔

''میں........ میں ڈی (D) کے بارے سوچ رہی تھی۔'' وہ آہستہ سے بولی۔

''ڈی (D) کے بارے میں؟'' میں قطعی احمقانہ انداز سے اس کی جانب تکنے لگا۔

''ہاں........ اس سے اگلا قتل........ اسے روکنے کے لئے کچھ نہ کچھ ضرور کیا جانا چاہیئے۔''

اتنے میں فرینکلن کلارک کمرے سے باہر نکلا۔ اس نے شاید مس گرے کے الفاظ سن لئے تھے، وہ فوراً کہنے لگا۔

''کیا کہا تم نے تھورا؟ کیا روکا جائے؟''

''یہی بھیانک وارداتیں........ قتل۔''

''ہاں........ '' اس کا جبڑا سختی سے بھنچ گیا۔ ''میں اس سلسلے میں مسٹر پوئرو سے کسی وقت بات کروں گا........ یہ انسپکٹر کرام کس قابلیت کا آدمی ہے؟''

میں نے جواب دیا: ''انسپکٹر کرام کے بارے میں عام خیال یہ ہے کہ وہ بہت ذہین اور تجربہ کار آفیسر ہے'' لیکن میرے اس جواب سے شاید اس کی تسلی نہ ہوئی۔

''میرے نزدیک تو اس کا رویہ انتہائی ناپسندیدہ ہے۔'' کلارک کہنے لگا۔ ''باتیں سنو تو یوں محسوس ہو جیسے وہ سب کچھ جانتا ہے، لیکن اصلیت کچھ نہیں........ جہاں تک میں سمجھ سکا ہوں اسے کچھ پتہ ہی نہیں ہے........'' پھر وہ تھوڑی دیر تک خاموش رہنے کے بعد بولا۔

''میری رائے میں تو مسٹر پوئرو ہی اس کام کے لئے موزوں ترین شخص ہیں۔ بہرحال میں نے ایک پلان بنایا ہے، مگر اس بارے میں آئندہ کسی وقت بات کروں گا۔'' پھر وہ راہداری میں چلتا ہوا اس کمرے کی جانب گیا جس میں ڈاکٹر نرس کے ہمراہ داخل ہوا تھا........ دروازے پر اس نے دستک دی۔ میں نے ایک لحظہ کے لئے تامل کیا۔ مس گرے عین اپنی نظروں کے سامنے کوئی غیر مرئی شے گھور رہی تھی۔

''مس گرے، آپ کیا سوچ رہی ہیں؟''

اس نے اپنی نگاہیں میرے چہرے پر مرکوز کیں۔ ''میں سوچ رہی ہوں کہ وہ اب کہاں ہوگا...... میرا مطلب ہے قاتل...... واردات کو گزرے ہوئے ابھی 12 گھنٹے بھی پورے نہیں ہوئے...... آہ...... کیا دنیا میں اب ایسا کوئی ولی موجود نہیں جو اسے دیکھ سکے کہ اب وہ کہاں ہے اور کیا کر رہا ہے۔''

''پولیس بہرحال اسے تلاش کر......'' میں نے کہنا شروع کیا۔ لیکن یہ الفاظ نوکِ زبان پر آنے سے رک گئے۔ تھورا گرے تن کر کھڑی ہوگئی اور بولی......

''ہاں...... بے شک پولیس اسے تلاش کر رہی ہے۔'' پھر وہ پلٹی اور نیچے اترنے لگی۔ میں چند منٹ تک وہیں کھڑا رہا۔ اس کے منہ سے نکلے ہوئے الفاظ بار بار میرے دماغ میں گھوم رہے تھے۔

اے، بی، سی......

اب وہ کہاں ہوگا......؟

○

الیگزنڈر بونا پارٹ کسٹ (Alexander Bonapart Cust) دوسرے تماشائیوں کے ہمراہ ٹارکوائے کے سینما ہال سے باہر نکلا۔ جہاں وہ ایک جذباتی فلم ناٹ اے سپارو (Not A Sparrow) دیکھ رہا تھا۔ ہال سے باہر نکلتے ہی سورج کی چمکیلی دھوپ میں اس کی آنکھیں یکدم چندھیا گئیں۔ اس نے کھوئے ہوئے احمقانہ انداز میں چاروں طرف دیکھا جیسا کہ اس کی عادت تھی۔ پھر وہ آپ ہی آپ منہ میں کچھ بڑبڑایا۔ ایک اخبار فروش چھوکرا اس کے قریب سے چلاتا ہوا گزرا۔

''جنونی قاتل کی چرسٹن میں ایک اور خوف ناک واردات۔''

مسٹر کسٹ نے جلدی سے اپنے بوسیدہ اوور کوٹ کی جیبوں کو ٹٹول کر ایک سکہ نکالا اور اخبار خریدا۔ اس نے فوراً ہی اخبار نہیں کھولا۔ پرنس گارڈن میں داخل ہو کر وہ ایک محفوظ سی جگہ پر پہنچا اور بینچ پر بیٹھ کر اخبار کھولا۔ موٹی موٹی سرخیوں میں یہ عبارت درج تھی۔

سر مائیکل کلارک قتل کردیئے گئے

چرسٹن کے مقام پر دہشت ناک واردات

ایک جنونی قاتل کا بہیمانہ قتل

ابھی ایک مہینہ گزرا ہے کہ انگلستان میں قتل کی ہولناک وارداتیں شروع ہوئی ہیں- اس کی ابتداء بیکس ہل میں ایک نوجوان لڑکی برنارڈ ایلزبتھ کے قتل سے ہوئی- قارئین کو یاد ہوگا کہ لاش کے نیچے ایک اے' بی' سی ریلوے گائیڈ پائی گئی تھی اور اب سر مائیکل کلارک کی لاش کے نیچے سے بھی ایک اے' بی' سی ریلوے گائیڈ دست یاب ہوئی ہے- پولیس کو یقین ہے کہ دونوں وارداتیں ایک ہی فرد کے ہاتھوں انجام کو پہنچی ہیں- کیا یہ ممکن ہے کہ ایک جنونی قاتل انگلستان کے سمندری ساحلوں پر واقع دیہاتوں میں اپنی ظالمانہ سرگرمیاں جاری رکھے ہوئے ہے؟

کسٹ کو علم ہی نہ تھا کہ اس بینچ پر کونے میں ایک اور نوجوان بیٹھا ہے- جب اس نوجوان نے اخبار میں یہ خبر دیکھی تو بولا-

''اوہ........ نہایت ظالمانہ فعل........ کیوں جناب؟''

کسٹ ایک دم اچھل پڑا........ ''اوہ........ بہت ہی ظالمانہ........ بہت-''

نوجوان نے محسوس کیا کہ اس کے برابر بیٹھے ہوئے شخص کے ہاتھ کانپ رہے ہیں اور اس نے بمشکل اخبار تھام رکھا ہے-

''ارے صاحب' آپ ان پاگلوں سے شاید واقف نہیں-'' باتونی نوجوان نے کہنا شروع کیا- ''عام طور پر یہ لوگ کوئی خصوصیت نہیں رکھتے- بس میری یا آپ کی طرح ہوتے ہیں........''

''بے شک- بے شک' اسی طرح کے ہوتے ہیں-'' مسٹر کسٹ نے جواب دیا-

''اور ایسے لوگ جنگ کے سبب پاگل ہو جایا کرتے ہیں-'' نوجوان بولا- ''میں اسی لئے فوج میں بھرتی نہیں ہوا-''

اچانک مسٹر کسٹ قہقہے لگانے لگا اور نوجوان سہم کر چپ ہو گیا- اس نے سوچا یہ شخص بھی جنونی ہے........ پھر وہ بولا:

''معاف فرمایئے صاحب! میں سمجھا شاید آپ بھی جنگ میں شریک ہو چکے ہیں-''

''ہاں ہاں میں بھی تھا-'' مسٹر کسٹ نے کہا- ''لیکن جنگ نے مجھے بڑا نقصان پہنچایا- میرا سر اس سے ٹھیک نہیں ہوا- اس میں درد ہوتا ہے' شدید درد........''

''مجھے نہایت افسوس ہے-'' نوجوان نے ڈر کر کہا-

''اور بعض اوقات تو مجھے معلوم ہی نہیں ہوتا کہ میں کیا کر رہا ہوں-'' مسٹر کسٹ نے مزید کہا-

''واقعی؟'' نوجوان نے خوف زدہ ہو کر کہا- ''اچھا اب مجھے چلنا چاہئے-'' پھر وہ جلدی سے اٹھا اور ایک طرف چلا گیا-

مسٹر کسٹ اخبار لئے وہیں بیٹھا رہا اور پڑھتا رہا- لوگ اس کے قریب ہی سے گزرتے رہے اور ان کی زبانوں پر قتل اور قاتل ہی کی باتیں جاری تھیں- کوئی کچھ کہتا تھا' کوئی کچھ........ جتنے منہ' اتنی باتیں........ مسٹر کسٹ نے اخبار پڑھ کر اسے تہہ کیا اور وہیں رکھ دیا پھر وہ اٹھا اور سیدھا چلتا ہوا قصبے کی جانب روانہ ہو گیا........ راستے میں خوب صورت لڑکیاں' فیشن ایبل لباس پہنے نوجوان دوستوں کے ساتھ خوش گپیاں کرتی جا رہی تھیں' لیکن کسی ایک نے بھی ایک لمحہ کے لئے مسٹر کسٹ کی جانب نگاہ نہ ڈالی........ وہ ایک چھوٹے سے قہوہ خانے میں پہنچا اور میز پر بیٹھ کر بیرے کو چائے اور کریم لانے کا آرڈر دینے لگا-

❋ ❋ ❋

دو خط

سر مائیکل کلارک کے ساتھ ہی اے' بی' سی کا قصہ اخباروں کے لئے وقف ہو کر رہ گیا۔ صفحے کے صفحے اسی سے متعلق پر ہوتے تھے۔ روزانہ نئے ''سراغوں'' کا اعلان کیا جاتا تھا اور قاتل کی گرفتاری کی باوثوق پیش گوئیاں کی جاتی تھیں۔ مقام واردات اور مقتول کے رشتے داروں کی تقریریں' انٹرویو اور سوانح عمریاں دھڑا دھڑ چھپ رہی تھیں؟ حتیٰ کہ پارلیمنٹ تک یہ بات جا پہنچی اور وہاں حزب مخالف کے ارکان نے اس موضوع پر حکومت سے سوالات بھی کیے۔

سکاٹ لینڈ یارڈ کا ایمان یہ تھا کہ ان وارداتوں کو جتنی شہرت دی جائے گی اتنی ہی جلد قاتل کو پکڑنے میں آسانی رہے گی۔ دوسری جانب بیچارے پوئرو کی جان عجب ضیق میں تھی۔ اے' بی' سی کے خطوط اسی کو ملے تھے۔ لہٰذا عام طور پر اسے گالیوں کا ہدف بنایا جا رہا تھا کہ وہ کیوں نہیں قاتل کو پکڑواتا........ اخباروں میں فرضی طور پر اس کے انٹرویو شائع ہوتے مثلاً:

مسٹر پوئرو صورت حال کا نہایت سنجیدگی سے مطالعہ کر رہے ہیں۔

مسٹر پوئرو کامیابی کی راہ پر۔

کپتان ہاسٹنگ نے جو مسٹر پوئرو کے گہرے دوست ہیں' ہمارے خاص نامہ نگار کو بتایا کہ........

غرض اس طرح کی ہزار باتیں........ حالانکہ نہ میں نے کسی اخباری نمائندے کو کبھی انٹرویو دیا اور نہ تصویر۔

پولیس اپنی طرف سے قاتلوں کا سراغ پانے کی سر توڑ کوششوں میں مصروف تھی۔ ہوٹلوں، بورڈنگ ہاؤسوں، کتب خانوں، پارکوں میں پوچھ گچھ جاری تھی۔ حتیٰ کہ ٹیکسی کاروں، بسوں، ٹراموں کے اڈے، ریلوے اسٹیشنوں، ہوائی اڈوں، بندرگاہوں اور بک اسٹالوں پر خفیہ پولیس کے سپاہی تعینات کر دیئے گئے۔ جس شخص پر ذرا بھی شبہ ہوا اسے دھر لیا گیا...... لیکن نتیجہ صفر تھا...... پولیس تو اپنی کارروائی میں مصروف تھی اور ادھر پوئرو اطمینان سے اپنے کمرے میں پڑا رہتا۔ اور اسی بات پر میں اکثر اس سے بحث کیا کرتا کہ اس طرح گھر میں پڑے رہنے سے کیا فائدہ ہے۔ وہ جواب دیتا۔

''میرے دوست، تم آخر چاہتے کیا ہو؟ میں کیا کروں؟ تم چاہتے ہو کہ میں بھی پولیس والوں کی طرح ادھر ادھر بھاگتا پھروں۔ پولیس یہ کام مجھ سے بہتر طور پر کر سکتی ہے، لیکن تم یہ چاہتے ہو کہ میں کتے کی طرح مارا مارا پھرتا رہوں۔''

''لیکن گھر بیٹھنے سے فائدہ؟'' میں جھنجلا کر پوچھتا۔

''میرے پیارے دوست، میری اصل قوت میرے دماغ میں ہے، میرے پیروں میں نہیں...... اس تمام وقت میں جب کہ میں تمہیں آرام سے بیٹھا دکھائی دیتا ہوں میں اپنے دماغ کو ذرا بہلا رہا ہوں۔''

''کیا یہ دماغ بہلانے کا وقت ہے؟'' میں چلا اٹھا۔

''ہاں۔ ہاں...... کئی ہزار بار ہاں۔''

''لیکن اس سے کیا فائدہ؟ گذشتہ تینوں وارداتوں کے بارے میں تمہیں سب حقائق معلوم ہیں پھر تم کیوں نہیں ان پر غور کرتے؟''

''آہ...... میں ان حقائق پر غور نہیں کر رہا بلکہ قاتل کے ذہن کا مطالعہ کر رہا ہوں۔''

''ایک پاگل کا ذہن۔''

''صحیح ہے اور جب مجھے یہ علم ہو جائے کہ قاتل کس قسم کی شخصیت ہے تب میں یہ

بآسانی پتہ چلا لوں گا کہ وہ کون ہے اور بلاشبہ ہر واردات کے بعد مجھے قاتل کے بارے میں پہلے سے زیادہ معلومات حاصل ہوئی ہیں۔ انڈوور کی پہلی واردات کے بعد ہمیں قاتل کے بارے میں کچھ بھی علم نہ تھا........ بیکس ہل کی واردات کے بعد تھوڑا سا علم ہوا۔ چرسٹن کی واردات کے بعد اس میں مزید اضافہ ہوا اور اب آئندہ جرم کے بعد۔"

"پوئرو........" میں خوف سے چیخ اٹھا۔

اس نے چونک کر میری طرف دیکھا اور بولا۔

"ہاں........ میرے دوست' یہ یقینی بات ہے کہ ایک واردات اور ہوگی۔ اب تک تو قاتل کی قسمت کام کرتی رہی ہے' اب ہماری قسمت کام کرے گی۔"

ایک دو منٹ چپ رہنے کے بعد وہ کہنے لگا:

"بہر حال میں نے ایک خاص منصوبہ سوچا ہے۔ ممکن ہے وہ تمہیں عجیب معلوم ہو' لیکن اگر یہ کامیاب رہا تو........"

"وہ کیا؟" میں نے اشتیاق سے پوچھا۔

"مقتولوں کے رشتہ داروں' نوکروں اور دوستوں سے وہ تمام باتیں دریافت کرنا جن سے مقتول کی موت پر روشنی پڑتی ہو۔"

"تو تمہارا خیال ہے کہ مقتولین کے رشتہ دار بعض باتیں چھپا رہے ہیں؟" میں نے حیرت سے پوچھا۔

"آہ........ ہرگز نہیں۔ وہ جان بوجھ کر ایسا نہیں کر رہے........" پوئرو نے جلدی سے بات واضح کی۔ "اس بات کو مثال کے طور پر سمجھو کہ میں تم سے کہتا ہوں۔ گذشتہ روز تمہارا کیسا گزرا' سب حال مفصل بیان کرو' تو تم اس کا یوں جواب دو گے' میں صبح نو بجے اٹھا........ ساڑھے نو بجے ناشتہ کیا........ ناشتے میں میں نے کافی پی اور انڈے کھائے۔ پھر میں کلب گیا' وغیرہ وغیرہ۔ لیکن تم ان باتوں میں یہ باتیں شاید شامل نہ کرو کہ شیو کرتے وقت میں نے اپنا رخسار کاٹ لیا........ میں نے کافی میز پوش پر بھی

گرائی۔ غسل گرم پانی سے کیا' اپنے ہیٹ کو برش سے صاف کیا اور پھر پہنا وغیرہ وغیرہ۔ یہ باتیں تم یوں نہیں بتاؤ گے کہ تمہاری نظر میں یہ معمولی اور غیر اہم باتیں ہیں' لیکن کیا ممکن نہیں کہ میری نظر میں یہ معمولی باتیں بہت اہم ہوں؟ چنانچہ ہر شخص لا شعوری طور پر تمام باتیں نہیں بتایا کرتا۔ یہ تو پوچھنے والے کا فرض ہے کہ وہ اس سے تمام باتیں اگلوا لے........"

"یہ کس طرح اگلوائی جا سکتی ہیں؟"

"نہایت آسانی سے........ جیسا کہ میں نے کہا' گفتگو کے ذریعے' بحث مباحثہ کر کے' کسی خاص حادثے' خاص شخص' خاص دن اور خاص مقام کے بارے میں بار بار سوالات کرو۔ تفصیلات نکلتی چلی آئیں گی اور انہی میں سے مطلب کی بات معلوم ہو سکتی ہے۔ خیر چھوڑو اس قصے کو' لو یہ خط پڑھو۔"

اس نے میری جانب ایک لمبا سا کاغذ بڑھایا جس پر موٹے اور بھدے خط میں یہ مضمون تحریر تھا۔

جناب من تسلیم

معاف فرمایئے گا' میں نے یہ خط لکھ کر آپ کو زحمت ہی دی ہے۔ میری بد نصیب خالہ کے قتل کے بعد اسی طرح قتل کی دو اور وارداتیں ہو چکی ہیں اور میں انہی کے بارے میں ہر وقت سوچتی رہتی ہوں۔ مجھے تو یوں محسوس ہوتا ہے کہ ہم سب ایک ہی کشتی میں سوار ہیں۔ میں نے گزشتہ روز اس نوجوان خاتون کی تصویر اخبار میں دیکھی جس کی چھوٹی بہن بیکس ہل میں قتل ہوئی ہے۔ پھر میں نے اس خاتون کو خط لکھا کہ میں لندن آنا چاہتی ہوں۔ آیا وہ یا اس کی والدہ مجھے اپنے ہاں رکھنا پسند کریں گی۔ میں معمولی اجرت پر ہی کام کرنا پسند کروں گی۔ میں سمجھتی ہوں کہ وہ لوگ بھی میری طرح ہی مصیبت زدہ ہیں اور ممکن ہے ہم سب مل کر اس ظالم قاتل کو پکڑنے میں کامیاب ہو

سکیں جس نے یہ حرکتیں کی ہیں اور ممکن ہے کہ آپس میں گفتگو کے بعد کوئی نیا سراغ حاصل ہو۔

میرے خط کا جواب اس خاتون نے نہایت اچھے طریق پر دیا ہے' لیکن وہ لندن کے ایک ہوسٹل میں رہتی ہے' لیکن اس نے یہ رائے ظاہر کی ہے کہ میں آپ کو خط لکھوں اور اس کا کہنا ہے کہ وہ خود بھی میرے خیالات سے متفق ہے اور انہی خطوط پر کارروائی کرنا چاہتی ہے۔ پس اسی لئے جناب میں نے آپ کو خط لکھنا ضروری سمجھا ہے کہ میں لندن آ رہی ہوں اور یہ میرا پتہ ہے۔ امید تو ہے کہ میں آپ کو مزید زحمت نہ دوں گی........

خادمہ

........میری ڈوور

''میری ڈوور نہایت سمجھدار لڑکی ہے۔'' پوئرو نے کہا۔ پھر اس نے اپنی میز پر سے ایک دوسرا خط مجھے دیتے ہوئے کہا۔

''لو یہ پڑھو۔''

یہ خط محض ایک سطر پر مشتمل تھا جو فرینکلن کلارک کی جانب سے آیا تھا اور اس میں لکھا تھا کہ وہ لندن آ رہا ہے اور اگر مسٹر پوئرو کو زحمت نہ ہو تو اگلے روز وہ ملاقات کے لئے آئے گا۔

''میرے دوست ہاسٹنگ تم قطعاً مایوس نہ ہو۔'' پوئرو بولا۔ ''میری کارروائی تو اب شروع ہو رہی ہے۔''

اور میں حیرت سے اس کا منہ تکتا رہ گیا۔

* * *

پوئرو تقریر کرتا ہے

اگلے روز دوپہر تین بجے کے قریب فرینکلن کلارک پوئرو سے ملنے کے لئے آیا اور رسمی گفتگو کے بغیر ہی براہِ راست اپنے مطلب پر آ گیا۔

''مسٹر پوئرو!'' اس نے کہا۔ ''میں مطمئن نہیں ہوں۔''

''کیا واقعی؟'' پوئرو نے مصنوعی حیرت سے پوچھا۔

''بلاشبہ مجھے انسپکٹر کرام کی قابلیت اور مہارت کا اعتراف ہے' لیکن میں آپ سے صاف صاف عرض کرتا ہوں کہ یہ کیس اس کے معیار پر پورا نہیں اترتا۔ میں اس سے پیشتر آپ کے دوست ہاسٹنگ سے بھی اس قسم کی سرسری بات کر چکا ہوں کہ یہ کیس انسپکٹر کرام کے بس کی بات نہیں' لیکن چونکہ مجھے اپنے آنجہانی بھائی کی جائیداد اور کاروبار کے بعض معاملات طے کرنے تھے اس لئے آپ سے پہلے گفتگو نہ کر سکا۔ بہرحال مسٹر پوئرو' میری رائے تو یہ ہے کہ معاملے کو ہاتھ سے بے ہاتھ نہ ہونے دیا جائے......''

''یہی بات ہاسٹنگ بھی اکثر کہا کرتا ہے۔''

''جی ہاں...... اب ہمیں آئندہ واردات کے لئے تیار ہو جانا چاہئے۔''

''آہ! تو آپ کا یہ خیال ہے کہ ایک واردات اور ہو گی؟'' پوئرو نے پوچھا۔

''تو کیا آپ کا یہ خیال نہیں؟''

''یقیناً ہے۔''

''بہت خوب' تب میں چاہتا ہوں کہ ہم اپنی ایک تنظیم قائم کریں۔''

''مجھے بتائیے کہ آپ کا قطعی ارادہ کیا ہے؟''

''مسٹر پوئرڈ میں یہ تجویز پیش کرتا ہوں کہ ایک خاص پارٹی بنائی جائے جو آپ کی زیر ہدایت کام کرے اور پارٹی مقتولین کے قریبی عزیزوں اور دوستوں پر مشتمل ہو۔''

''خیال تو بہت اچھا ہے۔''

''شکر ہے کہ میری تجویز آپ کو پسند آئی۔'' فرینکلن کلارک نے کہا۔ ''میں سمجھتا ہوں کہ ہم سب پر ایک ہی مصیبت نازل ہوئی ہے اور ہم سر جوڑ کر سوچیں تو شاید کوئی کام کی بات نکل آئے۔ اس کے علاوہ جب قاتل کا اگلا چیلنج موصول ہوگا تو ہم سب موقع پر موجود ہوں گے اور ممکن ہے کہ ہم میں سے کوئی فرد کسی خاص شخص کو پہچاننے میں کامیاب ہو جائے جسے اس نے کسی گزشتہ موقع واردات پر دیکھا ہو۔ یہ سب ممکنات ہیں لیکن انہیں آزمانے میں کیا حرج ہے۔''

''میں سمجھ گیا جو آپ کہنا چاہتے ہیں اور مجھے یہ تجویز پسند بھی ہے لیکن مسٹر کلارک آپ کو یہ ذہن میں رکھنا چاہئے کہ دوسرے مقتول افراد کے رشتہ دار اور دوست آپ کی طرح مال دار نہیں...... وہ سب کے سب ملازم پیشہ افراد ہیں اور اگرچہ وہ سب مختصر رخصتوں پر آسکتے بھی ہیں لیکن........''

فرینکلن کلارک نے جلدی سے قطع کلامی کرتے ہوئے کہا۔

''میں نے یہ بات پہلے ہی سوچ لی ہے۔ بلاشبہ میری مالی حالت نہایت مستحکم ہوگئی ہے۔ آنجہانی بھائی کی تمام دولت وراثت میں مجھے ہی ملی ہے....... چنانچہ میں یہ تجویز بھی پیش کرتا ہوں کہ پارٹی کے تمام افراد کو اسی حساب سے معاوضہ دیا جائے جو وہ اپنی ملازمت میں حاصل کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ ان کے تمام اخراجات کا بھی کفیل رہوں گا۔''

''پارٹی کی تشکیل کے لئے آپ نے کن کن لوگوں کو تجویز کیا ہے؟''

''حقیقت تو یہ ہے کہ میں نے اس مسئلہ پر مس میگن برنارڈ کو خط لکھا تھا اور یہ تمام تجویز اسی کی ہے؟ چنانچہ پارٹی میں مس میگن برنارڈ' متوفیہ بیٹی برنارڈ کا منگیتر مسٹر ڈونلڈ

فریسز' انڈوور کی بوڑھی خاتون آسچر کی بھانجی میری ڈوور- میرا خیال ہے کہ متوفیہ مسز آسچر کے خاوند کو اس میں شامل کرنا مناسب نہ ہوگا- وہ ہر وقت شراب کے نشے میں دھت رہتا ہے اور ہمارے کام کا آدمی بھی نہیں........ اور میں خود........ میں نے سوچا تھا کہ مس میگن برنارڈ کے والدین کو بھی شریک کرلیا جائے لیکن انہیں اس عمر میں تکلیف دینا مناسب نہیں-"

"اور کوئی نہیں؟" پوئرو نے دریافت کیا-

"اور........ ار........؟ اور مس گرے........"

مس گرے کا نام لیتے وقت اس کے چہرے پر ہلکی سی سرخی دوڑ گئی-

"آہ........ مس گرے؟" پوئرو نے چھبتے ہوئے لہجے میں کہا اور 25 سالہ تنومند فرینکلن کلارک کا چہرہ اور سرخ ہوگیا- اور دفعتاً مجھے یوں محسوس ہوا جیسے وہ اسکول میں پڑھنے والا کوئی شرمیلا سا لڑکا ہو-

"جی ہاں' مس گرے بھی پارٹی میں شامل ہوگی........" اس نے جھینپتے ہوئے کہا- "آپ کو علم ہوگا کہ مس گرے دو سال سے زائد میرے آنجہانی بھائی کی سیکرٹری رہ چکی ہے اور وہ چرسٹن اور اردگرد علاقے میں رہنے والے ہر فرد کو بخوبی جانتی ہے- میں تو تقریباً ½1 سال ملک سے باہر رہا-"

پوئرو نے دفعتاً گفتگو کا رخ بدل کر پوچھا-

"آپ مشرق میں تھے شاید؟ غالباً چین میں تھے؟"

"جی ہاں........ بس یوں سمجھ لیجئے کہ اپنے آنجہانی بھائی کی طرف سے میں وہاں بعض اشیاء خریدنے گیا تھا-"

"تب تو آپ کا یہ سفر بڑا دلچسپ رہا ہوگا- خیر' مسٹر کلارک مجھے آپ کی یہ تجویز بے حد پسند آئی ہے اور کیسا عجیب اتفاق ہے کہ اسی سے ملتی جلتی بات میں گزشتہ روز ہی مسٹر ہاسٹنگ سے کہہ رہا تھا کہ ہمیں مقتول افراد کے رشتہ داروں سے گفتگو کی شدید

ضرورت ہے....... بار بار کی پوچھ گچھ سے بعض اوقات مفید سراغ ہاتھ لگ جاتا ہے........"

اور چند روز بعد ہی اس پارٹی کا پہلا اجلاس پوئرو کے مکان پر منعقد ہوا۔ پوئرو کی حیثیت جلسے کے صدر کی سی تھی اور سب لوگ میز کے گرد بیٹھے نیاز مندانہ نگاہوں سے اسے دیکھ رہے تھے....... مجھے تو یوں محسوس ہوتا تھا جیسے کسی بورڈ کی میٹنگ ہو رہی ہو۔ تین متضاد طبیعت اور متضاد رنگ و روپ اور متضاد لباس کی لڑکیاں یعنی تھورا گرے....... مس میگن برنارڈ اور مس میری ڈوور....... اور ان کے بالمقابل باتونی اور موٹا تازہ فرینکلن کلارک اور کم سخن دبلا پتلا ڈونلڈ فریسر خاموش بیٹھے تھے۔

پوئرو اپنی جگہ سے اٹھا۔ کھنکار کر اپنا گلا صاف کیا اور ایک مختصر سی تقریر کی۔

"معزز خواتین و قابل صد احترام حضرات! آپ کو علم ہے کہ ہم سب یہاں کس مقصد کے لئے جمع ہوئے ہیں۔ پولیس مجرم کو پکڑنے کی سر توڑ کوشش کر رہی ہے اور میں بھی اپنے طریق پر اس کوشش میں مصروف ہوں اور اسی لئے آپ کو یہاں اکٹھا کیا گیا ہے کہ آپ مرنے والوں کے قریبی عزیز ہیں اور ان کے بارے میں بہت کچھ جانتے ہیں' اور عین ممکن ہے کہ آپس کی بات چیت اور بحث مباحثہ سے ہمیں وہ فائدہ حاصل ہو جو بیرونی تحقیقات سے دستیاب نہیں ہو سکتا۔ اب تک قتل کی تین وارداتیں ہوئی ہیں۔ پہلی میں ایک عمر رسیدہ' غریب عورت' دوسری میں ایک نوجوان لڑکی اور تیسری واردات میں ایک دولت مند اور عمر رسیدہ آدمی۔ ان تین مختلف جگہوں اور مختلف حیثیتوں کے افراد کو صرف ایک چیز نے آپس میں منسلک کر دیا ہے۔ یعنی یہ حقیقت کہ ان تینوں افراد کو ایک ہی شخص نے مارا ہے۔ دوسرے الفاظ میں اس کا مطلب یہ ہے کہ یہی شخص ان تین مقامات پر مختلف اوقات میں موجود تھا اور ضروری ہے کہ بہت سے لوگوں نے اسے دیکھا ہو۔ اس شخص کے

بارے میں ایک رائے تو یہ ہے کہ وہ قطعی پاگل ہے۔ لیکن دوسری جانب اس کا رویہ اور واردات کرنے کا ڈھنگ اس نظریے کی واضح تردید کرتا ہے۔ اور یہ شخص........ اگرچہ میں اپنی گفتگو میں اسے ایک آدمی ہی کہتا رہا ہوں لیکن یاد رکھیے کہ یہ کوئی عورت بھی ہو سکتی ہے........ بہرحال یہ شخص نہایت چالاک اور اعلیٰ ذہن کا مالک ہے۔ اور اپنے پیچھے کوئی ایسی معمولی سی علامت بھی نہیں چھوڑتا۔ جس پر چل کر ہم اس تک پہنچ سکیں۔ پولیس کے پاس بعض مشکوک نشانات ضرور موجود ہیں لیکن وہ ان سے کوئی مدد نہیں لے سکتی۔

بہرحال جہاں تک میں سمجھتا ہوں بعض علامتیں ایسی ہیں جو مشتبہ نہیں ہو سکتیں۔ میں اس وقت ایک خاص نکتہ بیان کرتا ہوں۔ یہ قطعی ممکن نہیں کہ قاتل رات کو بارہ بجے بیکس ہل میں پہنچا ہوُا سے ساحل سمندر پر نہایت آسانی سے ایک نوجوان لڑکی مل گئی ہو جس کا نام بی (B) سے شروع ہو۔"

"کیا یہ تفصیل بیان کرنا ضروری ہے۔" حاضرین میں سے کسی نے درشت لہجے میں کہا۔

یہ فقرہ ڈونلڈ فریسر کے منہ سے نکلا تھا اور یوں محسوس ہوتا تھا جیسے وہ اندر ہی اندر تاؤ کھا رہا ہے۔

"میرے دوست یہ نہایت ضروری ہے۔" پوئرو نے اس سے مخاطب ہو کر کہا۔ "مجھے احساس ہے کہ اس تذکرے سے آپ کے جذبات کو ٹھیس پہنچتی ہے لیکن ہماری مجبوری کا بھی تو خیال کیجئے اور ناراض نہ ہوئیے۔ ہاں تو میں عرض کر رہا تھا کہ اے بی سی کو محض اتفاقیہ طور پر موقع نہیں ملا کہ اس نے بیکس ہل پہنچ کر بیٹی برنارڈ کو قتل کر دیا ہو بلکہ اس نے سوچ سمجھ کر پہلے سے منصوبہ تیار کر رکھا تھا اور بیٹی برنارڈ کو خاص طور پر اس بہیمانہ قتل کے لئے منتخب کیا اور پیش بندی کی اور میں کہہ سکتا ہوں کہ واردات سے پیشتر

بھی اس نے خوب اچھی طرح اپنے پروگرام پر غور کیا اور پھر مہلک قدم اٹھایا........ کیا آپ نہیں دیکھتے کہ قاتل نے جرم کے لئے کون کون سے اوقات مقرر کئے........ انڈوور کی واردات کے لئے شام ساڑھے پانچ بجے کا وقت نہایت مناسب تھا........ بیکس ہل کے لئے رات بارہ بجے کا وقت بہترین تھا- اور پھر اس نے چرسٹن میں سر مائیکل کلارک کی اس عادت کا مشاہدہ کیا کہ وہ رات کو کھانے کے بعد سمندر کے کنارے چہل قدمی کے لئے جاتے ہیں........ اور یہی وقت واردات کے لئے موزوں تھا........

کیا یہ تمام باتیں قاتل کی سمجھ بوجھ اور پہلے سے پیش بندیوں کو نمایاں نہیں کرتیں؟

میرا قیاس یہ ہے کہ آپ میں سے کوئی فرد یا یہ بھی ممکن ہے کہ آپ سب کسی نہ کسی ایسی حقیقت سے ضرور واقف ہیں- جس کے بارے میں آپ کو لاشعوری طور پر یہ احساس ہو کہ آپ اس حقیقت کو نہیں جانتے اور جلد یا بدیر آپس کی گفتگو اور سوچ بچار سے پوشیدہ حقیقت ضرور روشنی میں آئے گی........"

"محض الفاظ........" میگن برنارڈ اچانک بول اٹھی-

"ہیں؟ کیا فرمایا آپ نے؟" پوئرو نے اس سے دریافت کیا-

"آپ جو کچھ کہہ رہے ہیں یہ محض الفاظ ہی الفاظ ہیں اور ان کا مطلب کچھ نہیں-" میگن برنارڈ نے تلخ لہجے میں کہا-

"آہ........ یا تو آپ کو علم نہیں کہ الفاظ ہی خیالات و نظریات کا ظاہری لباس ہوتے ہیں-" پوئرو نے فلسفیانہ انداز میں جواب دیا-

"خیر میں خوب سمجھتی ہوں کہ جو کچھ مسٹر پوئرو نے فرمایا ہے' سب سچ ہے-" میری ڈوور بولی........-

"محترم خواتین! مباحثے میں نہ پڑیے اور مطلب کی بات کہیے جس کے لئے ہم یہاں جمع ہوئے ہیں-" فرینکلن کہنے لگا-

''فرمایئے مسٹر فریسر آپ کی کیا رائے ہے؟''

''مسٹر پوئرو نے جو کچھ کہا ہے بلاشبہ اس کی صحت میں مجھے تو شبہ معلوم ہوتا ہے۔''

''تھورا تم کیا کہتی ہو؟'' کلارک نے مس گرے سے پوچھا۔

''میرا خیال تو یہ ہے کہ کسی بھی موضوع پر تفصیلی بات چیت کرنا ہمیشہ فائدہ مند ثابت ہوتا ہے۔''

''آپ سب اپنے اپنے ذہنوں پر زور دیجئے اور وارداتوں سے پیشتر جو حالات گذرے ہیں وہ یاد کیجئے۔ پہلے آپ بتایئے مسٹر کلارک؟''

''جس روز میرا بھائی ہلاک کیا گیا ہے' اسی روز میں صبح سویرے کشتی کو لے کر سمندر میں گیا تھا' آٹھ مچھلیاں پکڑیں' گھر پر آ کر لنچ کھایا۔ پھر میں سو گیا...... سہ پہر کی چائے پی' چند خطوط لکھے اور ڈاک میں دیر ہونے کے باعث یہ خطوط پوسٹ کرنے کے لئے میں پیگ ٹن گیا۔ واپس آ کر ڈنر کھایا' اور مجھے یہ کہنے میں قطعاً شرم محسوس نہ ہو گی کہ پھر میں نے بچوں کا ایک ناول پڑھا۔ یہ ناول مجھے اسکول کے زمانے میں بڑا پسند تھا...... اور پھر ٹیلیفون کی گھنٹی بجی۔''

''بس' بس' اچھا مسٹر کلارک اچھی طرح سوچ کر بتایئے کہ جب آپ سمندر کی جانب جا رہے تھے تو کیا راستے میں کسی شخص کو آپ نے دیکھا؟''

''بہت سے لوگوں کو۔''

''آپ کو ان کے بارے میں کچھ یاد ہے؟''

''اب تو کچھ یاد نہیں۔''

''ذرہ برابر بھی نہیں؟''

''ٹھہریے میں ذرا سوچ لوں...... ہاں یاد آتا ہے راستے میں ایک بہت موٹی تازی عورت ملی تھی۔ اس کے ہمراہ چند بچے بھی تھے...... دو نوجوان لڑکوں کو بھی دیکھا تھا۔ ان کے ہمراہ ایک فوکس ٹیریئر تھا۔ یہ لڑکے ساحل پر اپنے کتے کو دوڑا رہے تھے اور ہاں ایک لڑکی کنارے پر نہا رہی تھی......''

''اچھا اور دن کے وقت؟ باغ میں....... یا اس وقت جب خط پوسٹ کرنے جا رہے تھے کوئی ملا؟''

''باغ میں مالی پودوں کو پانی دے رہا تھا....... مجھے یاد ہے....... اور بعدازاں کون کون شخص مجھے نظر آیا- یہ بالکل یادنہیں-''

پوئرومس تھوراگرے کی جانب مخاطب ہوا- ''مس گرے اب آپ بتایئے-''

تھوراگرے اپنی صاف' واضح اور حقیقی آواز میں کہنے لگی....... ''اس روز صبح میں نے سر مائیکل کلارک کی جانب سے چند خطوط لکھے اور کشیدہ کاری کا کام لے کر بیٹھ گئی- مجھے یاد ہے کہ یہ دوپہر کا وقت تھا اور بس کوئی خاص بات نہیں- یہ دن بھی اور دنوں کی طرح حسب معمول روزمرہ کے کاموں میں بسر ہوا....... پھر میں وقت سے پہلے ہی سونے کے لئے بستر پر چلی گئی-''

مجھے حیرت ہوئی کہ پوئرو نے اس سے مزید سوالات نہ کیے-

''مس میگن برنارڈ! کچھ یاد ہے کہ آپ آخری بار اپنی بہن سے کب ملی تھیں؟''

''اس کی موت سے شاید کوئی دو ہفتے پہلے....... میں ہفتے اور اتوار کی رخصت پر لندن سے آئی ہوئی تھی- موسم بڑا عمدہ تھا- پھر ہم دونوں بہنیں تیراکی کی مشق کے لئے ہیسٹنگز کے ٹینک پر گئی ہوئی تھیں-''

''زیادہ تر وقت آپ نے کس موضوع پر اپنی بہن سے گفتگو کی؟''

''میں اسے زیادہ تر نصیحتیں ہی کرتی رہی-'' میگن نے جواب دیا-

''اور اس کے علاوہ؟ آپ کی بہن نے کیا باتیں کیں؟''

میگن برنارڈ کی پیشانی پر غور وفکر کی گہری شکنیں نمودار ہوئیں جیسے وہ اپنی یادداشت کو واپس لانے کی کوشش کر رہی ہو-''

''یونہی معمولی پریشانیاں....... جو اسے لاحق تھیں- اپنے کپڑوں کے بارے میں جو اس نے نئے نئے خریدے تھے- کچھ دیر ڈونلڈ کا تذکرہ کرتی رہی- اس نے یہ بھی کہا

تھا کہ کیفے میں کام کرنے والی لڑکی ہگلے اسے پسند نہیں........ پھر ہم دونوں کیفے کی مالکہ مس میرین اوراس کی عجیب وغریب عادتوں پر ہنستی رہیں........ بس اس کے علاوہ مجھے اور کچھ یاد نہیں آتا........''

''مقتولہ نے کسی ایسے شخص کا' معاف فرمایئے مسٹر فریسر........ نام تو نہیں لیا جس سے وہ ملاقات کرنے والی ہو؟''

''جی نہیں اس نے مجھے کچھ نہیں بتایا۔'' میگن نے خشک لہجے میں جواب دیا۔

پوئرو ایک بار پھر ڈونلڈ فریسر سے مخاطب ہوا۔

''مسٹر فریسر! اب میں آپ سے درخواست کروں گا کہ ذرا اپنے ذہن کو ماضی کی طرف لے جایئے........ جیسا کہ آپ نے پہلے بتایا تھا' آپ واردات کی شام کو اس کیفے کی طرف گئے تھے جہاں مقتولہ کام کرتی تھی........ اور آپ کا اولین مدعا یہ تھا کہ وہاں ٹھہر کر بیٹی برنارڈ کی نگرانی کریں کہ وہ کیفے سے نکل کر کدھر جاتی ہے........ کیا کسی خاص شخص کی آپ کے ذہن میں تصویر ابھرتی ہے جسے آپ نے اس دوران کیفے کے آس پاس دیکھا ہو........؟''

''اس وقت کیفے کے اردگرد بے شمار لوگ چل پھر رہے تھے اور مجھے ان میں سے ایک کی شکل بھی یاد نہیں۔''

''معاف فرمایئے مسٹر فریسر! کیا آپ کے ذہن میں پہلے سے یہ بات نہیں جمی ہوئی تھی کہ بیٹی برنارڈ ضرور کسی آدمی سے ملاقات کرنے والی ہے؟ اور آپ اس آدمی کی شکل دیکھنا چاہتے تھے؟''

نوجوان نے انتہائی درشت اور تلخ لہجے میں جواب دیا۔

''میں کہہ چکا ہوں کہ مجھے کسی شخص کی صورت یاد نہیں۔''

پوئرو نے ایک سرد آہ بھری اور میری ڈوور کی جانب مخاطب ہو گیا۔

''میرا خیال ہے کہ تمہاری خالہ کبھی کبھی تمہیں خط تو ضرور بھیجتی تھیں؟''

''ہاں ہاں صاحب اکثر ان کے خط میرے نام آتے تھے۔''

''ان کا آخری خط کب آیا تھا؟''

میری ڈوور ایک منٹ تک سوچتی رہی پھر بولی۔ ''خالہ کی موت سے دو روز پہلے۔''

''اس میں کیا لکھا تھا۔''

''خالہ نے لکھا تھا کہ بوڑھا شرابی انہیں پریشان کرنے کے لئے آیا تھا' لیکن انہوں نے اسے دھتکار دیا...... انہوں نے لکھا تھا کہ وہ بدھ کے روز میرا انتظار کریں گی۔ جناب' بدھ کے روز میری چھٹی ہوتی ہے نا اس لئے اور انہوں نے لکھا تھا کہ ہم دونوں فلم دیکھنے چلیں گی۔ اس روز میری سالگرہ بھی تھی جناب......''

اور یہ کہتے کہتے میری ڈوور کی سیاہ آنکھوں میں آنسو جھلکنے لگے اور وہ سسکیاں لینے لگی۔ پھر بولی۔

''معاف فرمایئے میں خواہ مخواہ رونے لگی...... اب رونے کا کیا فائدہ۔ میری پیاری خالہ دوبارہ زندہ ہونے سے تو رہیں۔''

''مجھے آپ سے دلی ہمدردی ہے۔'' فرینکلن کلارک بولا۔ ''بعض اوقات معمولی معمولی باتیں بھی گہرا زخم چھوڑ جاتی ہیں مجھے یاد ہے کہ ایک نوجوان لڑکی سڑک پر کار کے نیچے آ کر کچلی گئی تھی...... لاش کے قریب ہی ایک ڈبا پڑا تھا اور اس میں سے نئے سینڈل نکل کر سڑک پر گر گئے تھے...... وہ بیچاری کتنے شوق سے ان جوتوں کو خرید کر لائی ہوگی' لیکن اسے پہننے نصیب نہیں ہوئے۔ مجھے تو وہ حادثہ اب تک نہیں بھولا۔''

اچانک میگن برنارڈ پرجوش لہجے میں کہنے لگی۔

''خدا کی پناہ...... یہ بالکل سچ ہے...... بالکل سچ ہے...... الزبتھ کے ساتھ بھی کچھ ایسا ہی حادثہ پیش آیا تھا...... میری اماں نے اسے تحفے میں دینے کے لئے اسی روز جرابوں کا نیا جوڑا خریدا تھا...... بیچاری اماں...... آہ ان کا تو دل ہی ٹوٹ گیا...... وہ ہر وقت یہی کہہ کہہ کر روتی رہیں کہ ''میں نے بیٹی کے لئے یہ جرابیں

خریدی تھیں- ہائے- ہائے اور اس نے انہیں دیکھا تک نہیں- میں نے یہ جرابیں اسی کے لئے خریدی تھیں........"

میگن برنارڈ کی آواز کانپ رہی تھی- پھر وہ ذرا آگے جھکی اور فرینکلن کلارک کی جانب ٹکٹکی باندھ کر دیکھنے لگی-

"بھلا یہ باتیں کبھی فراموش ہو سکتی ہیں؟" فرینکلن کلارک بولا- اور ڈونلڈ فریسر نے کرسی پر بیٹھے بیٹھے جھرجھری لی اور اپنا منہ ہاتھوں سے ڈھانپ لیا- تھورا گرے نے گفتگو کا رخ بدلنے کے لئے کہا-

"ان باتوں کو فی الحال چھوڑیئے- یہ طے کیجیے کہ مستقبل میں کیا کرنا چاہیے-"

"اس سلسلے میں چند تجاویز پیش کر سکتا ہوں-"

"ٹھہریئے مسٹر پوئرو' میں ذرا اپنی نوٹ بک نکال لوں-" فرینکلن کلارک نے کہا اور جیب سے ایک ڈائری نکال کر قلم ہاتھ میں لیا اور کہا-

"اب فرمایئے مسٹر پوئرو' پہلی تجویز اے (A)؟"

"(A)........ مس ہگلے ....

"(A) .... مس ہگلے ...." فرینکلن کلارک نے نوٹ بک میں لکھتے ہوئے کہا-

"اور آپ مس میگن-" پوئرو نے اسے مخاطب کیا-" میں دو قاعدے پیش کرتا ہوں جو ہیں تو ناپسندیدہ سے........ لیکن یقیناً مفید ثابت ہوں گے- پہلا تو یہ کہ آپ اس بہانے مس ہگلے سے لڑائی مول لیں کہ وہ آپ کی بہن کو اچھا نہیں سمجھتی تھی اور پھر آپ اس سے کہیں کہ میری بہن نے تمہارے بارے میں سب کچھ بتا دیا ہے اور اگر میں غلطی نہیں کرتا تو وہ اس فقرے پر بھڑک اٹھے گی اور پھر وہ آپ کی بہن کے بارے میں اپنے دلی خیالات فوراً اگل دے گی اور اس میں سے کوئی کام کی بات برآمد ہو جائے گی........"

''اور دوسرا قاعدہ؟''

''مسٹر فریسز' کیا میں یہ رائے دوں کہ آپ مصنوعی طور پر مس ہگلے سے دلچسپی کا اظہار کریں۔''

''کیا یہ ضروری ہے؟''

''نہ نہ اتنا ضروری بھی نہیں........ لیکن میرا اندازہ ہے کہ وہ آپ میں ضرور دلچسپی لیتی ہے۔ اسے تھوڑی سی لفٹ دیجئے۔ پھر دیکھئے کیا ہوتا ہے۔''

''مسٹر پوئرو اس کام کے لئے میں مناسب رہوں گا۔'' فرینکلن کلارک نے کہا۔ ''اور مجھے ان کاموں کا تھوڑا بہت تجربہ بھی ہے۔''

''اور دنیا کے سینکڑوں دوسرے کام جو پڑے ہیں وہ کون کرے گا؟'' تھورا گرے نے تیز لہجے میں اس سے کہا اور فرینکلن کلارک شرمندہ ہو کر خاموش ہو گیا۔

''اچھا تو خواتین و حضرات' میرا خیال ہے کہ اس وقت ہم اس سے زیادہ اور کچھ نہیں کر سکتے۔'' پوئرو نے کہا۔ ''اب رہ گئیں میڈموازل گرے....... اور وہ ان کاموں کے لئے۔''

تھورا گرے نے قطع کلامی کرتے ہوئے کہا۔

''مگر مسٹر پوئرو' میں تو وہاں سے جا چکی ہوں۔''

''میں؟ میں نہیں سمجھا کہ آپ نے کیا کہا؟''

''مس گرے نے مجھ پر بڑا احسان کیا کہ چند معاملات کو درست کرنے میں میری مدد کی۔'' فرینکلن کلارک کہنے لگا۔ ''اور اب وہ لندن میں کوئی دوسری ملازمت تلاش کرنے کی متمنی ہیں۔''

پوئرو نے ان دونوں کو چبھتی ہوئی نظروں سے دیکھا اور دفعتاً ایک عجیب سا سوال کیا۔

''لیڈی کلارک کی طبیعت اب کیسی ہے؟''

''حالت تو پہلے سے خراب ہے؟'' فرینکلن کلارک نے بتایا۔ ''مسٹر پوئرو! کیا یہ نہیں ہوسکتا کہ آپ کسی روز اسے دیکھنے کے لئے آئیں۔ جب میں وہاں سے چلا تو لیڈی کلارک نے آپ سے ملنے کی خواہش کا اظہار کیا تھا۔ یوں تو وہ وقت کا زیادہ حصہ مارفیا کے زیرِ اثر ہی رہتی ہے لیکن اگر آپ انہیں دیکھنا پسند کریں تو نرس کو میں ہدایت کر دوں گا کہ وہ مارفیا دینے کا وقت تبدیل کر دے گی۔

''کیوں نہیں کیوں نہیں........ میں ضرور انہیں دیکھنے آؤں گا........ میرے خیال میں ترسوں کا دن مناسب رہے گا۔''

پھر وہ میری ڈوور کی جانب پلٹا اور کہنے لگا۔

''اور تمہارے لئے میری یہ رائے ہے کہ تم انڈوور ہی چلی جاؤ........ اور بچوں سے پوچھنے کی کوشش کرو۔''

''بچے؟'' لڑکی نے نہایت تعجب سے آنکھیں پھاڑ کر پوچھا۔ ''کس کے بچے؟''

''وہی بچے جو سڑکوں پر کھیلتے رہتے ہیں........ میں جانتا ہوں کہ بچے اجنبیوں سے بات کرتے ہوئے ڈرتے ہیں' اور اسی لئے میں نے ان بچوں سے کوئی سوال نہیں کیا' لیکن تمہیں تو وہ اچھی طرح پہچانتے ہوں گے۔ ممکن ہے انہوں نے کسی شخص کو تمہاری خالہ کی دکان میں جاتے دیکھا ہو۔''

''اور میرے اور مس گرے کے بارے میں آپ کی کیا ہدایت ہے؟'' فرینکلن نے پوچھا۔

''مسٹر پوئرو اے' بی' سی کے تیسرے خط پر کس ڈاک خانے کی مہر تھی؟'' تھورا گرے نے دفعتاً سوال کیا۔

''پٹنی کے ڈاک خانے کی۔''

''ایس' ڈبلیو 15' یہی درج تھی نا؟'' اس نے سوچتے ہوئے کہا۔

''میں حیران ہوں کہ اخبارات نے اسے صحیح کیوں کر چھاپ دیا۔'' پوئرو نے کہا۔

''اس سے ایک بات تو یہ معلوم ہوتی ہے کہ اے' بی' سی لندن کا رہنے والا ہے۔''

''ہاں........ معلوم تو یہی ہوتا ہے۔''

''بہرحال مسٹر پوئرو........ خواہ یہ پاتال ہی میں کیوں نہ رہتا ہو' اسے پکڑنا ضرور ہے........ ار........ دیکھئے میرے ذہن میں ایک تجویز اور آئی ہے- اخبارات کے ذاتی کالموں میں اس مضمون کا اشتہار دیا جائے........ اے' بی' سی فوراً متوجہ ہو- تمہارا سراغ مل گیا........ میری زبان بندی کے لئے ایک سو پونڈ مجھے دے دو........ ممکن ہے وہ اس طرح دام میں آ جائے........ ایکس' وائی' زیڈ........

''ہاں........ ہاں........ ممکن تو ہے-''

''مگر یہ طریقہ نہایت خوفناک بلکہ احمقانہ ہے-'' تھورا گرے نے تیز ہو کر کہا-

''مسٹر پوئرو' آپ کی کیا رائے ہے؟''

''بہرحال اسے آزمانے میں کوئی خطرہ نہیں- لیکن میں سمجھتا ہوں کہ اے' بی' سی جیسا چالاک مجرم اس طرح قابو میں نہیں آئے گا-'' پھر وہ فرینکلن کی طرف دیکھ کر مسکرایا اور کہنے لگا........ ''اگر آپ برا نہ مانیں تو میں یہ کہوں کہ بعض اوقات آپ بالکل بچوں کی سی باتیں کرتے ہیں-''

اس فقرے پر شرم کے مارے فرینکلن کلارک کا چہرہ سرخ ہو گیا-

''خیر........ چھوڑیئے اسے-'' اس نے اپنی نوٹ بک کو دیکھتے ہوئے کہا- ''فی الحال یہ ہمارا لائحہ عمل ہے:

''(A) مس میگن برنارڈ اور مس ہگلے-

(B) مسٹر فریسر اور مس ہگلے-

(C) انڈوور کے بچے-

(D) اخبارات میں اشتہار-

مجھے امید تو نہیں کہ اس طریق پر عمل کر کے کوئی خاص فائدہ ہو لیکن بہرحال کچھ نہ کرنے سے تو یہی بہتر ہے-''

یہ کہہ کر وہ اٹھ کھڑا ہوا اور چند منٹ بعد ہی ''پارٹی'' کا اجلاس برخاست کر دیا گیا-

* * *

مس گرے؟

جب سب لوگ چلے گئے تو پوئرو کسی گانے کی دھن گنگناتا ہوا کمرے میں داخل ہوا۔
''کتنی بدقسمتی ہے کہ وہ اتنی سمجھ دار لڑکی ہے۔'' اس نے بڑبڑا کر کہا۔
''میگن برنارڈ........ میڈموازل برنارڈ........ وہ کہتی ہے محض الفاظ ہی الفاظ ہیں اور فوراً یہ نتیجہ اخذ کر لیتی ہے کہ جو کچھ میں کہہ رہا ہوں وہ قطعی بے معنی ہے۔''
''خود میرا خیال تھا کہ یہ محض تمہاری چرب زبانی ہے۔''
''چرب زبانی؟ ہاں شاید اس نے بھی یہ نتیجہ اخذ کر لیا۔''
''تب جو کچھ تم نے کہا اس سے تمہارا مطلب کیا تھا؟''
''مطلب وہی تھا جو میں نے کہا........ خیر چھوڑو اس قصے کو........ اور ہاں کیا تم نے دیکھا کہ فرینکلن کلارک دفعتاً میگن برنارڈ کا کتنا ہمدرد بن گیا تھا۔ کس طرح وہ آگے جھکا تھا اور اس کی جانب دیکھتا رہا؟ اور تم نے یہ بھی محسوس کیا کہ اس کی اس حرکت پر میڈموازل تھورا گرے غصے سے سرخ ہو گئی؟ اور مسٹر ڈونلڈ فریسر، وہ........''
میں بیچ میں بولنے ہی والا تھا کہ اچانک دروازہ کھلا اور تھورا گرے کمرے میں داخل ہوئی۔
''معاف فرمایئے میں نے خواہ مخواہ مداخلت کی، لیکن بات ہی ایسی ہے کہ مجھے آنا پڑا۔ مسٹر پوئرو میں آپ سے کچھ کہنا چاہتی ہوں۔''
''آپ نے بہت اچھا کیا جو ارادہ کر لیا۔''

تھورا گرے کرسی پر بیٹھ گئی اور بولنے سے پیشتر ایک لمحے کے لئے اسے کچھ تامل ہوا- جیسے وہ مناسب الفاظ سوچ رہی ہو-

''مسٹر پوئرو! بات دراصل یہ ہے کہ ابھی تھوڑی دیر پہلے مسٹر کلارک نے آپ سے یہ کہا تھا کہ میں اپنی خواہش پر موجود ملازمت ترک کر کے لندن جانا چاہتی ہوں- بلاشبہ مسٹر کلارک نہایت دردمند اور پرخلوص شخص ہیں' لیکن جہاں تک حقیقت کا تعلق ہے ان کی یہ بات صحیح نہیں- میں تو اسی ملازمت پر قطعی رکنے کے لئے تیار ہوں- اور یہ واقعہ ہے کہ آنجہانی سر مائیکل کے نوادرات اور ان کی خرید و فروخت سے متعلق ابھی بہت سا کام ایسا ہے جو رکا پڑا ہے- اور وہ مکمل ہونا چاہئے- مگر بدقسمتی سے لیڈی کلارک میرا وہاں رہنا پسند نہیں کرتیں- اور انہی کی یہ خواہش ہے کہ میں جلد از جلد وہاں سے چلی جاؤں- آپ کو علم ہے کہ لیڈی کلارک شدید بیمار ہیں اور ڈاکٹر صاحبان ان کو جو دوائیں دیتے ہیں ان کی بناء پر لیڈی صاحبہ کا دماغ صحیح حالت میں نہیں رہا- وہ ہر بات کو شک و شبہ کی نظروں سے دیکھنے لگی ہیں- اور اب وہ بلاوجہ میرے بارے میں اظہار ناپسندیدگی کر رہی ہیں اور اس بات پر مصر ہیں کہ مجھے گھر چھوڑ کر چلا جانا چاہیے-''

یہ الفاظ سن کر میں مس گرے کے استقلال اور جرات کی دل ہی دل میں تعریف کرنے لگا-

کس حوصلہ مندی سے اس نے بغیر لگی لپٹی کے اصل بات ظاہر کر دی تھی؟ ورنہ عام طور پر اس عمر کی ملازم پیشہ لڑکیاں جھوٹ بولنے میں بڑی طاق ہوتی ہیں- میں اپنے تعریفی جذبے کو دبا نہ سکا اور کہہ ہی بیٹھا-

''مس گرے' یقین کیجئے کہ آپ نے ہمیں یہ بات بتا کر انتہائی دیانت اور اعلیٰ حوصلگی کا ثبوت دیا ہے-''

لڑکی کے لبوں پر ہلکا سا تبسم نمودار ہوا-

''میں جانتی ہوں کہ سچ سچ کہہ دینا ہی ہمیشہ فائدہ مند ہوتا ہے۔ جیسا کہ میں نے کہا مسٹر کلارک نہایت پرخلوص اور سخی شخص ہیں' لیکن میں ان کی سخاوت اور خلوص کے پیچھے پناہ نہیں لینا چاہتی۔''

اس کے الفاظ میں شدید نوعیت کا جوش محسوس ہوتا تھا اور کلارک کے نام پر اس کا چہرہ سرخ ہو جاتا تھا۔

''محترمہ! آپ بہت دیانت دار ہیں۔'' پوئرو نے مختصر سا جملہ کہا۔

''جب مجھے علم ہوا کہ لیڈی کلارک کی خواہش یہ ہے تو مجھے نہایت صدمہ پہنچا۔ میرے تو وہم و گمان میں بھی یہ بات نہ تھی کہ وہ مجھ سے اس قدر نفرت کرتی ہوں گی۔ اس کے برعکس میں، یہ سمجھتی تھی کہ وہ مجھے پسند کرتی ہیں۔''

یہ کہہ کر وہ اٹھ کھڑی ہوئی۔ ''بس صاحب یہی بات تھی جو آپ سے کہنا چاہتی تھی۔ اجازت دیجئے۔ الوداع۔''

میں اسے نیچے دروازے تک چھوڑنے کے لیے گیا۔ واپس کمرے میں آتے ہوئے کہا میں نے پوئرو سے کہا۔

''بڑی بلند ہمت اور مستقل مزاج لڑکی ہے۔''

''اور دوراندیش بھی........'' پوئرو نے کہا۔

''دوراندیش؟'' میں نے حیرت سے پوچھا۔ ''اس سے تمہارا مطلب کیا ہے؟''

''آہ........ تم نہیں سمجھے........ تم نہیں سمجھے........'' پھر اس نے نفی میں اپنا سر ہلایا اور خاموش ہو گیا۔

میں حقیقتاً نہیں سمجھا کہ ''دوراندیش'' سے پوئرو کا اصل مطلب کیا تھا' لیکن میں نے اس وقت جرح کرنی مناسب نہ سمجھی اور کہا۔

''لڑکی کی خوب صورتی میں بھی شبہ نہیں........''

''اور نہ اس کے خوب صورت کپڑوں میں کوئی شک........ '' پوئرو نے جواب دیا۔

''کمال ہے۔ میں نے تو اس کے کپڑوں پر غور ہی نہیں کیا۔''

میں مزید کچھ کہنے ہی والا تھا کہ دفعتاً اس نے موضوع تبدیل کرتے ہوئے نہایت سنجیدہ لہجے میں کہا۔

''ہاسٹنگ، تمہیں معلوم ہے کہ ابھی کچھ دیر پہلے یہاں جو لوگ بیٹھے تھے اور جتنی باتیں انہوں نے کی ہیں، ان میں کوئی بات ایسی بھی ہے جو بار بار میرے ذہن میں گردش کر رہی ہے۔ لیکن بدقسمتی سے مجھے یہ معلوم نہیں کہ وہ بات دراصل کیا تھی........ محض ایک تاثر سمجھ لو جو میرے ذہن پر گزر رہا ہے........ اور یہ تاثر میرے ذہن کو ایک ایسی بات کی جانب لے جاتا ہے جو اس سے پیشتر میں نے سنی ہے یا دیکھی ہے یا کہی ہے........''

''کوئی ایسی بات جو چرسٹن میں ہوئی تھی؟''

''نہیں، نہیں........ چرسٹن میں نہیں........ اس سے پیشتر........ بہر حال کوئی حرج نہیں........ عنقریب یہ بات روشنی میں آ جائے گی........''

* * *

لیڈی کلارک

ایک بار پھر ہمیں چرسٹن کا سفر اختیار کرنا پڑا۔ پوئرو نے فرینکلن کلارک سے وعدہ کرلیا تھا کہ لیڈی کلارک سے ملنے کے لئے ضرور آئے گا۔ چنانچہ وقتِ مقررہ پر جب ہم وہاں پہنچے تو نچلی منزل کے کمرے بند تھے اور اوپر کی منزل کے ایک چھوٹے سے سجے ہوئے کمرے میں ایک چاق و چوبند نرس نے ہمارا استقبال کیا۔

''کیا آپ ہی مسٹر پوئرو ہیں؟'' نرس نے پوچھا اور جب میرے دوست نے اثبات میں اسے سر جھکا کر سلام کیا تو وہ بولی۔

''مسٹر کلارک کا خط مجھے ملا تھا کہ آپ یہاں تشریف لا رہے ہیں۔''

''لیڈی کلارک کی صحت اب کیسی ہے؟'' پوئرو نے دریافت کیا۔

''پہلے کی نسبت اب اچھی ہے' مگر زیادہ بہتر نہیں........ دراصل نیا طریق علاج شروع کیا گیا ہے۔ اس لئے لیڈی صاحبہ کے مرض کی شدت میں کچھ کمی ہوگئی ہے۔ ڈاکٹر لوگ کہتے ہیں کہ مریض کی حالت اب بہتر ہو جائے گی۔''

''میرا خیال ہے کہ سر مائیکل کی اچانک موت سے لیڈی صاحبہ کو شدید صدمہ ہوا ہو گا۔''

''اوہ........ شاید آپ کو معلوم نہیں کہ لیڈی کلارک کی دماغی کیفیت صحیح نہیں........ صدمہ ہوا ضرور ہے۔ لیکن اتنا نہیں جتنا اس وقت ہوتا جب وہ پوری طرح تندرست اور ہوش وحواس میں ہوتیں۔''

''اچھا یہ بتایئے کہ کیا میاں بیوی میں بڑی محبت تھی؟''

''ہاں ہاں صاحب........ کیوں نہیں........ آنجہانی سر مائیکل اپنی بیوی کی

خطرناک علالت کے سبب متفکر رہا کرتے تھے۔ انہوں نے بیوی کے علاج پر روپیہ پانی کی طرح بہایا...... اور خود اپنی صحت بھی خراب کر لی...... مگر......"

"مگر کیا؟"

"یہی کہ وہ بیوی سے پہلے خود ہی اپنے مالک حقیقی کے پاس جا پہنچے۔" نرس نے رنجیدہ لہجے میں جواب دیا۔

"آہ...... یہی بات افسوس ناک ہے...... ار...... مس گرے چلی گئیں یا ابھی ہیں؟"

"جی صاحب! وہ چلی گئیں...... اور سچ پوچھئے تو مجھے ان کے اس طرح جانے کا بڑا رنج ہے...... مگر بہر حال یہ حکم لیڈی کلارک کا تھا۔ خدا جانے وہ کیوں اس بات پر مصر تھیں کہ مس گرے فوراً اس گھر سے چلی جائے۔ بیچاری مس گرے نے قطعاً کوئی حیل و حجت نہ کی اور چپ چاپ یہاں سے چلی گئیں۔"

"کیا لیڈی کلارک ہمیشہ ہی سے مس گرے سے نفرت کرتی تھیں؟"

"جی نہیں...... یہ بات تو نہیں کہی جا سکتی کہ وہ مس گرے سے نفرت کرتی تھیں؟ بلکہ میرا تو یہ خیال ہے کہ لیڈی صاحبہ انہیں پسند کرتی تھیں' لیکن اس کے باوجود یہ واقعہ پیش آیا...... اوہ...... ہمیں کتنی دیر ہو گئی۔ آیئے لیڈی کلارک آپ کا انتظار کر رہی ہوں گی۔"

نرس کی رہنمائی میں ہم دونوں اس کمرے میں پہنچے جہاں لیڈی کلارک ہمارا انتظار کر رہی تھیں۔ کمرے میں داخل ہوتے ہی میری نظر ایک ایسی خاتون پر پڑی جو سوکھ کر کانٹا ہو رہی تھی...... اور اس کے بال سفید ہو گئے تھے' حالانکہ اس کی عمر چالیس سال سے زائد نہ ہو گی...... چہرے کا رنگ بے انتہا زرد' گالوں کی ہڈیاں ابھری ہوئی اور آنکھیں اندر کو دھنسی ہوئی تھیں...... اس وقت وہ کھڑکی کے نزدیک ایک آرام کرسی پر لیٹی تھیں......

نرس نے تعارف کرایا تو انہوں نے خواب آلود نگاہوں سے ہم دونوں کو باری باری دیکھا...... پھر بولیں۔

''آہ........ مسٹر پوئرو آپ آ گئے؟'' پھر اس نے اپنا ہاتھ آگے بڑھایا۔ پوئرو بولا۔

''یہ ہیں میرے دوست کپتان ہاسٹنگ۔''

''کہیے آپ صاحبان کے مزاج کیسے ہیں! آپ نے بڑا کرم کیا جو تشریف لے آئے۔''

نرس نے دو چھوٹی کرسیاں لا کر وہاں رکھ دیں اور ہم خاموشی سے بیٹھ گئے۔ کمرے میں چند لمحوں تک مکمل خاموشی طاری رہی۔ دفعتاً لیڈی کلارک نے ایک سرد آہ بھری اور کہنے لگی۔

''مجھے یقین تھا کہ اپنے شوہر سے پہلے میں جاؤں گی........ لیکن وہ مجھے چھوڑ کر چلا گیا........ اس کی صحت بہت اچھی تھی۔ وہ کبھی بیمار نہیں پڑا۔ اس کی عمر ساٹھ برس تھی' لیکن وہ پچاس برس سے زیادہ کا معلوم نہیں ہوتا تھا........ ہاں........ نہایت قوی۔''

چند سیکنڈ تک وہ چپ رہی' پھر دفعتاً بولی۔

''ہاں........ اچھا ہی ہوا جو آپ آ گئے........ میں نے فرینکلن سے کہا تھا اور اس نے بتایا تھا کہ وہ آپ سے کہہ دے گا........ آہ فرینکلن........ بیچارا لڑکا........ باوجود تمام دنیا دیکھنے کے وہ ابھی تک بچہ ہی ہے........''

''جی ہاں........ وہ من موجی آدمی ہیں۔'' پوئرو نے زیر لب کہا۔

''ہاں........ ہاں........ ایسا ہی........ لیکن نہایت بلند حوصلہ اور شجاع۔ کیا آپ نے ابھی تک قاتل کو نہیں پکڑا؟''

''وہ ابھی تک نہیں پکڑا جا سکا۔''

''وہ اس روز ضرور یہاں مکان کے آس پاس گھومتا رہا ہوگا۔''

''ہاں........ اس روز تو یہاں سینکڑوں اجنبی پھر رہے تھے لیڈی کلارک' آج کل تعطیلات کا موسم ہے۔''

''ارے ہاں........ میں بھول ہی گئی........ لیکن ان اجنبیوں کو وہیں سمندر کے کنارے پر رہنا چاہیے تھا۔ وہ گھر کے قریب کیوں آئے؟''

''جی نہیں' اس روز آپ کے مکان کے قریب کوئی اجنبی شخص نہیں آیا؟'' پوئرو نے جواب دیا۔

''یہ کون کہتا ہے؟'' لیڈی کلارک نے پرزور لہجے میں اچانک مطالبہ کیا۔

اور میں نے دیکھا کہ پوئرو نے بے چینی میں کرسی پر پہلو بدلا۔

''آپ کے ملازمین....... اور مس گرے۔'' پوئرو نے کہا۔

لیڈی کلارک نے یہ سنتے ہی فوراً کہا۔

''وہ مکمل جھوٹی ہے۔''

اس فقرے پر میں تو حیرت سے اُچھل ہی پڑا اور کچھ کہنے ہی والا تھا کہ پوئرو نے گھور کر مجھے دیکھا۔ اس اثناء میں لیڈی کلارک کسی قدر جوش اور روانی سے بولنے لگی تھیں۔

''میں نے اس لڑکی کو کبھی پسند نہیں کیا....... میرا خاوند البتہ اُسے بہت چاہتا تھا .... وہ کہا کرتا تھا کہ یہ لڑکی دُنیا میں اکیلی ہے۔ یتیم ہے....... بڑی محنتی ہے' بے شک۔ یہ سب باتیں سچ ہیں' لیکن پھر بھی وہ لڑکی مجھے اچھی نہیں لگتی تھی۔''

''لیڈی صاحبہ آپ کو اس قدر جوش میں نہ آنا چاہیے۔ آپ کی طبیعت خراب ہو جائے گی۔'' نرس نے کہا۔

''چنانچہ مائیکل کی موت کے بعد میں نے اُسے حکم دیا کہ وہ فوراً چلی جائے۔'' لیڈی کلارک نے نرس کی پروا نہ کرتے ہوئے بات جاری رکھی۔ ''البتہ فرینکلن نے دبی زبان سے اس کی طرف داری کی تھی اور کہا تھا کہ وہ میرے لیے آرام دہ ثابت ہو سکتی ہے....... لیکن میں نے فرینکلن سے کہہ دیا تھا کہ جتنی جلد وہ اس گھر سے دفان ہو جائے اتنا ہی زیادہ میرے حق میں بہتر ہوگا۔ فرینکلن کا کیا ہے۔ وہ تو سیدھا سا نوجوان ہے۔ میں نہیں چاہتی کہ وہ اُس حرآفہ کے جال میں پھنس جائے۔ تب میں نے فرینکلن سے یہ بھی کہا کہ تمہاری سفارش میں' میں اُسے تین ماہ کی تنخواہ زائد دینے کو تیار ہوں' لیکن اب میں ایک دن کے لیے بھی اس کا گھر میں رہنا برداشت نہیں کروں گی....... چنانچہ فرینکلن نے میرے کہنے پر عمل کیا اور وہ چلی گئی........''

اس موقع پر نرس نے پھر وہی دہرایا' لیکن لیڈی کلارک نے اُسے بھی جھڑک دیا۔
''تم چُپ رہو........ تم بھی اس کی دیوانی ہو۔ بیوقوف بن رہی ہو اس کے پیچھے......''
''چلیے اس ذکر کو جانے دیجیے لیڈی صاحبہ۔ مس گرے یہاں سے جا چکی ہیں........'' نرس بولی۔

لیڈی کلارک نے نفی میں کئی بار اپنے سفید سر کو جنبش دی' لیکن زبان سے کوئی لفظ نہ کہا۔ دفعتاً پوئرو آگے جُھکا اور نرم لہجے میں کہنے لگا۔

''آپ کس بناء پر کہتی ہیں کہ مس گرے جھوٹی ہے؟''

''اس بناء پر کہ وہ ہے ہی جھوٹی۔'' لیڈی کلارک نے جواب دیا۔ ''اُس نے آپ کو یہی بتایا ہے نا کہ کوئی اجنبی گھر کے پاس نہیں آیا؟''

''جی ہاں........''

''تب آپ غور سے سنیے کہ میں نے........ خود اپنی ان آنکھوں سے اُسے دیکھا اس کھڑکی سے باہر کہ وہ قطعی ایک اجنبی شخص سے صدر دروازے کی سیڑھیوں پر کھڑی باتیں کر رہی تھی۔''

''یہ کب کا ذکر ہے؟''

''اُس روز صبح کا جس روز میرا شوہر قتل ہوا تھا........ قریباً گیارہ بجے۔''

''اس شخص کا حُلیہ کیا تھا؟''

''بس ایک معمولی آدمی تھا اور اس میں کوئی خاص بات نہ تھی۔''

''ایک ملاقاتی........ یا کوئی پھیری والا' سیلز مین؟''

''جی نہیں........ وہ تو نہایت میلے کُچیلے کپڑے پہنے ہوئے تھا اور مجھے کچھ یاد نہیں........''

اچانک اس کے چہرے کا رنگ متغیر ہونے لگا' جیسے تکلیف کی شدید لہر اُس کے بدن میں دوڑ رہی ہو۔ پھر وہ کانپتی ہوئی آواز میں بولی۔

''براہِ کرم........ آپ اب جا سکتے ہیں........ میں تھک گئی ہوں۔ نرس''
ہم نے تعمیل کی اور کمرے سے باہر نکل آئے۔ راستے میں میں نے پوئرو سے کہا۔

''لیڈی کلارک نے مس گرے اور اجنبی شخص کی گفتگو کے بارے میں جو انکشاف کیا ہے' وہ تو نہایت حیران کُن بات ہے۔''

''تم نے دیکھا ہاسٹنگ! جیسا کہ میں کہا کرتا ہوں' گفتگو کے ذریعے ہمیشہ کسی نہ کسی بات کا علم ہو ہی جاتا ہے۔''

''لیکن سوال تو یہ ہے کہ مس گرے نے ہم سے جُھوٹ کیوں بولا کہ اس نے مکان کے پاس کسی اجنبی شخص کو نہیں دیکھا۔''

''اس کی مختلف وجوہ میرے ذہن میں آتی ہیں۔'' پوئرو نے جواب دیا۔'' لیکن ہمیں خواہ مخواہ دماغ کھپانے کی ضرورت نہیں۔ اس کا آسان ترین حل یہ ہے کہ براہِ راست مس گرے سے دریافت کرلیا جائے۔''

''اور فرض کرو کہ وہ ہمیں ایک اور جھوٹ گھڑ کر سنا دے؟''

''آہ........ تب تو وہ جھوٹ بڑا دلچسپ اور غالباً مفید بھی ہوگا۔''

''بہر حال میں تو یہ سوچ رہا ہوں کہ اس قسم کی لڑکی کیا ایک پاگل قاتل کی ساتھی ہو سکتی ہے؟''

''ہو سکتی ہے........ لیکن میں ایسا خیال نہیں کرتا۔''

لندن تک کا بقیہ سفر ہم دونوں نے نہایت خاموشی سے طے کیا اور جب ہم پوئرو کی رہائش وائٹ ہیون کی سیڑھیاں چڑھ کر اُوپر پہنچے تو پوئرو کے ملازم نے اُسے بتایا کہ اندر ایک شخص اُس کا انتظار کر رہا ہے۔ مجھے توقع تھی کہ یا تو یہ شخص فرینکلن کلارک ہوگا یا شاید انسپکٹر جاپ' لیکن میری حیرت کی انتہا نہ رہی' جب میں نے ڈونلڈ فریسر کا غم واندوہ سے سُتا ہوا چہرہ دیکھا........ ہمیں دیکھتے ہی وہ اپنی جگہ سے اُٹھا۔

پوئرو نے اُسے بیٹھنے کا اشارہ کیا۔ ڈونلڈ فریسر کچھ کہنا ہی چاہتا تھا کہ پوئرو نے ہاتھ اُٹھا کر اُسے خاموش رہنے کا حکم دیا۔ پھر وہ تیز تیز چلتا ہوا الماری کی طرف گیا اور برانڈی کا ایک گلاس پُر کر کے لایا........ ڈونلڈ نے ایک ہی گھونٹ میں گلاس ختم کر کے میز پر رکھ دیا اور رومال سے اپنا چہرہ پونچھنے لگا۔

''مسٹر فریسر۔'' پوئرو نے کہا: ''کیا آپ بیکس ہل سے آرہے ہیں؟''

''ہاں........''

''کہیے مس ہگلے کے بارے میں کوئی کامیابی ہوئی؟''

''مس ہگلے؟ مس ہگلے؟'' فریسر نے دو مرتبہ تعجب سے یہ نام دُہرایا۔''ارے ہاں وہ لڑکی۔ کیفے کی ویٹرس۔ نہیں میں نے ابھی تک اس سے کوئی بات نہیں کی' تاہم وہ........'' وہ یکدم چُپ ہو گیا اور بے چینی سے اپنے ہاتھ ملنے لگا۔

''خُدا معلوم میں کیوں آپ کے پاس چلا آیا۔'' وہ بڑبڑایا۔

''مجھے معلوم ہے۔'' پوئرو نے کہا۔

''کیا کہا؟ آپ کو معلوم ہے؟ آپ کو کیسے معلوم ہوا؟''

''تم میرے پاس اس لیے آئے ہو کہ تم کسی نہ کسی شخص کو کوئی خاص بات بتانا چاہتے تھے اور تم صحیح جگہ پر آئے ہو۔ مجھ سے بہتر شخص کوئی اور نہیں ہو سکتا۔ جلدی بتاؤ وہ کیا بات ہے؟''

ڈونلڈ فریسر چند سیکنڈ تک پوئرو کو تکتا رہا۔ پھر آہستہ سے بولا۔

''مسٹر پوئرو! کیا آپ کو خوابوں کے بارے میں بھی کچھ علم حاصل ہے؟''

یہ فقرہ سُن کر میں ششدر رہ گیا اور دل ہی دل میں مجھے یقین ہو گیا کہ اپنی محبوبہ کی موت سے نوجوان کا دماغ چل گیا ہے........ البتہ پوئرو نے اس پر قطعاً تعجب کا اظہار نہ کیا۔

''ہاں' ہے تو سہی۔'' پوئرو نے کہا: ''ہاں تو تم نے کیا خواب دیکھا؟''

''مسٹر پوئرو! میں سخت پریشان ہوں کہ کیا کہوں اور کیا نہ کہوں۔ خواب دیکھنا ایک انسان کے لیے فطری امر ہے' لیکن جو خواب میں نے دیکھا وہ کوئی معمولی خواب نہ تھا۔''

''اچھا؟''

''جی ہاں........ ایک ہی خواب میں متواتر تین راتوں سے دیکھتا آ رہا ہوں۔ خُدا کی پناہ۔ کیا میں پاگل ہو جاؤں گا؟''

اس نے دونوں ہاتھوں سے اپنا چہرہ ڈھانپ لیا۔

''مجھے بتاؤ وہ کیا خواب ہے؟''

ڈونلڈ فریسر نے اپنا چہرہ اُوپر اُٹھایا- اس کے ہونٹ کانپ رہے تھے اور عین اپنی آنکھوں کی سیدھ میں ٹکٹکی باندھے کوئی غیر مرئی شے گھور رہا تھا .... اور مجھے یہ اعتراف کرنا پڑے گا کہ اُس وقت وہ سو فیصدی پاگل دکھائی دیتا تھا-

''جیسا کہ میں نے کہا خواب کا منظر روزانہ ایک ہی ہوتا ہے........ دیکھتا ہوں کہ میں بیکس ہل میں سمندر کے کنارے بیٹی برنارڈ کو ڈھونڈ رہا ہوں........ وہ گُم ہوگئی ہے........ صرف گُم........ آپ سمجھ گئے ہوں گے .... اور مجھے اُسے ڈھونڈنا ہے' کیونکہ اُس کی پیٹی میرے پاس ہے- میرے ہاتھ میں- یہ پیٹی میں اُسے دینا چاہتا ہوں اور پھر........''

''ہاں' ہاں پھر؟''

''پھر خواب تبدیل ہو جاتا ہے........ اب میں بیٹی کو تلاش نہیں کر رہا........ وہ میری نظروں کے سامنے ہے- کنارے پر بیٹھی ہے........ وہ مجھے آتا ہوا نہیں دیکھتی اور........ آہ........ میں آگے نہیں بیان کر سکتا-''

''بتاؤ- بتاؤ پھر کیا ہوا؟'' پوئرو نے تحکمانہ لہجے میں اُس سے کہا-

''پھر میں اُس کی پشت کی جانب سے آتا ہوں........ وہ میرے قدموں کی آہٹ بھی سن رہی ہے........ پھر میں اس کی گردن کے گرد وہی پیٹی ڈال دیتا ہوں اور اُسے گرہ لگا کر کس دیتا ہوں........ آہ........ اس کا دم گھٹ جاتا ہے' وہ مر جاتی ہے........ میں اس کا گلا گھونٹ دیتا ہوں........ اور پھر جب اس کا سر پیچھے کی طرف ڈھلک جاتا ہے' تو میں اس کا چہرہ دیکھتا ہوں- اُف خُدایا یہ بیٹی برنارڈ کا چہرہ نہیں ہے' بلکہ میگن برنارڈ کا چہرہ ہوتا ہے!''

اتنا کہنے کے بعد ڈونلڈ فریسر چُپ ہوگیا- اس کا چہرہ سفید پڑ گیا اور ہاتھ بُری طرح کانپنے لگے- اس اثنا میں پوئرو نے برانڈی کا ایک گلاس پُر کر کے اُسے دیا-

''مسٹر پوئرو' بتائیں اس خواب کا آخر مطلب کیا ہے؟ یہ مجھے ہر رات کو کیوں دکھائی دیتا ہے؟''

''پہلے یہ برانڈی پیو۔'' پوئرو نے اُسے حکم دیا۔ اس نے تعمیل کی اور پھر پُر سکون آواز میں پوچھا۔

''آخر اس کا مطلب کیا ہے؟ میں........ میں نے اُسے قتل نہیں....... میں نے اُسے قتل نہیں کیا۔''

پوئرو نے کیا جواب دیا' یہ میں نہیں سُن سکا' کیونکہ اسی لمحے باہر دروازے پر ڈاکیے کی مانوس دستک سنائی دی اور میں خود بخود اُٹھ کر کمرے سے باہر چلا گیا اور لیٹر بکس میں ہاتھ ڈال کر جوشے میں نے برآمد کی' اُسے دیکھتے ہی ڈونلڈ فریسر کا پُر اسرار خواب اور لرزتا چہرہ میرے ذہن سے غائب ہو گیا۔ میں بے تحاشا بھاگتا ہوا کمرے میں آیا۔

''پوئرو!'' میں نے حلق پھاڑ کر کہا۔ ''یہ آ گیا چوتھا خط۔''

یہ سنتے ہی پوئرو نے میرے ہاتھ سے خط لیا۔ جلدی سے لفافہ چاک کیا اور خط کا کاغذ نکال کر میز پر پھیلا دیا اور ہم تینوں نے بیک وقت میز پر جھک کر خط کا مضمون پڑھا۔

''مسٹر پوئرو

ابھی تک کامیابی کے کوئی آثار نہیں؟ توبہ! توبہ! آخر آپ اور پولیس والے کر کیا رہے ہیں؟

خیر' خیر' اچھا اب فرمایئے تفریح کے لیے کہاں چلیں گے؟

مسٹر پوئرو سچ پوچھیے تو آپ کے لیے مجھے نہایت افسوس ہے۔

''اگر آپ اوّل بار کامیاب نہیں ہوئے نہ سہی۔ ٹرائی ٹرائی اگین یاد رکھیے۔

ارے صاحب ہمیں تو ابھی بڑا لمبا سفر طے کرنا ہے۔

اب کہاں چلیں؟ ٹیپی ررے ری کے مقام پر؟ نہیں اس کا نمبر حرف ٹی (T) پر آئے گا۔

میرا خیال ہے کہ قتل کی اگلی قسط ڈونکاسٹر میں واقع ہو گی 11 ستمبر کو۔

الوداع

اے۔بی۔سی''

* * *

قاتل کا حُلیہ

اے' بی' سی کا خط ملنے کے فوراً بعد پوئرو نے ٹیلی فون پر انسپکٹر گرام کو اطلاع دی اور پندرہ منٹ بعد وہ ہمارے کمرے میں موجود تھا۔ انسپکٹر کی آمد کے چند منٹ بعد ہی فرینکلن کلارک اور میگن برنارڈ بھی آن پہنچے۔ میگن نے بتایا کہ وہ بیکس ہل سے اس مقصد کے لیے آئی ہے کہ اُسے فرینکلن کلارک سے کوئی بات دریافت کرنی تھی۔ میں نے محسوس کیا کہ انسپکٹر گرام اس نازک موقع پر پوئرو کے کمرے میں یہ مجمع دیکھ کر خوش نہیں ہوا۔

''مسٹر پوئرو۔ یہ خط میں اپنے ساتھ لے جا رہا ہوں۔'' انسپکٹر نے کہا۔ ''اگر آپ مناسب سمجھیں تو اس کی ایک نقل........''

''نہ نہ' نقل کی مجھے کوئی ضرورت نہیں۔ آپ خط لے جا سکتے ہیں۔''

''کہیے انسپکٹر صاحب' اب آپ کے منصوبے کیا ہیں؟'' فرینکلن کلارک نے طنزیہ لہجے میں اس سے پوچھا۔

''نہایت خطرناک۔'' انسپکٹر نے جواب دیا۔

''آہا........ ابھی تک اے' بی سی کے منصوبے ہی خطرناک ثابت رہے ہیں۔'' کلارک نے قہقہہ لگایا اور انسپکٹر تاؤ کھا کر چُپ ہو گیا۔

''بہرحال انسپکٹر صاحب! اس مرتبہ ہم قاتل کو ضرور پکڑ لیں گے۔'' کلارک نے کہا۔

''آپ کو معلوم ہے' اسی مقصد کے لیے ہم نے متعلقہ افراد پر مشتمل ایک پارٹی تشکیل دی ہے۔''

''اچھا؟ خُدا آپ کو کامیابی عطا کرے........''

''آمین .... لیکن انسپکٹر صاحب' میرا خیال یہ ہے' آپ کے لیے اُسے پکڑنا آسان نہیں ہوگا۔''

''شاید آپ کا اندازہ صحیح ہو........ لیکن حقیقت تو یہ ہے کہ اس مرتبہ پولیس نے اپنا انتظام نہایت وسیع پیمانے پر کیا ہے اور کوئی شخص ہم پر انگلی نہیں اُٹھا سکے گا۔'' انسپکٹر نے تقریر کرتے ہوئے کہا۔ ''بیوقوف مجرم نے ہمیں کافی وقت دے دیا ہے۔ 11 ستمبر کو یعنی اگلے ہفتے بدھ کا روز پڑتا ہے اور اخبارات میں پبلسٹی کے لیے ہمارے پاس کافی فالتو وقت ہے۔ اس عرصے میں ڈونکاسٹر کی تمام آبادی کو خبردار کردیا جائے گا اور ہر وہ فرد جس کا نام ڈی (D) سے شروع ہوگا' نہ صرف خود اپنی حفاظت آپ کرے گا' بلکہ پولیس کے سپاہی بھی اس کی دن رات نگرانی کریں گے۔ اس کے علاوہ ہم قصبے میں پولیس کی بھاری جمعیّت تعینات کردیں گے اور وہاں پرندہ تک پر نہ مار سکے گا۔ پھر ہم دیکھیں گے کہ قاتل کس طرح بچ کر نکلتا ہے۔''

''انسپکٹر صاحب' نہایت آسانی سے یہ علم ہوسکتا ہے کہ آپ کوئی باذوق آدمی نہیں ہیں۔'' کلارک نے آہستہ سے کہا۔

انسپکٹر کُرام حیرت سے اُسے تکنے لگا۔

''آپ کے کہنے کا مطلب کیا ہے' مسٹر کلارک؟''

''بندۂ خُدا' کیا آپ نے ابھی تک یہ محسوس نہیں کیا کہ 11 ستمبر بروز بدھ کو ڈونکاسٹر میں سینٹ لیجر کی عظیم الشان گھوڑ دوڑ ہونے والی ہے؟''

یہ سُنتے ہی انسپکٹر کُرام کا چہرہ اُتر گیا۔ چند سیکنڈ تک وہ بے چینی کے عالم میں اپنا سر کھجاتا رہا۔ پھر بولا۔

''خُدا کی پناہ........ اس کا تو مجھے خیال ہی نہ آیا تھا........ بے شک اب معاملہ نہایت پیچیدہ ہوجاتا ہے۔''

''شکر ہے کہ آپ کے ذہن میں یہ بات آ گئی۔'' کلارک نے اس کے زخموں پر نمک چھڑکتے ہوئے کہا۔ ''اے' بی' سی خواہ پاگل ہو' لیکن وہ احمق ہرگز نہیں ہے۔''

چند منٹ تک ہم سب خاموش ایک دوسرے کی صورت تکتے رہے- بلاشبہ جیسا کہ فرینکلن کلارک نے بتایا 11 ستمبر کو سینٹ لیجر کی گھوڑ دوڑ ڈونکا سٹر میں ہو رہی تھی....... اور یہ گھوڑ دوڑ دیکھنے کے لیے لاکھوں تماشائی انگلستان کے دُور افتادہ شہروں اور دیہاتوں سے آنے والے تھے....... اور اس صورتِ حال کی موجودگی میں ایک قتل تو درکنار دس قتل ہونے بھی معمولی بات تھی-

''بہر حال مجھے تو کچھ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ قتل کی واردات ریس کورس میں عین گھوڑ دوڑ کے موقع پر ہوگی-'' کلارک نے خاموشی توڑی-

انسپکٹر کرام اپنی کرسی سے اُٹھا اور کمرے سے باہر نکل گیا- میں اور پوئرو اُسے دروازے تک رُخصت کرنے گئے....... ہال کمرے سے باتوں کی آوازیں آ رہی تھیں....... ابھی ہم واپس کمرے میں پہنچے ہی تھے کہ مس تھورا گرے گھبرائی ہوئی کمرے میں داخل ہوئی-

''انسپکٹر کرام نے مجھے ابھی ابھی بتایا ہے کہ ایک خط اور آیا ہے- اس مرتبہ واردات کہاں ہوگی؟''

تھورا گرے کو دیکھ کر پہلی مرتبہ مجھے احساس ہوا کہ باہر موسلا دھار بارش ہو رہی ہے اور اس کا سیاہ کوٹ تقریباً بھیگ چکا تھا- اس نے یہ سوال فرینکلن کلارک سے کیا تھا اور اس کے کندھے پر ہاتھ رکھے جواب کی منتظر تھی-

''ڈونکا سٹر میں....... 11 ستمبر کو- سینٹ لیجر کی گھوڑ دوڑ کے موقع پر-''

اس کے بعد سب لوگ تیزی سے بولنے لگے....... اور اس موضوع پر بحث ہونے لگی کہ اب کیا کارروائی ہونی چاہیے کیونکہ اس سے پیشتر فرینکلن کلارک یہ کہہ چکا تھا کہ اے' بی' سی کا چوتھا خط موصول ہونے تک ہمیں انتظار کرنا چاہیے....... اب چوتھا خط تو آ گیا تھا' لیکن یہ کسی کی سمجھ میں نہ آ رہا تھا کہ کیا روک تھام کی جائے....... اور حقیقت تو یہ ہے کہ اس صورتِ حال سے میں قطعاً مایوس تھا- ظاہر تھا کہ ہم چھ افراد کی پارٹی' جس میں دو عورتیں بھی شامل تھیں کیا تیر مار سکتے تھے؟ اور پھر جب اسکاٹ لینڈ یارڈ کے شہرت یافتہ دماغ اور ہزار ہا سپاہی بھی اپنی سی کوششوں میں لگے ہوئے تھے' مزید

چھ افراد کا ایک قاتل کو لاکھوں کے مجمع میں سے پکڑنا ناممکن سی بات نظر آتی تھی........

میرے دلی خیالات کو بھانپ کر یکدم پوئرو نے اپنا ہاتھ اُونچا کیا اور اس لہجے میں لیکچر شروع کیا جیسے اس کے سامنے اسکول کے چند بچے بیٹھے ہوں۔

''خواتین و حضرات! اس میں شک نہیں کہ یہ معاملہ پہلے تینوں حادثوں کی نسبت زیادہ پیچیدہ نظر آتا ہے' لیکن محض گھبرانے اور پریشان ہونے سے ہم کچھ نہ کر سکیں گے........ ضرورت اس امر کی ہے کہ ہم کسی قاعدے اور اصول کے تحت کام کریں اور جہاں تک ممکن ہو سچائی تلاش کریں........ اب ہم میں سے ہر فرد کو اپنے آپ سے یہ سوال کرنا چاہیے کہ ''مجھے قاتل کے بارے میں کیا معلوم ہے؟ اسی طریقے پر ہم مجرم کو صحیح طور پر شناخت کرنے میں کامیاب ہو سکیں گے۔''

''مجرم کے بارے میں ہمیں کچھ بھی تو معلوم نہیں۔'' تھورا گرے نے مایوس کن آہ بھری۔

''نہ' نہ محترمہ! یہ بات صحیح نہیں........ ہم میں سے ہر فرد مجرم کے بارے میں ضرور کچھ نہ کچھ جانتا ہے۔ کاش ہمیں صرف یہی علم ہو جائے کہ ہم کیا جانتے ہیں' تو میں یہ دلی یقین سے کہہ سکتا ہوں کہ اسی میں قاتل کا راز پوشیدہ ہے۔''

''ہمیں اس کے بارے میں کچھ علم نہیں........ آیا وہ بوڑھا ہے' یا جوان........ گورا رنگ ہے' یا سانولا........ ہم میں سے........ کسی نے اُسے دیکھا ہے اور نہ اس سے گفتگو کی ہے........ ہم میں سے ہر فرد بار بار اپنے دماغ پر زور ڈال کر فیصلہ کر چکا ہے کہ کسی کو کچھ بھی معلوم نہیں۔''

''کچھ بھی نہیں؟'' پوئرو نے کہا۔ ''نہیں مسٹر کلارک ایسا نہ کہیے........ مثال کے طور پر مس گرے نے ہمیں بتایا تھا کہ جس روز سر مائیکل کلارک قتل کیے گئے ہیں' اس روز مس گرے نے نہ کسی اجنبی شخص کو دیکھا تھا اور نہ اس سے گفتگو کی تھی۔''

تھورا گرے نے اثبات میں سر کو جنبش دی۔ ''ہاں' میں نے یہی بات کہی تھی جو صحیح ہے۔''

''کیا واقعی صحیح ہے؟'' پوئرو نے کہا۔ ''حالانکہ لیڈی کلارک نے مجھے بتایا ہے کہ

انہوں نے اپنے کمرے کی کھڑکی سے دیکھا کہ آپ دروازے کی سیڑھیوں پر کھڑی ایک اجنبی شخص سے باتیں کررہی تھیں........"

"لیڈی کلارک نے مجھے کسی اجنبی شخص سے باتیں کرتے ہوئے دیکھا؟" مس گرے نے حیرت سے آنکھیں پھاڑ کر کہا....... پھر اس نے زور زور سے نفی میں سر ہلایا۔

"میرا خیال ہے' لیڈی کلارک کو ضرور غلط فہمی ہوئی ہوگی۔ میں نے تو کبھی بھی........ آہ........"

دفعتاً اس کے مُنہ سے کلمۂ تحیّر بلند ہوا....... اور اس کے چہرے پر جوش و اضطراب کی ہلکی سی لہر دوڑ گئی۔

"اب مجھے یاد آ گیا....... توبہ توبہ میں کتنی بیوقوف ہوں۔ میں تو اس کے بارے میں قطعاً بھول چکی تھی' مگر دیکھیے وہ شخص تو قطعی غیر اہم تھا....... بہت معمولی سا آدمی .... وہ اُن لوگوں میں تھا' جو گھر گھر پھیری کر کے جرابیں بیچا کرتے ہیں۔ آپ کو معلوم ہوگا' بہت سے برخاست شدہ سابق فوجی سپاہی یہ کام کرتے ہیں۔ وہ بس مُصر ہو جاتے ہیں کہ ضرور جرابیں خریدی جائیں۔ کسی طرح پیچھا ہی نہیں چھوڑتے۔ وہ شخص بھی جرابیں بیچنے آیا تھا۔ میں اُس وقت ہال کمرے سے گزر رہی تھی' جب وہ صدر دروازے پر آیا اور بجائے گھنٹی بجانے کے وہ مُجھ سے گفتگو کرنے لگا' لیکن وہ بیچارا تو قطعی بے ضرر اور احمق سا شخص معلوم ہوتا تھا اور شاید یہی سبب ہے کہ میں نے اُسے فراموش کر دیا۔"

پوئرو بے چینی سے کمرے میں ٹہل رہا تھا....... وہ بار بار حالتِ جوش میں اپنے سر پر دوہتڑ مارتا جاتا منہ ہی منہ میں چند الفاظ بُڑبُڑا رہا تھا۔ اس کی حالت دیکھ کر ہم سب حیرت میں تھے اور ہر شخص کچھ کہے بغیر اُسے تعجب سے گھور رہا تھا۔

"جرابیں....... جرابیں....... جرابیں۔" وہ بُڑبُڑا رہا تھا۔ "جرابیں....... جرابیں....... اُف خدایا....... جرابیں....... یہی شے ہے....... ہاں .... جرابیں....... تین ماہ پیشتر....... اور پھر دوسرے روز....... اور وہاں....... جرابیں....... اور اب پھر....... میں سمجھ گیا....... میں سمجھ گیا۔"

دفعتاً وہ رُکا اور اپنی کرسی پر تن کر بیٹھ گیا- چند سیکنڈ تک وہ میری جانب دیکھتا رہا' پھر کہنے لگا:

''ہاسٹنگ! تمہیں یاد ہے' جب ہم انڈوور گئے تھے؟ مسز آسچر کی دُکان میں- اُوپر کی منزل پر ہم اس کی خواب گاہ میں گئے تھے اور وہاں ایک کرسی پر ریشمی جرابوں کا نیا جوڑا رکھا تھا اور مجھے یاد آ گیا کہ دو روز بیشتر میرے ذہن میں کون سی یاد تازہ ہوئی تھی........ اور یہ آپ تھیں محترمہ میگن برنارڈ!'' وہ میگن برنارڈ کی جانب پلٹا........ ''آپ نے بتایا تھا کہ آپ کی والدہ اس لیے روتی تھیں کہ اُنھوں نے آپ کی بہن کے لیے اسی روز جرابوں کا ایک نیا جوڑا خریدا تھا' جس روز وہ قتل کی گئی........''

پھر اُس نے ہم سب پر ایک گھومتی ہوئی نظر ڈالی-

''آپ نے دیکھا کہ تینوں جگہ ایک ہی قاعدہ استعمال میں لایا گیا ہے....... اسے محض اتفاقیہ کہہ کر نہیں ٹالا جا سکتا- جب دو روز پیشتر مس میگن برنارڈ نے جرابوں کے بارے میں بتایا تھا' تو میں اسی وقت چونکا تھا کہ اس کا تعلق ضرور کسی خاص بات سے ہے اور اب مجھے یاد آتا ہے کہ مسز آسچر کی پڑوسن مسز فولر نے بھی یہی بات کہی تھی کہ اُسے ہمیشہ پھیری پر سودا بیچنے والے تنگ کرتے رہتے ہیں اور مسز فولر نے خاص طور پر جرابوں کا نام لیا تھا- اچھا مس میگن یہ بتائیں آپ کی والدہ نے وہ جرابیں کسی دُکان سے نہیں خریدی تھیں' بلکہ کسی پھیری والے سے مول لی تھیں' جو اُن کے گھر پر آیا تھا؟''

''ہاں........ ہاں........ اب مجھے یاد آ گیا-'' میگن نے جلدی سے کہا- ''اماں نے بھی ان پھیری والوں کے بارے میں کوئی ایسی بات کہی تھی-''

''لیکن قتل اور پھیری والوں کا اس مسئلے سے کیا تعلق ہے؟'' فرینکلن کلارک نے زور سے کہا- ''اگر کوئی شخص جرابیں بیچنے آتا ہے' تو اس سے اس کے خلاف کوئی بات ثابت نہیں ہوتی........''

''میرے دوست میں تمہیں بتاتا ہوں' یہ محض اتفاق کبھی نہیں ہو سکتا کہ تینوں وارداتوں میں وہی جرابیں ایک ہی آدمی فروخت کرتا پھرے........ ضرور وہ جاسوسی کی نیت سے وہاں جرابیں بیچنے کے بہانے سے جاتا رہا ہے-''

پھر وہ تیزی سے مس گرے کی جانب مخاطب ہوا۔ ''براہِ کرم اس شخص کا حُلیہ بیان کریں۔''

''حلیہ؟ مجھے تو اب یاد نہیں آتا........ ہاں اس نے آنکھوں پر عینک لگا رکھی تھی اور میرا خیال ہے کہ ایک بوسیدہ اوور کوٹ بھی پہن رکھا تھا۔''

''محترمہ یاد کیجیے........ اور یاد کیجیے........ '' پوئرو نے بے چینی سے اُسے ترغیب دی۔

''اوہ........ مجھے تو اور کچھ یاد نہیں آتا........ میں نے تو اُس کی طرف غور سے دیکھا ہی نہیں تھا۔ بس سرسری سی نظر ڈالی تھی۔ نہایت معمولی شخص .... کچھ........ اب میں آپ کو کیسے بتاؤں۔ یوں سمجھ لیجیے کہ وہ اُن لوگوں میں سے تھا' جن پر توجہ دینے کی ضرورت ہی محسوس نہیں کی جاتی۔''

''آپ نے بالکل صحیح کہا محترمہ!'' پوئرو نے نہایت سنجیدہ لہجے میں کہا۔ ''آپ نے قاتل کا جو حُلیہ بیان کیا ہے' اسی حُلیے میں ان تمام وارداتوں کا راز پوشیدہ ہے۔ بلاشبہ وہی قاتل تھا۔ بے شک وہ اُن لوگوں میں سے تھا' جن پر توجہ دینے کی ضرورت ہی محسوس نہیں کی جاتی۔ ہاں........ اب اس بارے میں کوئی شک نہیں رہا........ آپ نے قاتل کی شخصیت بیان کر دی ہے۔''

* * *

O

الیگزنڈر بوناپارٹ کسٹ (Alexander Bonapart Cust) ناشتے کی میز پر بے حس وحرکت بیٹھا تھا........ میز پر برتنوں میں ناشتہ پڑے پڑے ٹھنڈا ہو چکا تھا' لیکن مسٹر کسٹ نے اس کی طرف دیکھا تک نہیں....... چائے دانی کے قریب ہی ایک اخبار پڑا تھا اور یوں معلوم ہوتا تھا' جیسے وہ نہایت انہماک کے عالم میں اخبار پڑھ رہا ہے- دفعتاً وہ اُٹھا اور کمرے میں بے چینی سے ٹہلنے لگا- ایک منٹ تک ٹہلنے کے بعد وہ پھر کھڑکی کے نزدیک رکھی ہوئی کرسی پر بیٹھ گیا اور ایک تکلیف دہ آہ بھرتے ہوئے ہاتھوں سے اپنا سر ڈھانپ لیا-

اس دوران میں دروازہ کھلا اور اس کی میزبان خاتون مسز ماربری دروازے میں کھڑی نظر آئی' لیکن مسٹر کسٹ نے دروازہ کھلنے کی آواز بھی نہیں سنی-

''مسٹر کسٹ! دیکھیے آج کتنا عمدہ....... ارے یہ کیا بات ہے؟ آپ کی طبیعت کچھ خراب ہے-''

یہ سُن کر اس نے ہاتھوں سے اپنا سر آزاد کیا اور بولا-

''نہیں........ مسز ماربری........ کوئی بات نہیں........ میری طبیعت آج صبح سے کچھ اچھی نہیں-''

مسز ماربری نے آگے بڑھ کر ناشتے کی ٹرے کا معائنہ کیا-''آہ- آپ نے ناشتہ بھی نہیں چھوا؟ کیا وہی سر درد کا مرض ہے؟''

''نہ........ نہیں' ار........ ہاں' یہی بات ہے........''

''خدا خیر کرے........ تب تو آپ آج باہر نہیں جائیں گے؟''

کسٹ یہ سن کر ایک دم چونک اُٹھا........ ''نہیں' نہیں........ مجھے ضرور جانا ہے' نہایت اہم' کاروباری معاملہ........ بہت ضروری........ '' اس کے ہاتھ بُری طرح کانپ رہے تھے۔ مسز ماربری نے اس کی یہ کیفیت دیکھ کر کہا۔

''خیر' اگر ضروری کام ہے' تو ضرور جانا چاہیے........ اس مرتبہ آپ کہیں دُور جائیں گے۔''

''نہیں........ میں........ '' اس نے چند لمحے تک تامّل کیا۔'' میں چیلٹنم تک جا رہا ہوں۔''

''خوب' خوب'' مسز ماربری نے کہا۔''بڑی بہترین جگہ ہے' میں بھی عرصے تک وہاں رہ چکی ہوں۔ دُکانیں اور بازار تو بڑے ہی خوب صورت ہیں۔''

''جی ہاں........ جی ہاں۔''

مسز ماربری نے نیچے جھک کر میز کے پاس سے گرا ہوا اخبار اُٹھایا اور سرخیوں پر نظر ڈال کر بولی: ''خدا رحم کرے........ اخباروں میں سوائے قتل و غارت کے اور کچھ نہیں ہوتا........ توبہ توبہ........ مجھے تو اختلاج ہونے لگتا ہے' یہ خبریں دیکھ کر۔''

کسٹ کے ہونٹ ہلے' لیکن منہ سے کوئی آواز نہ نکل سکی۔

''ڈونکاسٹر........ '' مسز ماربری اخبار پڑھتے ہوئے بولی۔'' اب اس مقام پر وہ جنونی قاتل ایک اور واردات کرے گا۔ آہ........ کل ہی تو گیارہ ستمبر ہے........ خدا رحم کرے' اگر میں ڈونکاسٹر میں رہائش پذیر ہوتی اور میرا نام حرف ڈی (D) سے شروع ہوتا تو فوراً پہلی ٹرین سے لندن بھاگ آتی........ کہیے مسٹر کسٹ آپ کا کیا خیال ہے؟''

''کچھ نہیں مسز ماربری........ کچھ نہیں۔''

''ڈونکاسٹر میں کل ریس ہو رہی ہے۔'' باتونی مسز ماربری نے کہنا شروع کیا۔ اور کوئی شک نہیں کہ قاتل کو وہاں بڑا اچھا موقع مل جائے گا اور سنا ہے کہ پولیس کے ہزار ہا سپاہی وہاں موجود ہوں گے........ اوہ........ مسٹر کسٹ آپ کی حالت نہایت خراب ہے۔ میرا خیال ہے' نہ جائیں۔''

''نہیں نہیں مسز ماربری........ میرا جانا ضروری ہے........ کاروبار کے معاملے میں میں ہمیشہ وعدے کا پکا رہا ہوں۔''

''لیکن آپ بیمار جو ہیں؟''

''نہیں بیمار تو نہیں ہوں........ بس کچھ ذاتی معاملات کی وجہ سے پریشان ہوں۔ گذشتہ رات مجھے بے خوابی رہی۔ بہرحال ٹھیک ہو جاؤں گا۔''

مسز ماربری نے ناشتے کی ٹرے اٹھائی اور کمرے سے باہر چلی گئیں۔

کسٹ نے اپنے بیڈ کے نیچے سے ایک سوٹ کیس گھسیٹ کر نکالا اور اس میں اپنا سفر کا سامان بھرنا شروع کر دیا۔ پاجامے، تولیے، قمیض، فالتو کالر........ پاؤں میں پہننے کے سلیپر۔ پھر اس نے ایک الماری کا قفل کھول کر اس میں سے کارڈ بورڈ کے بنے ہوئے ایک درجن کے قریب ڈبے نکال کر سوٹ کیس میں رکھے........ میز پر رکھی ہوئی ریلوے گائیڈ کی ورق گردانی کی اور پھر سوٹ کیس ہاتھ میں پکڑ کر کمرے سے باہر نکل آیا۔

ہال کمرے میں سوٹ کیس رکھ کر اس نے اپنی ہیٹ اور اوور کوٹ پہنا........ کوٹ پہنتے ہوئے اس نے ایک گہری آہ بھری۔ اسی وقت برابر کے کمرے سے میزبان کی لڑکی مس للّی ماربری باہر نکلی۔ اس نے کسٹ کی یہ آہ سُن لی تھی۔

''کہیے مسٹر کسٹ خیریت تو ہے؟'' لڑکی نے پوچھا۔

''اوہ........ کچھ نہیں مس للّی........''

''آپ بڑی ٹھنڈی آہیں بھر رہے ہیں۔''

یہ سُن کر کسٹ نے ایک اور آہ بھری۔ ''کوئی بات نہیں مس للّی........ اچھا الوداع، آپ نے یہاں ہمیشہ مجھ سے مہربانی کا سلوک کیا ہے۔''

''ارے صاحب، آپ اس طرح تو الوداع نہ کہیں، جیسے ہمیشہ کے لیے یہاں سے جا رہے ہوں۔'' للّی نے ہنس کر کہا۔

''نہیں، نہیں........ بے شک ایسی بات نہیں۔''

''کہیے اس مرتبہ آپ کہاں کے ارادے سے نکلے ہیں؟ کسی سمندری قصبے کی جانب؟''

”نہ........ نہ........ ار........ چیٹنم تک........“

”آہا........ جگہ تو اچھی ہے‘ لیکن اتنی اچھی نہیں جتنی ٹارکوائے .... اگلے سال کی تعطیلات میں میرا وہاں جانے کا ارادہ ہے........ اوہ خوب یاد آیا........ جب آپ وہاں گئے تھے‘ تبھی اے‘ بی‘ سی نے قتل کی واردات کی تھی........“

”ار........ ہاں‘ ہاں........ لیکن ٹارکوائے سے چرسٹن چھ سات میل پر ہے۔“

”خیر بات تو ایک ہی ہے........ ممکن ہے‘ وہیں بازار میں قاتل گھومتا رہا ہو اور آپ اس کے برابر سے گزرے ہوں۔“

”ہاں ہوسکتا ہے۔“ مسٹر کسٹ نے انتہائی کرب سے کہا۔

”مسٹر کسٹ کیا آپ کی طبیعت کچھ خراب ہے؟“

”میں بالکل ٹھیک ہوں........ بالکل ٹھیک........ اچھا مس ماربری‘ الوداع۔“

اس نے سر پر ہیٹ کا رُخ درست کیا........ اپنا سوٹ کیس اُٹھایا اور تیز تیز چلتا ہوا صدر دروازے سے باہر نکل گیا۔

”عجیب آدمی ہے۔“ للّی ماربری نے سوچتے ہوئے کہا۔ ”اور مجھے تو یہ شخص خود آدھا دیوانہ معلوم ہوتا ہے۔“

* * *

انسپکٹر کرام اپنے ماتحت آفیسر سے کہہ رہا تھا۔

”جرابیں بنانے والی تمام فرموں اور اُن کے ایجنٹوں کی ایک مکمل فہرست بنا کر مجھے دے دو........ اور اُن تمام آدمیوں کے نام بھی اُس فہرست میں شامل ہونے چاہئیں‘ جو کمیشن پر گھر گھر جا کر جرابیں فروخت کرتے ہیں اور گاہکوں سے آرڈر وصول کرتے ہیں۔“

”یہ کام بھی اے‘ بی‘ سی کیس ہی کے سلسلے میں ہے‘ جناب؟“

”ہاں........ مسٹر ہرکوئل پوئرو کا ایک خیال یہ بھی ہے کہ ان وارداتوں کا ذمہ دار جرابیں بیچنے والا کوئی شخص ہے۔“ اس کے لہجے میں طنز کا زہریلا عنصر صاف معلوم ہوتا تھا۔ ”ممکن ہے‘ یہ نظریہ بیکار ہی ہو‘ لیکن ہمیں معمولی سی غفلت بھی نہیں کرنی چاہیے۔“

"ٹھیک ہے' جناب۔" ماتحت آفیسر بولا۔ "بلاشبہ مسٹر پوئرو نے اپنے وقت میں بعض کارنامے ضرور انجام دیے ہیں....... لیکن اب ان کا دماغ فیل ہو چکا ہے۔"

"اوہ۔ وہ ایک شیخی خورہ شخص ہے۔" انسپکٹر کرام نے کہا۔ "ہمیشہ لن ترانیاں کرتا ہے۔ اچھا اب ڈونکاسٹر کے انتظامات کے متعلق غور کریں۔"

* * *

ٹام ہارٹیگن نے للّی ماربری سے کہا: "آج صبح میں نے تمہارے خبطی مہمان کی زیارت کی ہے۔"

"کون؟ مسٹر کسٹ؟"

"ہاں وہی....... اُسٹن کے ریلوے اسٹیشن پر وہ یوں پھر رہا تھا' جیسے کوئی گم شدہ مُرغی ہو....... میرا خیال ہے کہ وہ نصف پاگل ضرور ہے....... اور ضرورت ہے کہ ایک آدمی ہر دم اس کی نگرانی اور حفاظت کرتا رہے....... پہلے تو اس نے اپنے ہاتھ سے اخبار گرا دیا اور پھر ٹکٹ....... میں نے اُسے ٹکٹ اُٹھا کر دیا' ورنہ اُس بندۂ خدا کو تو پتہ ہی نہ تھا کہ ٹکٹ گر چکا ہے۔ ٹکٹ لے کر اس نے انتہائی بوکھلاہٹ میں میرا شکریہ ادا کیا' مگر مجھے یقین ہے کہ اس نے پہچانا بھی نہیں ہوگا......."

"ارے....... ہاں......." للّی کہنے لگی۔ "اس نے تمہیں غور سے دیکھا ہی کب ہے' بس سرسری طور پر ہال سے گزرتے وقت تمہارا اس کا سامنا ہوتا ہے۔"

پھر وہ دونوں فرش پر ڈانس کرنے لگے۔ دفعتہً للّی کہنے لگی۔

"کس جگہ کا نام لیا تھا' تم نے؟ اُسٹن یا پیڈنگٹن؟ میرا مطلب ہے' تم نے مسٹر کسٹ کو کہاں دیکھا تھا؟"

"اُسٹن کے ریلوے اسٹیشن پر۔"

"تمہیں یقین ہے؟"

"ارے واہ....... کیا میں بھی پاگل ہوں؟ آخر تمہارا کیا خیال ہے؟"

"کمال ہے....... میں سمجھی تھی' شاید تم پیڈنگٹن سے چیٹنہم گئے تھے۔"

"لیکن کسٹ تو چیٹنہم نہیں جا رہا تھا....... وہ تو ڈونکاسٹر گیا ہے۔"

''چیٹنہم........ ''للّی نے کہا۔

''ارے نہیں........ ڈونکاسٹر........ میں نے جب ٹکٹ اُٹھایا تو وہ ڈونکاسٹر کا تھا۔''

''لیکن اُس نے تو مجھے بتایا تھا کہ وہ چیٹنہم جا رہا ہے۔''

''تم نے غلط سُنا ہوگا........ وہ ضرور ڈونکاسٹر ہی گیا ہے۔ ممکن ہے' اُسے ریس کھیلنے کا چسکا ہو۔''

''لیکن مسٹر کسٹ کو گھوڑ دوڑ سے قطعاً دلچسپی نہیں ہے اور نہ وہ ایسا آدمی معلوم ہوتا ہے۔ اوہ........ خُدا رحم کرے ٹام۔ کہیں وہ بیچارہ قتل ہی نہ ہو جائے۔ تمہیں یاد ہے کہ ڈونکاسٹر میں قتل ہونے والا ہے۔ وہی اے' بی' سی۔''

''تم فکر مت کو........ اس کا نام ڈی (D) سے شروع ہوتا ہے۔''

''پچھلی دفعہ ہی وہ قتل ہو جاتا........ جب قتل کی واردات ہوئی ہے' تو وہ چیرسٹن کے آس پاس ہی تھا۔''

''کیا واقعی؟ یہ تو عجیب اتفاق ہے۔'' وہ زور سے ہنس پڑا۔ ''کیا اس سے پیشتر وہ بیکس ہل تو نہیں گیا تھا؟''

للّی ماربری کی بھنویں تن گئیں........ ''ہاں........ جب بھی وہ یہاں نہیں تھا۔ لو مجھے اب یاد آ گیا........ دراصل اماں کہہ رہی تھیں کہ مسٹر کسٹ جاتے وقت اپنا باتھ سوٹ بھول گیا ہے۔ تب میں نے جواب دیا تھا کہ اماں تم باتھ سوٹ کی فکر کر رہی ہو اور وہاں بیکس ہل میں ایک نوجوان لڑکی کو ہلاک کر دیا گیا ہے۔''

''تب تو وہ ضرور بیکس ہل ہی گیا ہوگا۔'' ٹام نے کہا۔ پھر وہ ظرافت آمیز لہجے میں کہنے لگا: ''کیا خیال ہے للّی؟ تمہارا یہ خبطی مہمان ہی تو قاتل نہیں ہے؟''

''یہ بیچارہ؟ ارے واہ وہ غریب ایک مکھی کو تو مار نہیں سکتا۔'' للّی نے قہقہہ لگا کر کہا۔

* * *

11 ستمبر

ڈونکاسٹر!

میرا خیال ہے' 11 ستمبر کی تاریخ کو میں ساری عمر فراموش نہ کرسکوں گا........ اور بلاشبہ اب بھی میرا یہ حال ہے کہ جب بھی اخبار میں سینٹ لیجر کی گھوڑ دوڑ کا ذکر دیکھتا ہوں' تو معاً میرا ذہن گھوڑوں سے ہٹ کر قتل کی جانب منتقل ہو جاتا ہے۔

11 ستمبر کو علی الصبح ہماری پارٹی ڈونکاسٹر پہنچ گئی۔ پوئرؤ' میں' کلارک' فریسر' میگن برنارڈ تھوراگرے اور میری ڈوور۔ یہ سات افراد ایک ایسے قاتل کو پکڑنے آئے تھے' جسے انہوں نے کبھی دیکھا ہی نہیں تھا اور فرض کریں کہ مس تھوراگرے نے اُسے سرسری انداز سے دیکھا بھی تھا' تو اب اس کے لیے ہزارہا چہروں میں اُسے شناخت کرنا قطعی ناممکن بات تھی........ اور خود تھوراگرے کا یہ حال تھا کہ وہ بار بار اس بات پر کفِ افسوس ملتی تھی کہ اس نے جرابیں بیچنے والے کو غور سے کیوں نہیں دیکھا........ وہ ہر پھر کر یہی فقرہ کہتی۔

''افسوس۔ صد افسوس۔ میں بھی کتنی بیوقوف ہوں........ آپ سب لوگ مجھ پر اعتماد کر کے یہاں آئے ہیں' لیکن میرا حال یہ ہے کہ اگر میں اُس شخص کو دوبارہ دیکھ بھی پاؤں تو ہرگز نہ پہچان سکوں گی۔''

لیکن پوئرو اُسے تسلی دیتا اور کہتا۔

''نہ نہ گھبرانے کی کوئی بات نہیں۔ تم اُسے ضرور پہچان لوگی۔''

اور پھر اُس نے ایک عجیب فلسفہ پیش کیا۔

''آپ کو معلوم نہیں کہ ایک قمار باز اور قاتل میں کوئی فرق نہیں ہوتا........ قمار باز

روپے کی بازی لگاتا ہے اور قاتل اپنی جان کی اور جس طرح قمار باز کو جوئے کی لت پڑ جاتی ہے اسی طرح قاتل کو قتل کرنے کی لت پڑ جاتی ہے اور اُسے یہ علم نہیں ہوتا کہ وہ کس وقت اپنی حرکتیں روک دے....... ہر نئی واردات کے ساتھ اس میں خود اعتمادی اور اپنی قابلیت پر بھروسہ قوی ہوتا جاتا ہے۔ وہ یہ نہیں کہتا کہ میں چالاک اور قسمت کا دھنی ہوں۔ نہیں، وہ ہمیشہ یہی یقین رکھتا ہے کہ میں چالاک ہوں اور اپنی ہوشیاری اور چالاکی پر روز بروز اس کا عقیدہ پختہ ہوتا جاتا ہے، لیکن دوسری طرف اس کی قسمت کا ستارہ گردش میں آجاتا ہے۔''

''آپ کا خیال ہے کہ اس قسم کا معاملہ اس کیس میں بھی ہوگا؟'' میگن برنارڈ نے بھنویں تان کر کہا۔

''جلد یا بدیر ایسا ضرور ہونا چاہیے۔'' پوئرو نے مدھم لہجے میں جواب دیا۔ ''ابھی تک تو قسمت مجرم کا ساتھ دیتی رہی ہے، لیکن اب قسمت کو ہمارا ساتھ دینا پڑے گا اور مجھے یقین ہے کہ پانسہ پلٹ چکا ہے اور دیکھ لیجیے کہ جرابوں کا سراغ اس کی ابتداء ہے اور اب ہر بات اُس کے حق میں جانے کی بجائے ہمارے حق میں جائے گی اور وہ خود غلطیوں پر غلطیاں کرے گا۔''

''میرا خیال تو ہے کہ پولیس کے انتظامات دیکھ کر مجرم کوئی حرکت نہیں کرے گا۔'' ڈونلڈ فریسر نے کہا۔ ''ورنہ اس کے پاگل ہونے میں شبہ نہیں۔''

''بدقسمتی تو یہی ہے کہ مجرم پاگل ہے۔'' فرینکلن کلارک نے خشک لہجے میں جواب دیا۔ ''کہیے مسٹر پوئرو، آپ کا کیا خیال ہے! مجرم واردات کرے گا، یا اُسے ٹالنے کی کوشش کرے گا۔''

''چونکہ اس کی خود اعتمادی اُسے اس حد پر لے آئی ہے، اُسے بہر صورت اپنا وعدہ پورا کرنا پڑے گا اور یہ بھی ممکن ہے کہ وہ عین موقع پر پکڑا جائے۔''

ڈونلڈ فریسر نے نفی میں سر ہلایا۔ ''مجرم نہایت ہوشیاری سے کام کرے گا۔''

پوئرو نے اپنی گھڑی میں وقت دیکھا۔ اس سے پیشتر تمام کے لیے یہ طے ہو چکا تھا کہ صبح ڈونکاسٹر کی گلیوں اور بازاروں میں گھوما جائے گا اور بعد میں ہم میں ہر فرد کو ریس

کورس میں مختلف مقامات پر متعین کر دیا جائے گا- میں نے ہم کا صیغہ استعمال کیا ہے' حالانکہ میری رائے میں اس قسم کی کوشش سرے سے بے فائدہ تھی' چنانچہ میں نے پوئرو سے کہا کہ مجھے پارٹی کی کسی ایک لڑکی کے ہمراہ رکھا جائے- میری یہ بات سن کر پوئرو کی آنکھوں میں ایک خاص چمک نمودار ہوئی' جو شاذ و نادر ہی نہایت اہم موقعوں پر نمودار ہوتی تھی اور اس نے میری رائے سے اتفاق کیا-

اس اثناء میں تینوں لڑکیاں اپنا لباس تبدیل کرنے چلی گئی تھیں اور ڈونلڈ فریسر کھڑکی کے ساتھ کھڑا باہر دیکھ رہا تھا' جیسے کچھ سوچ رہا ہو- فرینکلن کلارک نے ڈونلڈ فریسر کی جانب دیکھا اور یہ فیصلہ کر کے کہ وہ اپنے خیالات میں اس قدر گم ہے کہ کسی کی بات پر دھیان نہیں دے گا' اپنی آواز مدھم کر کے پوئرو کو مخاطب کیا-

''مسٹر پوئرو ذرا میری بات سنیں- مجھے معلوم ہے کہ آپ چرسٹن میں میری بھابی لیڈی کلارک کو دیکھنے گئے تھے........ کیا انہوں نے آپ سے کچھ کہا........ یا کوئی اشارۃً بات کہی........ میرا مطلب ہے کہ انہوں نے کوئی خاص رائے؟''

اس نے فقرہ ناتمام چھوڑ دیا' جیسے وہ اپنا مفہوم بیان کرنے سے قاصر ہو-

پوئرو نے انتہائی معصوم چہرہ بنا کر (جس نے میرے اندر تجسس کی شدید لہر دوڑا دی تھی) اُس سے پوچھا-

''آپ کی بھابی نے کیا کہا؟ اشارۃً بات؟ کیا کہا آپ نے؟''

فرینکلن کلارک کے چہرے پر ہلکی سی سُرخی نمودار ہوئی-

''آہ شاید آپ سوچتے ہوں کہ یہ وقت ذاتی نوعیت کی گفتگو کا نہیں-''

''جی نہیں' آپ بات کیجیے-''

''دراصل .... مسٹر پوئرو' بات دراصل یہ ہے کہ میری بھابی یوں تو نہایت بااخلاق خاتون ہیں اور ہمیشہ سے اُنہیں چاہتا ہوں........ لیکن بلاشبہ شدید بیماریوں اور نشہ آور دواؤں کے سبب اُن کے دماغ میں بعض افراد کے متعلق عجب غلط فہمیاں........''

''آہ........'' پوئرو کے منہ سے صرف یہی لفظ برآمد ہوا اور اس کی آنکھیں خوب چمکنے لگیں، لیکن فرینکلن کلارک نے اس کا نوٹس لیے بغیر بات جاری رکھی۔

''دراصل یہ بات ہے کہ مس تھوراگرے........''

''آہا........ آپ مس گرے کی بابت کچھ کہہ رہے ہیں۔'' پوئرو نے اُسی معصوم لہجے میں کہا۔

''جی ہاں........ بدقسمتی سے مس گرے کے متعلق لیڈی کلارک کے ذہن میں چند غلط فہمیاں داخل ہوگئی ہیں........ آپ کو معلوم ہے کہ وہ لڑکی کس قدر سلیقہ منداور غالباً خوب صورت بھی ہے۔''

''ہاں........ شاید........''

''جی ہاں........ اور عورتوں میں یہ عادت ہوتی ہے کہ دوسری عورتوں سے خواہ مخواہ حسد کرنے لگتی ہیں۔ اب آپ دیکھیے کہ مس گرے میرے بھائی کے لیے کس قدر اچھی مددگار ثابت ہوئی ہے اور وہ ہمیشہ اس کی تعریفیں کیا کرتا تھا، لیکن میری بھابی نے اس کا مطلب کچھ اور سمجھ لیا........ اور اسے اپنی سوکن سمجھنے لگیں، حالانکہ تھوراگرے ایسی گری ہوئی لڑکی نہیں ہے اور نہ اس نے کبھی کوئی پست حرکت کی........ میرا بھائی جب تک زندہ تھا، بھابی کو کچھ کہنے کی جرات نہ ہوئی، لیکن اس کے مرتے ہی انہوں نے تھوراگرے کو گھر سے نکل جانے کا حکم دے دیا۔ میں سمجھتا ہوں کہ مارفیا اور دوسری نشہ آور دواؤں نے اُن کے دماغ پر بُرا اثر ڈالا ہے اور نرس کا بھی یہی خیال ہے۔ وہ کہتی ہے کہ اس میں لیڈی کلارک کا کوئی قصور نہیں۔''

اس نے تھوڑی دیر تک توقف کیا پھر بولا۔

''بہرحال مسٹر پوئرو، میں چاہتا ہوں کہ اس صورتِ حال کی موجودگی میں آپ کوئی غلط تاثر نہ لے لیں۔ یہ محض ایک دماغی مریض عورت کے خیالات ہیں........ اور یہ دیکھیے'' اس نے اپنی جیب میں سے ایک کاغذ نکالا۔ ''یہ میرے آنجہانی بھائی کا ایک خط ہے، جو انہوں نے مجھے اُس وقت بھیجا، جب میں ملایا میں تھا........ میں چاہتا ہوں کہ آپ پڑھ لیں تاکہ آپ کو علم ہو جائے کہ میرے آنجہانی بھائی اور تھوراگرے میں کیسے تعلقات تھے۔''

پوئرو نے خط اُس سے لے لیا- فرینکلن کلارک اس کے ساتھ لگ کر کھڑا ہو گیا اور اپنی انگلی سے خط کے ایک اقتباس کی جانب اشارہ کر کے اونچی آواز سے بڑھنے لگا-

یہاں حالات بدستور معمول پر ہیں- لیڈی کلارک کو پہلے سے آرام ہے- تمہیں تھورا گرے تو یاد ہو گی؟ اور میں بتا نہیں سکتا کہ وہ لڑکی میرے لیے کتنی مفید اور آرام دہ ثابت ہوئی ہے- میرے ذوقِ نوادرات میں اس کی دلچسپی مجھ سے زیادہ ہے اور بلاشبہ میں خوش نصیب ہوں کہ ایسی سیکرٹری مجھے ملی اور میں سمجھتا ہوں کہ میری اپنی بیٹی بھی مجھے ایسی خوشی اور آرام نہ پہنچا سکتی جو تھورا گرے کی بدولت مجھ کو حاصل ہے- اس کی گزشتہ زندگی مصائب و مشکلات سے بھرپور رہی ہے' لیکن میں اب مطمئن ہوں کہ یہاں اُسے اپنا گھر اور سچی محبت دستیاب ہو گئی ہے-"

"دیکھا آپ نے میرا بھائی تھورا گرے کے بارے میں کیا رائے رکھتا تھا؟" فرینکلن نے کہا- "وہ اُسے اپنی بیٹی کے برابر سمجھتا تھا اور یہ کتنی بڑی ناانصافی ہے کہ بھائی کے مرتے ہی مس گرے کو گھر سے نکال دیا جائے- مسٹر پوئرو' بعض عورتیں واقعی شیطان صفت ہوتی ہیں-"

"بہر حال یہ یاد رکھیے کہ آپ کی بھابی ایک مریض ہیں-" پوئرو نے جواب دیا-

"جی ہاں اسی سبب سے میں اب تک خاموش ہوں اور اسی خیال سے میں نے آپ کو یہ خط دکھانا ضروری خیال کیا- میں نہیں چاہتا کہ تھورا گرے کے بارے میں لیڈی کلارک کی کسی بات سے آپ کوئی غلط تاثر لے لیں-"

"میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ میں کبھی کسی کے کہنے پر غلط تاثر نہیں لیا کرتا' بلکہ میں پہلے خود فیصلہ کرتا ہوں-"

"خیر........" کلارک نے خط جیب میں ڈالتے ہوئے کہا- "میں خوش ہوں کہ یہ خط میں نے آپ کو دکھایا- لیجیے خواتین آ گئیں' اب ہمیں چلنا چاہیے-"

جونہی ہم سب کمرے سے باہر نکلے' پوئرو نے مجھے آواز دے کر بلایا-

"گویا تم اس مہم کے ساتھ جانے کا پکا ارادہ رکھتے ہو ہاسٹنگ؟"

''ہاں ہاں ـــــ کیا میں یہاں اکیلا مکھیاں ماروں گا۔''

''جیسا کہ تم نے کہا تھا تمہیں کسی لڑکی کے ساتھ شامل کر دیا جائے۔ اب بتاؤ تم ان میں سے کس کے محافظ بننا چاہتے ہو؟''

''اوہ........ میں نے تو اس پر غور ہی نہیں کیا۔''

''مس برنارڈ کے متعلق کیا خیال ہے؟''

''میرا خیال ہے' وہ شاید اسے پسند نہ کرے' کیونکہ وہ آزاد قسم کی لڑکی ہے۔''

''اور مس گرے؟''

''ہاں........ وہ بہتر رہے گی۔''

اس جواب پر پوئرو ہنس پڑا اور میں خواہ مخواہ شرمندہ ہو گیا۔ وہ بولا۔

''افسوس ہے کہ تم ابھی تک حسین لڑکیوں پر جان دیتے ہو........ بہر حال میں یہ تجویز پیش کرتا ہوں کہ تم میری ڈوور کے ساتھ رہو گے .... اور خبردار اُسے ایک لمحے کے لیے بھی تنہا نہ چھوڑنا........''

''لیکن........ کیوں؟'' میں نے حیرت سے پوچھا۔

''میرے عزیز دوست اس لیے کہ اس کا نام ڈی (D) سے شروع ہوتا ہے۔ ہمیں احتیاط کو ہاتھ سے نہ جانے دینا چاہیے۔''

یہ سنتے ہی میرا دل دھڑکنے لگا........ اور میں چند سیکنڈ تک بے حس و حرکت کھڑا پوئرو کی صورت تکتا رہا۔

''جاؤ ہاسٹنگ دیر نہ کرو........ میری ڈوور کو تنہا نہ چھوڑنا۔''

میں نے اُسے یقین دلایا کہ میں سائے کی طرح اس کے ساتھ ساتھ رہوں گا اور پوئرو کو وہیں کمرے میں چھوڑ کر میں باہر بھاگا۔

* * *

چوتھا قتل

ریگل سینما میں کیتھرائن رائل کی مشہور فلم ''ناٹ اے سپارو'' (Not A Sparrow) چل رہی تھی اور مسٹر لیڈبیٹر اپنی پسندیدہ ہیروئن کی فلم انتہائی انہماک سے دیکھ رہے تھے- فلم ختم ہونے میں چند منٹ باقی تھے کہ ان کے برابر کی سیٹ سے ایک شخص اُٹھ کر دروازے کی جانب لپکا' لیکن اس نے اچانک ٹھوکر کھائی اور اس کی ہیٹ اگلی سیٹ پر گرگئی....... اور اس شخص نے آگے جھک کر اپنی ہیٹ اُٹھالی-

مسٹر لیڈبیٹر کو اس شخص کا اس طرح اٹھنا سخت ناگوار گزرا........ وہ اپنے دل میں کہنے لگے کیسے بدتمیز لوگ ہیں' چند منٹ اور انتظار نہیں کرسکتے- اس اثناء میں وہ شخص سیٹوں کی قطار سے گزر کر دروازے سے باہر جاچکا تھا........ تین منٹ بعد ہی فلم ختم ہوگئی اور ہال میں قمقمے روشن ہوگئے اور مسٹر لیڈبیٹر آہستہ سے اُٹھ کھڑے ہوئے- انہوں نے سینما ہال میں ایک گھومتی ہوئی نگاہ ڈالی اور دل میں کہا ظاہر ہے' آج تو سینما ہال خالی ہی رہا ہوگا- سب لوگ تو ریس کورس گئے ہوں گے- ہر شخص تیزی سے دروازے کی جانب جارہا تھا- مسٹر لیڈبیٹر نے بھی چلنے کی تیاری کی اور انہوں نے دیکھا کہ ان کے سامنے والی سیٹ پر ایک شخص سو رہا ہے........ یہ دیکھ کر مسٹر لیڈبیٹر کو بڑا تاؤ آیا کہ ایسی شاندار فلم کے دوران بھی بعض احمق ہال میں سو جاتے ہیں- سوئے شخص کی ٹانگیں آگے کو پھیلی ہوئی تھیں اور لوگ اُسے پھاند پھاند کر آگے گزر رہے تھے........ ایک شخص نے آگے بڑھ کر سوئے ہوئے آدمی کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر اُسے بلایا-

''ارے صاحب........ معاف کیجیے........ فلم ختم ہوگئی........'' مسٹر لیڈ بیٹر نے دروازے پر پہنچ کر ایک مرتبہ پھر مُڑ کر دیکھا........ سوئے ہوئے آدمی کے گرد چند آدمی اکٹھے ہوگئے........ انہوں نے سوچا ضرور وہ شخص شراب کے نشے میں مدہوش پڑا ہے........ انہوں نے ایک لحظہ تامّل کیا اور ہال سے باہر نکل گئے۔

سینما ہال میں چوکیدار کہہ رہا تھا۔''آپ نے ٹھیک کہا تھا صاحب........ وہ بیمار معلوم ہوتا ہے........ ارے کیا معاملہ ہے' جناب؟''

ایک اور شخص نے نوجوان کے سر پر ہاتھ رکھا اور فوراً ہی چلاتے ہوئے ہٹالیا۔ اس کا ہاتھ سُرخ ہورہا تھا۔

''خون........''

یہ سُن کر سراسیمگی پھیل گئی۔ دفعتہً چوکیدار کی نظر پیلے رنگ کی ایک چیز پر پڑی جو سیٹ کے عین نیچے پڑی تھی۔ اس نے ہاتھ بڑھا کر اسے اُٹھالیا۔

''خدا رحم کرے........'' وہ چلایا........ ''یہ تو اے' بی' سی ریلوے گائیڈ ہے۔''

الیگزنڈر بونا پارٹ کسٹ ریگل سینما سے باہر آیا اور آسمان کی طرف دیکھا........ کیسی سہانی شام ہے........ کیسی سہانی شام ہے........ اس نے دل میں کہا اور پھر وہ آپ ہی آپ مسکراتا ہوا بلیک سوان ہوٹل میں داخل ہوا جہاں وہ ٹھہرا ہوا تھا۔ دوسری منزل پر اس کا کمرہ تھا۔ کمرے میں داخل ہوتے ہی وہ عجیب انداز میں ہنسا۔ کوٹ کی آستین پر کف کے پاس ہی ایک دھبّہ نظر آیا۔ اُس نے اسے چھوا تو وہ گیلا تھا........ سُرخ........ خون پھر اس کا ہاتھ جیب میں گیا اور کوئی چیز باہر نکالی........ ایک پتلا سا لمبا چمکدار چاقو........ اور چاقو کا پھل بھی خون سے سُرخ ہورہا تھا۔

وہ بڑی دیر تک کُرسی میں گُم سُم بیٹھا رہا........ اور کبھی کبھار وہ سہمے ہوئے انداز میں چاروں طرف دیکھتا تھا۔ اس کی زبان بار بار خشک ہونٹوں پر پھرتی تھی۔

''یہ میری غلطی نہیں ہے۔'' اس نے کہا........ اس کے لہجے سے یوں معلوم ہوتا تھا' جیسے وہ کسی شخص سے بحث کر رہا ہو یا کوئی بچہ اپنے ماسٹر کے سامنے دلیل دے رہا ہو........ دوبارہ اس نے اپنے ہونٹوں پر زبان پھیری........ اور اور پھر اس نے کوٹ کی آستین پر دھبّے کو ہاتھ لگایا........ اور پھر اُس کی نظریں کمرے کے اُس گوشے پر پڑ گئیں' جہاں منہ ہاتھ دھونے کی چلمچی رکھی تھی۔ ایک منٹ بعد ہی جگ میں رکھا ہوا پانی چلمچی میں اُلٹ رہا تھا۔ اپنا کوٹ اُتار کر اس نے نہایت احتیاط سے خون کا دھبہ صاف کیا اور آستین کو نچوڑا۔ اُف پانی کا رنگ بالکل سُرخ ہو گیا تھا۔

دروازے پر ہلکی سی دستک ہوئی اور وہ بے جان مورتی کی طرح دروازے کو گھورنے لگا۔

دروازہ کُھلا........ اور ایک موٹی تازی لڑکی پانی کا جگ ہاتھ میں لیے کمرے میں داخل ہوئی۔

''اوہ........ معاف کیجیے صاحب' یہ ہے' آپ کا گرم پانی صاحب۔'' اس نے بڑی مشکل سے یہ فقرہ کہا۔

''شکریہ۔شکریہ........ میں ٹھنڈے پانی سے ہاتھ دھو چکا ہوں........''

لڑکی کی نظریں فوراً چلمچی پر پڑیں........ مسٹر کسٹ نے بوکھلا کر کہا۔

''مجھے........ میرا........ میں نے اپنا ہاتھ کاٹ لیا........'' چند سیکنڈ تک دونوں خاموش رہے۔ آخر لڑکی بولی........ ''ہاں........ صاحب........'' اور پھر وہ دروازہ بند کرتی ہوئی باہر چلی گئی اور کسٹ پتھر کی طرح وہیں کھڑا رہا۔

آخرکار یہ وقت آ ہی گیا........ وہ کان لگائے کُچھ سننے کی کوشش کرتا رہا۔ کیا یہ آوازیں اُن آدمیوں کی ہیں' جو سیڑھیاں چڑھ کر یہاں آ رہے ہیں........ ؟ اُسے کوئی آواز نہ سنائی دیتی تھی' البتہ اس کا دل زور زور سے دھڑک رہا تھا۔

دفعتہً اس بے جان مورتی میں زندگی اور حرکت کے آثار نمودار ہوئے- اس نے پُھرتی سے اپنا کوٹ پہنا- آہستہ سے دروازہ کھولا اور پنجوں کے بل چلتا ہوا سیڑھیاں اُترنے لگا- ابھی تک کوئی نہیں آیا........ سیڑھیوں کے کنارے پر وہ رُکا........ کس طرف سے؟ اس نے جلدی سے اپنے دل میں کوئی فیصلہ کیا........ اور تیزی سے چلتا ہوا اس دروازے تک گیا' جو میدان میں کھلتا تھا اور باہر نکل گیا- میدان میں چند موٹر ڈرائیور گھوڑ دوڑ میں جیتنے اور ہارنے والوں کے متعلق بحث کرنے میں مصروف تھے........ کسٹ نے جلدی سے میدان عبور کیا اور بازار میں پہنچ گیا اور دائیں بائیں گلیاں گھومتا ہوا چلنے لگا- کیا اسٹیشن پر جانے کا خطرہ مول لیا جائے؟

ہاں........ اسٹیشن پر بے شمار لوگوں کا ہجوم ہوگا........ اسپیشل ٹرینیں........ اور اگر قسمت نے یاوری کی تو وہ محفوظ رہے گا........ کاش قسمت اس کے ساتھ ہو-

* * *

انسپکٹر کرام مسٹر لیڈبیٹر کی رام کہانی سننے میں مصروف تھا-

''ارے انسپکٹر صاحب' میں آپ سے کیا عرض کروں- خُدا کی پناہ' جب بھی اس کے متعلق سوچتا ہوں' تو حرکتِ قلب بند ہوتی محسوس ہوتی ہے- تمام فلم کے دوران وہ شخص میرے برابر کی سیٹ پر بیٹھا رہا........''

''آپ صاف صاف بات بتایئے نا؟ فلم کے اختتام پر یہ شخص اُٹھ کر دروازے تک گیا تھا؟''

''جی نہیں چند منٹ پہلے-''

''اور جب یہ آپ کے قریب سے گزرا تو لڑکھڑایا تھا؟''

''جی ہاں' بلکہ وہ جان بوجھ کر لڑکھڑایا تھا........ میں اب سمجھ گیا ہوں........ پھر وہ اگلی سیٹ پر سے اپنی ہیٹ اُٹھانے کے لیے جھکا........ اور جب ہی اُس غریب آدمی کے چاقو گھونپا ہوگا........''

''آپ نے کسی قسم کی کوئی آواز' چیخنے یا چلانے کی نہیں سنی؟''

''جی نہیں- میں فلم دیکھنے میں محو تھا- دراصل کیتھرائن رائن........''

''اور پھر وہ باہر چلا گیا؟''

''جی ہاں........''

''آپ اس کا حلیہ بیان کر سکتے ہیں؟''

''جناب عالی وہ بڑا صحت مند اور قد آور شخص تھا........ بالکل دیوزاد........ کم از کم چھ فٹ اونچا اور میرا خیال ہے' گنجا بھی تھا........''

''کیا وہ لنگڑا کر تو نہیں چلتا تھا؟'' انسپکٹر نے دریافت کیا-

''ہاں........ ہاں........ اب آپ نے کہا تو مجھے یاد آتا ہے کہ وہ لنگڑا کر چلتا تھا........''

''اور فلم شروع ہونے سے قبل وہ اپنی نشست پر بیٹھا تھا؟''

''جی نہیں........ کھیل شروع ہونے کے بعد وہ ہال میں آیا تھا-''

انسپکٹر کُرام نے اثبات میں سر ہلایا اور مسٹر لیڈبیٹر کی جانب سے اس بیان پر دستخط کرانے کے بعد اُنہیں چھٹی دے دی........ پھر اس نے قریب بیٹھے ہوئے کرنل اینڈرسن سے کہا- ''اب سینما کے چوکیدار کی بات بھی سُن لی جائے-''

چوکیدار جمین نے کمرے میں آ کر فوجی انداز میں سلیوٹ کیا........ اس کی نگاہیں کرنل اینڈرسن کے چہرے پر جمی ہوئی تھیں-

''ہاں بھئی' اب تم بتاؤ تمہیں کیا علم ہے؟'' انسپکٹر نے پوچھا-

''جناب عالی یہ فلم ختم ہونے کے بعد کا واقعہ ہے........ مجھے بتایا گیا کہ ایک شخص کی اچانک طبیعت خراب ہوگئی ہے- وہ شخص جناب دو روپے چار آنے والے درجے میں تھا اور اپنی کرسی میں سویا ہوا نظر آتا تھا' جناب........ اور کئی آدمی اس کے پاس کھڑے تھے- اُن میں سے ایک آدمی نے اس کے سر پر ہاتھ رکھا' تو اس کے کوٹ کی آستین پر خون کا داغ لگ گیا- جناب........ تب یہ بات صاف ہوگئی کہ وہ شخص مر چکا ہے اور اس کی گردن میں چاقو گھونپ دیا گیا تھا' جناب........ پھر جناب میں نے سیٹ کے نیچے اے' بی' سی ریلوے گائیڈ پائی اور میں نے کسی چیز کو قطعاً ہاتھ نہیں لگایا' بلکہ فوراً ہی پولیس کو اطلاع دے دی تھی' جناب کہ ایک حادثہ برپا ہوگیا ہے........''

''تم نے بہت اچھا کیا جمین- اچھا یہ بتاؤ کیا تم نے دو روپے چار آنے والے درجے سے کسی شخص کو فلم ختم ہونے سے چند منٹ پہلے تو باہر جاتے نہیں دیکھا؟''

''بہت سے لوگ گئے تھے' جناب-''

''اُن میں سے کسی کا حُلیہ یاد ہے' تمہیں؟''

''افسوس کے ساتھ عرض کرتا ہوں کہ نہیں........ اُن میں سے دو صاحبان تو میرے جاننے والے تھے- ایک صاحب کے ہمراہ اُن کی لیڈی تھیں اور باقی کو میں نہیں دیکھ سکا-''

''اچھا خیر اب تم جا سکتے ہو-'' انسپکٹر نے کہا-

چوکیدار نے سلیوٹ مارا اور چلا گیا....... اس کے جاتے ہی ایک پولیس کانسٹیبل نے کمرے میں آ کر کہا-

''جناب! مسٹر ہرکوئل پوئرو اور اُن کے ہمراہ ایک صاحب تشریف لائے ہیں-''

انسپکٹر گرام کی پیشانی پر ناراضگی کی شکنیں نمودار ہوئیں اور وہ تند لہجے میں بولا-

''بلا لو اُنہیں-''

* * *

ڈونکاسٹر کی واردات

پوئرے کے پیچھے آتے ہوئے میں نے انسپکٹر کے منہ سے نکلے ہوئے یہ درشت الفاظ سن لیے تھے۔

انسپکٹر کرام اور چیف کانسٹیبل کرنل اینڈرسن دونوں کے چہرے پژمردہ اور فکرمند نظر آتے تھے۔ اینڈرسن نے سر کے اشارے سے ہمارا خیر مقدم کیا۔

''اچھا ہوا مسٹر پوئرو آپ آ گئے۔'' اس نے شگفتہ لہجے میں کہا اور مجھے احساس ہوا کہ اس نے اندازہ لگا لیا ہے کہ انسپکٹر کرام کے الفاظ ہمارے کانوں تک پہنچ گئے ہیں۔

''دیکھ لیجیے' اب پھر ہم ایک نئی مصیبت میں گرفتار ہیں۔''

''اے' بی' سی کی ایک اور واردات؟''

''جی ہاں ______ خدا اسے غارت کرے۔ ایک شخص کی گردن میں چھرا گھونپا گیا ہے۔''

''آہ' اِس بار اُس نے چُھرا استعمال کیا؟''

''جی ہاں ______ مجرم نے ہر جگہ مختلف طریقے استعمال کیے ہیں۔ پہلا طریقہ سر پر ضرب لگانے کا' دوسرا گلے میں پھندا ڈالنے کا اور تیسرا طریقہ چھرا گھونپنے کا ______ لیجیے یہ میڈیکل رپورٹ ہے۔ شاید آپ اسے دیکھنا پسند کریں۔''

اس نے پوئرو کی جانب چند کاغذات بڑھا دیے۔

''اور اے' بی' سی ریلوے گائیڈ مقتول کے پیروں تلے نشست کے قریب پڑی پائی گئی ہے۔'' اینڈرسن نے مزید بتایا۔

''مقتول کو شناخت کیا گیا ہے؟'' پوئرو نے دریافت کیا۔

''ہاں ______ اور اس مرتبہ اے' بی' سی نے غلط آدمی کو مارا ہے ______ کیونکہ مقتول کا نام جارج ارل فیلڈ ہے اور پیشے کے اعتبار سے ''حجام'' تھا۔

''فرمایئے کیا میں دوسرے گواہ کو اندر بُلا لوں۔'' انسپکٹر نے پوچھا۔ ''وہ گھر جانے کے لیے بے تاب ہے۔''

''ہاں۔ ہاں ______ بلاؤ۔''

چند منٹ بعد ایک ادھیڑ عمر کا شخص کمرے میں داخل ہوا اور جب وہ بولا تو اُس کی آواز میں ہلکا سا ارتعاش موجود تھا۔

''خدا رحم کرے ______ میں نے کبھی اپنی عمر میں ایسا بھیانک حادثہ نہیں دیکھا۔'' وہ بولا ''اور صاحب'' میں پہلے ہی اختلاجِ قلب کا پُرانا مریض ہوں' تعجب ہے کہ میرا وہیں ہارٹ فیل کیوں نہ ہوا۔''

''شکر ہے' نہیں ہوا۔ اب آپ اپنا نام بتایئے؟'' انسپکٹر نے تلخی سے کہا۔

''ڈانز ______ روجر عمانویل ڈانز۔ یہ میرا پورا نام ہے۔''

''پیشہ؟''

''میں ہائی سکول فیلڈ آف بوائز میں ماسٹر ہوں۔''

''اچھا مسٹر ڈانز' آپ اپنے الفاظ میں اس حادثے کی کُل رُوداد بیان فرمایئے۔''

''میں آپ کو تفصیل سے کچھ نہیں بتا سکوں گا۔ بہر حال واقعہ یہ ہے کہ فلم کے اختتام پر میں اپنی نشست سے اٹھا تو میں نے دیکھا کہ میرے بائیں ہاتھ والی نشست خالی تھی' لیکن اس سے پچھلی نشست پر ایک شخص کو میں نے سویا ہوا پایا۔ اس کی ٹانگیں آگے کو پھیلی ہوئی تھیں۔ اس لیے میں نے مناسب سمجھا کہ اسے جگا کر خبردار کردوں' چنانچہ میں نے نرمی سے اس کا کندھا ہلا کر اس سے درخواست کی کہ بھائی جان اٹھئے' فلم ختم ہو چکی ہے' لیکن وہ بدستور سویا رہا۔ پھر میں نے اُسے اور زور سے ہلایا اور پھر اس کا سر آگے کی جانب ڈھلک گیا اور مجھے محسوس ہوا کہ یا تو وہ اچانک بیمار ہو گیا ہے' یا بے ہوش ہے۔ میں نے بلند آواز سے پکار کر کہا۔ یہ شخص بیمار ہو گیا ہے۔ چوکیدار کو بھیج دیا جائے۔ چوکیدار آیا اور جب میں نے اس شخص کے کندھے سے ہاتھ ہٹایا تو مجھے اپنا ہاتھ

گیلا گیلا محسوس ہوا- میں نے غور سے دیکھا تو میرے ہاتھ پر خون لگا ہوا تھا- تب میں سمجھا کہ اس شخص کی گردن میں چھرا گھونپا گیا ہے اور عین اُسی وقت چوکیدار نے اے بی سی ریلوے گائیڈ وہاں پڑی پائی- توبہ توبہ اب بھی مجھے اس کا خیال آتا ہے' تو خوف سے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں-"

میں نے دیکھا کہ کرنل اینڈرسن نہایت پُرتجسس انداز میں مسٹر ڈانز کی طرف دیکھ رہا تھا' پھر وہ بولا-

"مسٹر ڈانز! کیا آپ یہ سمجھتے ہیں کہ آپ نہایت خوش نصیب آدمی ہیں؟"

"ہاں صاحب سمجھتا تو ہوں' لیکن کچھ زیادہ نہیں-"

"آہ ــــــ آپ میرے کہنے کا مطلب نہیں سمجھے- آپ مقتول شخص سے دو نشستوں کے فاصلے پر بیٹھے ہوئے تھے- یہی کہا نا آپ نے؟"

"جی ہاں ــــــ بلکہ یوں کہیے کہ پہلے تو میں مقتول شخص کے ساتھ والی نشست پر ہی بیٹھا ہوا تھا اور پھر میں وہاں سے اُٹھ کر اس سے اگلی نشست پر بیٹھ گیا-"

"ہوں ــــــ آپ کا قد اور جسامت مقتول کے جسم اور قد کے تقریباً برابر ہی ہے اور مقتول کی طرح آپ نے بھی اپنی گردن کے گرد رومال لپیٹا ہوا تھا؟"

"ہاں صاحب' ٹھیک ہے' لیکن میں یہ سمجھنے سے قاصر ہوں-"

"بندۂ خدا میں یہی تو کہہ رہا ہوں کہ آپ نہایت خوش نصیب شخص ہیں-" کرنل اینڈرسن نے اس کی بات کاٹ کر کہا- "قاتل تمہارا تعاقب کرتا ہوا جب سینما ہال میں آیا تو کسی نہ کسی طرح تمہارے دھوکے میں اس نے غلط گردن میں چاقو گھونپ دیا- ورنہ مسٹر ڈانز میرا یہ خیال ہے کہ وہ چاقو آپ کے لیے ہی تھا-"

مسٹر ڈانز اب تک کھڑا ہو کر بیان دے رہا تھا- کرنل اینڈرسن کے یہ الفاظ سن کر یکدم اس کا چہرہ ہلدی کی طرح زرد پڑ گیا اور وہ دھم سے کرسی میں گر پڑا-

"پانی ــــــ خدا کے واسطے مجھے پانی پلاؤ-" اس نے لرزتی آواز میں کہا- پانی کا گلاس منگوایا گیا اور اس نے بے تابی سے ایک ہی سانس میں گلاس ختم کر ڈالا-

"میرے لیے؟" اس نے کہا؟ "کیوں میرے لیے کیوں؟"

''اس لیے کہ آپ کا نام ڈی (D) سے شروع ہوتا ہے۔'' انسپکٹر نے جواب دیا۔
''گویا آپ کے کہنے کا مطلب یہ ہے کہ وہ ______ یعنی وہ جنونی قاتل مجھے ہلاک کرنے کی نیّت سے سینما ہال تک پہنچا تھا؟
''جی ہاں یہی بات ہوگی۔''
''مگر خُدا کے لیے یہ تو بتاؤ آخر کیوں؟'' اسکول ماسٹر نے چلا کر پوچھا۔
''کوئی پاگل اپنی کسی حرکت کے لیے وجہ کا متلاشی نہیں ہوتا۔ مسٹر ڈانز۔''
''خدا مجھ پر رحم کرے۔'' مسٹر ڈانز نے اپنے سینے پر جلدی سے صلیب کا نشان بنایا۔ پھر وہ اُٹھا اور بولا۔
''اچھا اب مجھے گھر جانے کی اجازت دے دیجیے۔ میرا دل دھڑک رہا ہے۔''
چنانچہ اُسے جانے کی اجازت دے دی گئی۔ جب وہ چلا گیا' تو انسپکٹر کہنے لگا۔
''مسٹر ڈانز کے گھر کی نگرانی کی جارہی ہے۔''
''اوہو کیا آپ کا یہ خیال ہے جب اے' بی' سی کو اپنی غلطی کا علم ہوگا تو وہ ایک مرتبہ پھر مسٹر ڈانز پر حملہ کر دے گا؟'' پوئرو نے کہا۔
''بے شک' ایسا ممکن ہے۔'' کرنل اینڈرسن نے جواب دیا۔ ''اے بی سی کے پروگرام کے مطابق عمل نہ ہوتو اس کو بڑی ذہنی کوفت ہوگی۔''
پوئرو نے پُرفکر انداز میں اپنا سر ہلایا۔
''کاش' ہمیں مجرم کے صحیح حلیے کا علم ہو جاتا۔'' اینڈرسن بولا ''ہم ابھی تک اوّل و آخر اندھیرے میں ہیں۔''
''وہ بھی عنقریب معلوم ہو جائے گا۔'' پوئرو نے کہا۔
''خدا آپ کی زبان مبارک کرے۔''
''بس ذرا صبر سے کام لیجیے۔'' پوئرو نے مزید کہا۔
''مسٹر پوئرو' آپ کو اپنے الفاظ پر بہت اعتماد ہے؟''
''ہاں کرنل اینڈرسن! ابھی تو قاتل نے ایک ہی غلطی کی ہے' لیکن جلد ہی وہ ایک اور کرنے پر مجبور ہے۔''

چیف کانسٹیبل اس موضوع پر بحث کا آغاز کرنے ہی والا تھا کہ ایک سپاہی نے مداخلت کی۔

''جناب عالی! بلیک سوان ہوٹل کے منیجر مسٹر بال ایک لڑکی کے ہمراہ آئے ہیں اور آپ سے کچھ کہنا چاہتے ہیں۔''

''انہیں فوراً یہاں لے آؤ۔ جلدی لے آؤ۔'' انسپکٹر نے بے صبری سے کہا۔

چند لمحے بعد مسٹر بال ایک موٹی سی لڑکی کے ہمراہ کمرے میں داخل ہوئے۔ لڑکی کے چہرے پر جوش و اضطراب کی گہری سرخی دوڑ رہی تھی۔

''مجھے اُمید ہے کہ میں آپ کا قیمتی وقت ضائع نہ کروں گا۔'' مسٹر بال نے اپنی آہستہ مگر بھاری آواز میں کہا۔''میرے ہمراہ یہ لڑکی آئی ہے' جو آپ کو چند مفید باتیں بتا سکے گی۔''

''لڑکی' کیا نام ہے' تمہارا؟'' کرنل اینڈرسن نے دریافت کیا۔

''مَیری۔ جناب ____ ! مَیری سٹروڈ۔''

''اچھا تو مَیری بتاؤ تم کیا کہنا چاہتی ہو؟''

مَیری نے اپنے مالک کی جانب استفہامیہ نظروں سے دیکھا۔

''جناب اس لڑکی کے فرائض میں یہ داخل ہے کہ وہ مہمانوں کے کمرے میں گرم پانی لے جائے۔''

مسٹر بال کہنے لگے۔''اس وقت ہماری سرائے میں نصف درجن کے قریب مسافر ٹھہرے ہوئے ہیں' چند ریس کھیلنے کے لیے آئے ہیں اور چند تجارتی اغراض کے لیے۔''

''ہاں ____ ہاں ____ '' اینڈرسن نے بے صبری سے کہا۔

مسٹر بال لڑکی سے مخاطب ہو کر کہنے لگے۔''لو اب تم انہیں سب بات بتا دو۔ ڈرو مت۔''

لڑکی نے آہستہ آہستہ ناک میں بولتے ہوئے کہنا شروع کیا۔

''میں نے دروازے پر دستک دی اور جب کوئی جواب نہ ملا تو میں کمرے میں چلی گئی۔ ورنہ میری عادت ایسی نہیں کہ بلا اجازت لیے مہمانوں کے میں چلی جاؤں اور صاحب جب میں کمرے میں گئی' تو وہ چلمچی کے پاس کھڑا اپنا ہاتھ دھو رہا تھا۔''

وہ رُک گئی اور گہرے سانس لینے لگی۔

''ہاں۔ ہاں لڑکی بولو پھر کیا ہوا؟'' اینڈرسن نے کہا۔

''پھر جناب میں نے اُسے کہا۔ صاحب یہ آپ کا گرم پانی ہے اور میں نے پہلے دروازہ پر دستک دی تھی' لیکن وہ بولا میں نے تو ٹھنڈے پانی سے ہی ہاتھ دھو لیے ہیں' پھر صاحب میں نے قدرتی طور پر چلمچی کی جانب دیکھا اور ____ خدا رحم کرے صاحب وہ سُرخ ہو رہی تھی۔''

''سرخ؟'' اینڈرسن نے تیز لہجے میں کہا۔

مسٹر بال نے اب اپنی باری سمجھتے ہوئے کہا ____ ''لڑکی نے مجھے بتایا کہ اُس شخص نے اپنا کوٹ اتار رکھا تھا اور کوٹ کی آستین دھو رہا تھا اور آستین پر خون ہی خون جما ہوا تھا۔ یہی کہا تھا' نا تم نے مَیری؟''

''ہاں ____ جناب' یہی بات تھی۔'' پھر وہ کہنے لگی۔

''اے صاحب' اس کا چہرہ بڑا بھیانک لگ رہا تھا۔ مجھے تو کپکپی چھوٹ گئی تھی۔''

''یہ کب کا ذکر ہے؟'' اینڈرسن نے اُسی تند لہجے میں سوال کیا۔

''ار ____ جہاں تک مجھے یاد آتا ہے' شاید سوا پانچ بجے کا وقت تھا۔''

''گویا اب سے تین گھنٹے پیشتر ____'' اینڈرسن نے گرج کر کہا۔ ''تم لوگ. فوراً ہی یہاں کیوں نہ آئے؟''

''جنابِ عالی' ہمیں تو خود اب علم ہوا ہے کہ سینما ہال میں کوئی خون ہو گیا ہے۔'' مسٹر بال نے کہا۔ ''اور تب لڑکی کو یاد آیا کہ اس نے فلاں مسافر کے کمرے میں چلمچی کے اندر خون دیکھا تھا...... پھر میں نے لڑکی سے سب قصہ سنا...... میں اس کی تحقیق کے لئے خود اُس کمرے میں گیا' لیکن کمرہ خالی پڑا تھا۔ میں نے باہر میدان میں کھیلنے والے بچوں سے دریافت کیا' تو انہوں نے بتایا کہ اس حلیے کا ایک شخص یہاں سے گزرا تھا۔ پس میں فوراً مَیری کو ساتھ لے کر یہاں حاضر ہو گیا۔''

انسپکٹر کرام نے ایک لمبا کاغذ اس کی جانب بڑھا کر کہا۔

''اس شخص کا مکمل حلیہ' جہاں تک آپ کو یاد آتا ہے' فوراً لکھ دیجیے۔''

''درمیانے قد کا شخص تھا' جناب'' میری نے کہا۔ ''جھکی ہوئی کمر اور آنکھوں پر موٹے شیشوں کی عینک۔''

''اور لباس؟''

''سیاہ رنگ کا بوسیدہ کوٹ پہنے ہوئے تھا اور ہمبرگ کی ہیٹ۔''

حلیے میں وہ اس سے زیادہ کچھ اضافہ نہ کر سکے اور دو سپاہیوں کے ہمراہ انہیں بلیک سوان کی سرائے میں بھیجا گیا۔ انسپکٹر کرام نے یہ بھی معلوم کر لیا تھا کہ جب وہ شخص سرائے سے باہر نکلا تھا' تو اس کے ہاتھ میں کوئی بیگ یا سوٹ کیس نہیں تھا۔ فوراً ٹیلی فون اور تاروں کے ذریعے تمام پولیس اسٹیشنوں کو اس حلیے سے خبردار کر دیا گیا۔ اس کے باوجود انسپکٹر کرام اور کرنل اینڈرسن کو کامیابی کی بہت کم توقع تھی۔

دس منٹ بعد ہی ایک سارجنٹ کمرے میں داخل ہوا۔

''میں سرائے کا رجسٹر لے آیا ہوں' جناب یہ دیکھیے اس میں اس کا دستخط موجود ہے۔''

ہم سب دستخط دیکھنے کے لیے ایک ساتھ جھکے _____ دستخط نہایت باریک اور پیچیدہ سا تھا اور اسے پڑھنا محال تھا۔

''اے' بی' کیس (Case) _____ ہے' یا کیش (Cash)؟'' اینڈرسن نے کہا۔

''اے' بی' سی۔'' انسپکٹر کرام نے مطلب سمجھتے ہوئے کہا۔

''اس کا سامان کہاں ہے؟'' اینڈرسن نے سارجنٹ سے دریافت کیا۔

''صرف ایک بڑا سا سوٹ کیس ہی ملا ہے جناب' جس میں کارڈ بورڈ کے چھوٹے چھوٹے بہت سے ڈبے بھرے ہوئے تھے۔''

''ڈبے؟ اُن میں کیا تھا؟''

''جرابیں جناب' ریشمی جرابیں۔''

انسپکٹر کرام پوئرو کی جانب پلٹا۔ ''مسٹر پوئرو' مبارک باد قبول کیجیے' آپ کا اندازہ صحیح نکلا۔''

❄ ✲ ✳ ✲ ❄

ٹام ہارٹیکن کا بیان

انسپکٹر کرام اسکاٹ لینڈ یارڈ میں اپنے دفتر میں بیٹھا ہوا تھا کہ فون کی گھنٹی بجی۔ اس نے ریسیور اٹھایا۔

''میں جیکب بول رہا ہوں جناب ـــــ ایک نوجوان آیا ہے اور اس نے جو داستان مجھے سنائی ہے' میرا خیال ہے' وہ آپ بھی سن لیجیے۔''

انسپکٹر کرام نے ایک سرد آہ بھر کر جواب دیا۔ ''اُسے میرے پاس بھیج دو۔''

چند منٹ بعد دروازے پر ہلکی سی دستک سنائی دی اور سارجنٹ جیکب ایک طویل القامت خوب صورت جوان کے ساتھ کمرے میں داخل ہوا۔

''ان کا نام مسٹر ٹام ہارٹیکن ہے' جناب۔'' جیکب نے کہا۔ ''اور یہ اے' بی' سی کیس کے سلسلے میں کچھ کہنا چاہتے ہیں۔''

انسپکٹر نے کرسی سے اٹھ کر ٹام ہارٹیکن سے مصافحہ کیا۔ ''تشریف رکھیے' مسٹر ہارٹیکن' لیجیے سگریٹ پیجیے۔''

ٹام ہارٹیکن انسپکٹر کو دیکھ کر کچھ خوش نہیں ہوا' اُسے وہ ایک معمولی شخص ہی نظر آیا تھا۔

''جناب بات تو خاص نہیں اور ممکن ہے' یہ میرے مشکوک ذہن کا کرشمہ ہو اور میں آپ کا وقت ہی ضائع کروں۔''

''کوئی فکر نہ کیجیے' مسٹر ہارٹیکن۔ آپ بلا جھجک جو کہنا چاہتے ہیں' کہہ ڈالیے۔''

''قصہ اصل میں یہ ہے کہ میری ایک گرل فرینڈ ہے' اس کی والدہ نے اپنے مکان واقع کا مڈین ٹاؤن میں چند کمرے کرائے پر اُٹھا رکھے ہیں اور مکان کی دوسری منزل تقریباً ایک سال سے ایک شخص مسٹر کسٹ کے پاس ہے۔''

''کسٹ؟''

''ہاں جناب ____ اُدھیڑ عمر کا ایک عجیب سا خبطی اور لاپروا شخص ہے اور دیکھنے میں یوں معلوم ہوتا ہے' جیسے مکھی تک کو نہیں مار سکتا۔''

اسی طرح کی طویل اور بے مقصد تقریر کے دوران ٹام ہارٹیگن نے انسپکٹر کو بتایا کہ کس طرح اس نے مسٹر کسٹ کو اُسٹن کے ریلوے اسٹیشن پر دیکھا اور کس طرح اُس نے ٹکٹ گرایا اور وہ ڈونکاسٹر جا رہا تھا۔

''لیکن جناب للّی اور اس کی والدہ کو پورا یقین تھا کہ وہ چیلٹنم گیا ہے' چونکہ مسٹر کسٹ نے جانے سے پیشتر اُنہیں یہی بتایا تھا کہ وہ کاروبار کے سلسلے میں چیلٹنم جا رہا ہے اور میں نے خود اس بات پر زیادہ توجہ نہ دی تھی۔ البتہ للّی ماربری نے کہا تھا کہ اگر مسٹر کسٹ ڈونکاسٹر گیا ہے' تو وہ اے' بی' سی کے ظالمانہ ہاتھ کا شکار نہ ہو جائے اور میں نے جواب دیا تھا کہ اس کا نام ڈی سے شروع نہیں ہوتا۔ پھر للّی کو یاد آیا کہ چرسٹن میں قتل کی واردات ہوئی تھی۔ تب بھی مسٹر کسٹ چرسٹن کے آس پاس موجود تھا۔ اس بات پر میں نے ہنستے ہوئے یونہی پوچھا تھا کہ کیا بیکس ہل کی واردات پر بھی مسٹر کسٹ وہاں گیا تھا؟ للّی نے بتایا کہ ہاں وہاں گیا تھا۔ پھر میں نے اُس سے کہا کیا یہ ممکن نہیں کہ مسٹر کسٹ ہی اے' بی' سی ہو؟ اور للّی نے جواب دیا تھا کہ وہ بیچارہ تو ایک مکھی بھی ہلاک نہیں کر سکتا۔ اس کے بعد بات آئی گئی ہو گئی' لیکن جناب میں آپ سے کہتا ہوں کہ میرے ذہن میں شک و شبہے کے کانٹے چبھنے لگے تھے اور میں نے اس شخص کسٹ کے بارے میں سوچنا شروع کر دیا تھا کہ باوجود اپنی کاہلی' لاپرواہی اور حماقت کے وہ پاگل ضرور ہے۔''

ٹام ایک لمحے کو سانس لینے کو رُکا۔ اس اثنا میں انسپکٹر خاموش بیٹھا رہا۔

''اور پھر جناب ڈونکاسٹر کی واردات کے بعد میں نے اخباروں میں پولیس کی طرف سے یہ اشتہار دیکھا کہ اُسے ایسے شخص کیس یا کیش کے متعلق معلومات درکار ہیں' جس کے نام کے پہلے حروف اے' بی ہوں ____ اور اشتہار میں اس شخص کا حلیہ بھی درج تھا' جو مسٹر کسٹ پر پوری طرح صادق آتا ہے ____ چنانچہ میں فوراً للّی ماربری

کے پاس گیا' اس سے دریافت کیا کہ مسٹر کسٹ کے اصل نام کے ابتدائی حروف کیا ہیں۔ تو اُس نے بتایا اے' بی پہلے تو اُسے بھی یاد نہ آیا' لیکن اُس نے اپنی والدہ سے پوچھ کر مجھے بتایا۔ پھر ہم دونوں نے چھان بین کی اور دیکھا کہ جب انڈوور میں قتل کی پہلی واردات ہوئی تھی تو مسٹر کسٹ کہاں تھا۔ ظاہر ہے' یہ پتہ چلانا آسان کام نہ تھا' کیونکہ انڈوور کے حادثے کو تین ماہ کا عرصہ گزر چکا تھا' لیکن آخرکار ہمیں پتہ چل ہی گیا۔ مسز ماربری کا ایک بھائی کینیڈا سے لندن میں مسز ماربری کے ہاں آ رہا تھا اور توقع کے خلاف وہ 21 جون ہی کو آ گیا اور اس کے لیے ایک فالتو بستر کی ضرورت پڑی' چنانچہ للی نے اپنی ماں سے کہا تھا کہ چونکہ مسٹر کسٹ باہر گئے ہوئے ہیں' اس لیے فی الحال اُن کا بستر ہی ماموں کو دے دیا جائے' لیکن مسز ماربری اس تجویز پر رضامند نہ ہوئیں اور انہوں نے کہا کہ اس طرح مسٹر کسٹ کو تکلیف ہوگی۔ بہرحال اس سے یہ پتہ چل گیا کہ 21 جون کو جب کہ انڈوور میں واردات ہوئی ہے' مسٹر کسٹ لندن میں موجود نہ تھا۔"

انسپکٹر نہایت توجہ سے یہ تقریر سنتا رہا اور جب ٹام ہاٹیکن چپ ہوا تو اس نے پوچھا۔

"بس یہی بات تھی جو آپ کہنا چاہتے تھے؟"

"ہاں جناب کُل یہی قصہ تھا۔ ممکن ہے' میرا یہاں آنا بے کار ہی ثابت ہوا ہو۔"

"اس کے برعکس آپ نے بہت اچھا کیا جو چلے آئے' اگرچہ آپ کی شہادت معمولی نوعیت ہی کی ہے۔ مسٹر کسٹ کی نقل و حرکت کی جو تاریخیں آپ نے بیان کی ہیں' وہ محض اتفاق بھی ہو سکتی ہیں اور اسی طرح اُن کے نام کے پہلے حروف بھی دوسرے نام سے مل سکتے ہیں' لیکن بہرحال میں مسٹر کسٹ سے ایک انٹرویو ضرور کروں گا۔ کیا اب وہ گھر پر موجود ہے؟"

"جی ہاں۔"

"وہ کب واپس آیا تھا؟"

"ڈونکاسٹر کی واردات جس روز ہوئی تھی' اُسی شام کو۔"

"اور اُس وقت سے وہ کیا کر رہا ہے؟"

''جناب زیادہ تر وقت وہ کمرے ہی میں بسر کرتا تھا' لیکن اس کی حالت بڑی عجیب وغریب ہے- وہ صبح وشام بس اخبارات خریدتا رہتا ہے- صبح جاتا ہے اور سارے اخبارات خرید لاتا ہے- شام تک انہیں پڑھتا رہتا ہے اور پھر شام کے اخبارات خرید لاتا ہے- مسز ماربری کا بیان ہے کہ وہ اپنے آپ سے باتیں بھی کرتا جاتا ہے-''

''مسز ماربری کے گھر کا پتہ کیا ہے؟'' ٹام نے انسپکٹر کو پتہ بتایا- پھر انسپکٹر اٹھا اور ہاتھ ملاتے ہوئے کہنے لگا-

''آپ کا بہت بہت شکریہ مسٹر ٹام ______ میں دن میں کسی وقت مسٹر کسٹ سے ملاقات کے لیے جاؤں گا اور آپ بھی اس سے خبردار رہیے اور اس بات کا اطمینان رکھیے کہ آپ نے یہاں آ کر میرا بالکل وقت ضائع نہیں کیا' جایئے الوداع-''

ٹام ہارٹیکن کے رخصت ہوتے ہی سارجنٹ جیکب کمرے میں دوبارہ داخل ہوا-

''کہیے جناب کچھ معلوم ہوا؟'' اُس نے پُر اشتیاق لہجے میں دریافت کیا-

''بشرطیکہ نوجوان نے جو ''حقائق'' بیان کیے ہیں' وہ واقعی صحیح ہوں-'' انسپکٹر نے جواب دیا- ''ابھی تک جرابیں بنانے والی فیکٹریوں سے ہمیں کوئی فائدہ مند معلومات حاصل نہیں ہوئی ہیں- ذرا مجھے چرسٹن کیس کی فائل تو دینا-''

چند منٹ تک وہ فائل کی ورق گردانی کرتا رہا- پھر ایک کاغذ نکال کر بولا-

''یہ ہے' وہ بیان جو ایک شخص مسمیٰ ہل نے ٹارکوائے پولیس کو دیا تھا- اس شخص کا کہنا ہے کہ وہ ٹارکوائے سینما سے فلم ناٹ اے سپارو (Not A Sparrow) دیکھ کر جب باہر نکلا' تو اس نے ایک عجیب وغریب شخص کو دیکھا- جو اپنے آپ سے باتیں کرتا جاتا تھا- ناٹ اے سپارو- کیا یہ وہی فلم تو نہیں جو ڈونکاسٹر کے ریگل سینما میں چل رہی ہے؟''

''ہاں جناب-''

''ایسا معلوم پڑتا ہے' جیسے چوتھے قتل کی سکیم قاتل نے اسی فلم کو دیکھ کر بنائی تھی- اُس شخص ہل نے جو حلیہ بتایا ہے' وہ ٹام ہارٹیکن اور مَیری سٹروڈ کے بیان کردہ حلیوں سے ملتا جلتا ہے-''

پھر اُس نے کئی بار پُر خیال انداز میں اپنا سر ہلایا۔
''کوئی ہدایات جناب؟'' سارجنٹ نے دریافت کیا۔
''ارے ہاں ــــــ مسز ماربری کے گھر واقع کاڈین ٹاؤن کی نگرانی کے لیے دو آدمیوں کو بھیج دو' لیکن ٹھہرو۔ میں نہیں چاہتا کہ وہ مسٹر کسٹ خواہ مخواہ خوف زدہ ہو جائے۔ پہلے میں اسسٹنٹ کمشنر پولیس سے اجازت لے لوں اور پھر مسٹر کسٹ کو یہاں بلوا کر اُس سے بیان لے لیا جائے گا۔''

* * *

ٹام ہارٹیکن اسکاٹ لینڈ یارڈ سے نکلا تو للّی' ماربری اس کا انتظار کر رہی تھی۔ اس نے للّی کو انسپکٹر سے ملاقات کا ذکر سنایا۔
''پولیس کا خیال ہے کہ واقعی مسٹر کسٹ ہی مجرم ہے؟'' للّی نے پوچھا۔
''یہ بات تو نہیں' بلکہ اس کا امکان ہوسکتا ہے۔ بہر حال وہ تمہارے گھر آ کر مسٹر کسٹ سے ضرور ملے گا۔''
''بیچارہ کسٹ۔'' للّی بولی۔
''آہ بیچارہ؟ اگر یہ ثابت ہو جائے کہ اُسی بیچارے نے اب تک چار بھیانک قتل کیے ہیں' تو؟''
للّی نے سرد آہ بھری اور نفی میں سر ہلایا۔ ''مجھے تو یقین نہ آئے گا۔''
''اچھا چھوڑو اس قصے کو' میرے ساتھ آؤ' تمہیں ایک کام سرانجام دینا ہے۔''
ٹام ہارٹیکن نے للّی کے کان میں کچھ کہا اور وہ حیرت سے اس کا منہ تکنے لگی۔ پھر جیسے رضا مند ہو کر بولی۔ ''اچھا''
اور چند منٹ بعد وہ ایک ٹیلیفون بوتھ میں کھڑی کوئی نمبر ڈائل کر رہی تھی۔ اس نے چپکے چپکے کسی سے باتیں کیں۔
مسٹر کسٹ نے نہایت آہستہ سے ریسیور واپس فون میں رکھ دیا اور مڑ کر مسز ماربری کی جانب دیکھا' جو چہرے پر تفکر اور تجسس کے تاثرات لیے دروازے میں کھڑی تھی۔

''مسٹر کسٹ پہلی مرتبہ ہی آپ کو کسی نے فون کیا ہے۔''

''نہیں ــــــ ار ــــــ ہاں ــــــ ہاں مسز ماربری۔''

''خدانخواستہ کوئی بُری خبر تو نہیں۔''

''ار ــــــ نہیں ــــــ نہیں۔'' اُف خدایا کتنی ضدی عورت ہے۔ اس نے دل میں سوچا اور پھر اس کی نگاہیں قریب ہی رکھے ہوئے اخبار پر پڑیں پیدائش ــــــ شادیاں ــــــ اموات ــــــ''

''میری ہمشیرہ کے گھر ابھی ابھی لڑکا پیدا ہوا ہے۔'' مسٹر کسٹ بول اٹھا ــــــ حالانکہ اس کے کوئی بہن نہ تھی۔

''آہاہا ــــــ تب تو آپ کو مبارک باد دینی چاہیے' مسٹر کسٹ۔'' مسز ماربری نے کہا اور دل میں کہنے لگی۔ توبہ توبہ کتنا عجیب آدمی ہے۔ اس نے آج تک ہم سے اپنی بہن کا کبھی تذکرہ نہ کیا۔ پھر وہ باتونی انداز میں کہنے لگی۔'' جب آپ کا فون آیا مسٹر کسٹ تو میں بے حد متعجب ہوئی۔ جو عورت بول رہی تھی' اس کی آواز میری للی سے کتنی ملتی تھی۔ مجھے تو پہلے یہی وہم ہوا کہ وہی بول رہی ہے۔ کہیے مسٹر کسٹ کیا یہ آپ کا پہلا ہی بھانجہ ہے' یا پہلے بھی کئی بھانجے بھانجیاں ہیں؟''

''یہ صرف پہلا ہی ہے۔'' مسٹر کسٹ نے جواب دیا ''اور ــــــ ار ــــــ اب مجھے فوراً چلنا چاہیے۔ انہوں نے کہا ہے کہ میں فوراً آ جاؤں اور میں جلدی اسٹیشن پر پہنچ جاؤں تو گاڑی مل جائے گی۔''

اور جب وہ بھاگتا ہوا اوپر اپنے کمرے میں جا رہا تھا' تو مسز ماربری نے پوچھا۔

''کیا آپ مہینہ ڈیڑھ مہینہ وہیں رہیں گے؟''

''جی نہیں ــــــ نہیں ــــــ صرف دو یا تین دن۔''

پھر وہ اپنی خواب گاہ میں چلا گیا اور مسز ماربری مسٹر کسٹ کے نوزائیدہ بھانجے کے بارے میں سوچتی ہوئی باورچی خانے میں چلی گئی۔ تھوڑی دیر بعد مسٹر کسٹ نہایت خاموشی سے سیڑھیاں اُتر رہا تھا۔ اس کے ہاتھ میں ایک تھیلا تھا۔ مسز ماربری کے

کمرے میں رکھے ہوئے ٹیلی فون پر اس کی نظر پڑی اور اس کے دماغ میں وہ بات چیت گونجنے لگی، جو اس نے تھوڑی دیر پیشتر ہی ایک لڑکی سے فون پر کی تھی۔

''مسٹر کسٹ کیا آپ ہی بول رہے ہیں؟ شاید آپ کو یہ سن کر خوشی ہو اسکاٹ لینڈ یارڈ کا ایک انسپکٹر آج آپ سے ملنے کے لیے آرہا ہے۔''

اس نے کیا جواب دیا تھا یہ اُسے یاد نہ آتا تھا۔ کچھ اس طرح کا جملہ کہا تھا۔

''اوہ ____ آپ کا شکریہ، شکریہ ____ آپ نے بہت نوازش کی۔''

لڑکی نے اُسے فون کیوں کیا تھا؟ کیا اُس نے کوئی اندازہ لگا لیا ہے؟ یا وہ یہ یقین کرنا چاہتی تھی کہ انسپکٹر کے آنے تک وہ کمرے ہی میں ٹھہرے گا؟ لیکن لڑکی کو کیسے پتہ چلا کہ انسپکٹر آرہا ہے؟ اور پھر اُس کی آواز ایسے معلوم ہوتا ہے، جیسے وہ سب کچھ جانتی ہو، لیکن اگر اُسے معلوم ہے، تب وہ یقیناً کسی کو نہیں بتائے گی۔ عورتیں بڑی عجیب ہوتی ہیں، ظلم کرنے پر آئیں تو اپنے ہی بچے کو ہلاک کر دیں اور کرم کرنے پر تُلیں تو اُس نے دیکھا تھا کہ ایک دفعہ للّی نے چوہے پر ترس کھا کر اُسے چوہے دان سے آزاد کر دیا تھا۔ بڑی اچھی لڑکی ہے، وہ اور بہت خوب صورت۔

ہال سٹینڈ کے پاس آکر وہ رُکا۔ باورچی خانے سے ہلکی سی آواز اس کے کانوں میں پہنچی ____ نہ ____ نہ، اب وقت نہیں، مسز ماربری شاید باہر آجائے۔ اس نے صدر دروازہ کھولا اور باہر نکل کر اپنے پیچھے دروازہ بند کر دیا۔

* * *

اسکاٹ لینڈ یارڈ میں

اسکاٹ لینڈ یارڈ میں ایک اور کانفرنس منعقد ہوئی‘ جس میں اسسٹنٹ کمشنر‘ انسپکٹر کرام‘ میں اور پوئرو شریک ہوئے۔ اسسٹنٹ کمشنر کہہ رہا تھا۔ ”مسٹر پوئرو‘ جرابوں کے بارے میں آپ کا اندازہ درست رہا‘ لیکن چیکنگ کے باجود اس شخص کا پتہ نہیں چل سکا۔“

”لیکن یہ بھی یاد رکھیے کہ وہ شخص کوئی باقاعدہ ایجنٹ نہ ہوگا۔“ پوئرو نے جواب دیا۔

”انسپکٹر! کہو تم نے اب تک کیا کچھ کارروائی کی ہے؟“ کمشنر نے دریافت کیا۔

”دیکھیے میں عرض کرتا ہوں۔“ انسپکٹر نے ایک فائل نکال کر کہا۔ ”میں چرسٹن ہیمنگٹن اور ٹارکوائے سب مقامات چیک کر چکا ہوں اور تمام افراد کی مکمل فہرست میرے پاس ہے‘ جن جن کے پاس وہ شخص جرابیں بیچنے گیا تھا۔ ٹوری اسٹیشن کے قریب ایک چھوٹے سے پٹ نامی ہوٹل میں وہ ٹھہرا اور قتل کی رات وہ ساڑھے دس بجے ہوٹل میں واپس آیا۔ میرے خیال میں اس نے ٹوری پہنچنے کے لیے چرسٹن سے 9 بج کر 57 منٹ پر جانے والی گاڑی پکڑی ہوگی۔ بیکس ہل میں بھی اس نے یہی طریقہ اختیار کیا۔ اپنے اسی نام سے وہ گلوب ہوٹل میں ٹھہرا اور ایک درجن کے قریب پتوں پر اس نے جرابیں بیچنے کی کوشش کی‘ جن میں مقتولہ بیٹی برنارڈ کی والدہ مسز برنارڈ اور جنجر کیفے کی ویٹرس بھی شامل ہے اور شام ہونے سے خاصی دیر پہلے ہی وہ ہوٹل سے چلا گیا اور اگلے روز وہ صبح ساڑھے گیارہ بجے ہوٹل واپس آیا۔ انڈوور میں بھی اُس نے اسی طرح کام کیا۔ فیدر ہوٹل میں قیام کیا۔ مقتولہ مسز آسچر کی پڑوسن مسز فولر کو جرابیں خریدنے کی پیش کش کی۔

مسز آسچر کو جرابیں دیں اور بازار میں آدھی درجن کے قریب دوسرے افراد کے ہاتھ بھی جرابیں بیچیں۔ میں نے مسز آسچر کی بھانجی میری ڈوور سے مسز آسچر کی خرید کردہ جرابیں حاصل کر لی ہیں۔ وہ ہو بہو ویسی ہی جرابیں ہیں، جو مسٹر کسٹ سپلائی کرتا ہے۔''

''خوب ____ خوب۔'' کمشنر نے تحسین آمیز لہجے میں کہا۔

''مختلف افراد نے جو بیانات داخل کیے ہیں، میں نے اُن پر بھی تفتیش کر لی ہے، مسٹر ٹام ہارٹیگن نے جو پتہ دیا تھا، اس پتے پر میں خود گیا، لیکن پتہ چلا کہ میری آمد سے آدھ گھنٹہ پیشتر ہی مسٹر کسٹ جا چکا ہے۔ مجھے بتایا گیا کہ اُسے ٹیلی فون پر ایک پیغام موصول ہوا تھا اور اس کی میزبان خاتون نے بتایا ہے کہ پہلی بار ہی اُسے کسی نے فون کیا تھا۔''

''اس کا کوئی ساتھی؟'' کمشنر نے رائے ظاہر کی۔

''آہ ____ بمشکل ____ یہ عجیب بات ہے۔ حتیٰ کہ'' پوئرو نے رُک رُک کر کہا۔

ہم سب نے اس کی جانب استفہامیہ نظروں سے دیکھا، لیکن وہ خاموش رہا، البتہ اس نے نفی میں اپنے سر کو جنبش دی اور انسپکٹر نے بات جاری رکھی۔

''جس کمرے میں وہ رہتا تھا، میں نے اس کی اچھی طرح تلاشی لی ہے اور اس تلاشی نے ہمارے دل سے شک و شبے کے تمام کانٹے دور کر دیے ہیں۔ کمرے میں کاغذوں کا ایک دستہ ملا ہے، جو ویسے ہی کاغذوں پر مشتمل ہے، جن پر مسٹر پوئرو کو خط ٹائپ کر کے بھیجے گئے ہیں اور الماری میں سے ہوزری کا بڑا ذخیرہ اور الماری کے پیچھے سے ایک اور دلچسپ چیز برآمد ہوئی ہے۔ یعنی اے بی سی ریلوے گائیڈ کی آٹھ بالکل نئی جلدیں۔''

''گویا جرم کا قطعی ثبوت۔'' کمشنر نے کہا۔

''اور اس کے علاوہ بھی ایک چیز دستیاب ہوئی ہے۔'' انسپکٹر نے مسکرا کر کہا۔ ''میں اُس چاقو کی تلاش میں تھا، جس سے اس نے ڈونکاسٹر کی واردات کی ہے، لیکن چاقو کمرے میں نہ تھا، لیکن مجھے یقین تھا کہ چاقو ضرور کہیں آس پاس ہوگا اور ملا کہاں

سے؟ ہال سٹینڈ کے نیچے سے- کوئی شے چھپانے کے لیے یہی ایک بہترین جگہ تھی- میں نے بڑی مشکل سے اسٹینڈ کو ہٹایا اور بلاشبہ چاقو وہاں موجود تھا اور اس پر خون ابھی تک جما ہوا ہے-"

"خوب ___ خوب" کمشنر نے کہا- "اب ہمیں صرف ایک شے کی اور ضرورت ہے-"

"وہ کیا؟"

"خود مجرم-"

"آہ ___ اب وہ بچ کر کہیں نہیں جا سکتا-" انسپکٹر کے لہجے میں خود اعتمادی کی جھلک موجود تھی-

"کہیے مسٹر پوئرو' آپ کا کیا خیال ہے؟"

"ہیں؟" پوئرو نے چونک کر کہا- "کچھ مجھ سے کہا تھا' آپ نے؟"

"جی ہاں- میں یہ کہہ رہا تھا کہ بس اب قاتل کو پکڑنا باقی ہے-"

"اوہ ___ ہاں ___ بلاشبہ-" پوئرو کا لہجہ اتنا سرد تھا کہ ہم سب حیرت سے اُسے دیکھنے لگے-

"مسٹر پوئرو! آپ اب کس بات پر فکرمند ہیں؟" کمشنر نے دریافت کیا-

"آہ ___ کمشنر صاحب' اس کیس میں ایک ایسی خاص بات ہے' جو مجھے بہت زیادہ پریشان کیے ہوئے ہے اور یہ سوال ہے' "کیوں؟" یعنی وارداتوں کا مقصد کیا ہے؟ یہ ابھی تک معلوم نہ ہو سکا-"

"مقصد اس کے سوا اور کیا ہے کہ قاتل جنونی ہے-" اسسٹنٹ کمشنر نے جواب دیا-

پوئرو مسکرایا' لیکن اس بات کا اس نے کوئی جواب نہیں دیا اور چند منٹ بعد کانفرنس اختتام پذیر ہو گئی-

"میں سوچ رہا ہوں کہ قاتل اس وقت کہاں ہو گا؟" اسسٹنٹ کمشنر نے سرد آہ بھرتے ہوئے کہا-

* * *

O

مسٹر کسٹ سبزی فروش کی دکان کے آگے کھڑا اپنی نگاہوں کے عین سامنے کوئی شے گھور رہا تھا- یہاں یہی ہے-

مسز اے آسچر' سگریٹ اور اخبار یہاں سے خریدیے- کھڑکی کے باہر ایک چھوٹا سا بورڈ لٹک رہا تھا- کرائے کے لیے خالی ہے- خالی ____

''ذرا ایک طرف ہٹ جائیے' صاحب-''

سبزی فروش کی بیوی پھلوں کا ٹوکرا لیے اس کے آگے کھڑی تھی- مسٹر کسٹ معذرت کے ساتھ ایک طرف ہو گیا- پھر وہ آہستہ آہستہ چلتا ہوا بازار کی جانب بڑھنے لگا- اس کی جیب میں پھوٹی کوڑی بھی نہ تھی- اس کا سر درد کے مارے پھٹا جا رہا تھا- دو دن کا فاقہ ____ چلتے چلتے اس کی نظر ایک اخبار فروش کی دکان پر لگے ہوئے پوسٹر پر پڑی-

''اے' بی' سی کیس ____ قاتل ابھی تک مفرور ہے- مسٹر ہرکوئل پوئرو سے ایک انٹرویو-''

کسٹ نے اپنے آپ سے کہا- ''ہرکوئل پوئرو ____ کیا تعجب ہے' اگر اسے معلوم ہو-''

وہ لڑکھڑاتا ہوا چلتا گیا ____ چلتا گیا ____ اس کی آنکھوں کے آگے بار بار

اندھیرا چھا جاتا' لیکن وہ گرتا پڑتا چلا رہا تھا' مگر کہاں؟ یہ اُسے معلوم نہ تھا- اب وہ بہت تھک چکا تھا- دفعتہً اس کی نظریں اوپر اُٹھیں_____ بڑے بڑے روشن حروف میں لکھا تھا-

پولیس اسٹیشن_____

''کمال ہے_____'' وہ کھلکھلا کر ایک دم ہنس پڑا اور اس کے قدم پولیس اسٹیشن کی طرف اٹھنے لگے' لیکن دروازے میں قدم رکھتے ہی وہ چکرا کر گر پڑا-

* * *

دو حریف

مسٹر الیگزنڈر بونا پارٹ کسٹ کی گرفتاری کے اگلے روز ڈاکٹر تھامپسن اور چیف انسپکٹر جاپ، پوئرو سے ملنے کے لیے آئے اور انسپکٹر نے بتایا کہ حکومت کی طرف سے مسٹر کسٹ کی صفائی کے لیے مسٹر لوکس کو وکیل مقرر کیا گیا ہے۔ بلاشبہ مقدمہ بالکل صاف ہے، لیکن مسٹر کسٹ کے پاس بیکس ہل کی واردات کے سلسلے میں بچاؤ کا ایک زبردست ثبوت (ALIBI) موجود ہے اور اس کی بدولت پولیس کو مقدمہ چوپٹ ہوتا نظر آ رہا ہے۔ مسٹر لوکس نہایت چالاک وکیل ہے۔ وہ استغاثہ کو اسی الیبی کی بنیاد پر چاروں خانے چت کر دے گا۔

''کہیے ڈاکٹر صاحب! آپ کی کیا رائے ہے؟'' پوئرو نے ڈاکٹر تھامپسن سے دریافت کیا۔

''مسٹر کسٹ کے بارے میں سمجھ میں نہیں آتا میں کیا کہوں۔ میں نے اُسے دیکھا ہے اور باتیں بھی کی ہیں اور اس کا رویہ قطعی غیر مشکوک ہے، لیکن بہر حال اُسے مراق کا مریض کہنا چاہیے اور انڈوور پولیس اسٹیشن میں اس کا چکرا کر گرنا اسی مرض کے سبب تھا۔''

''ڈاکٹر صاحب، کیا یہ ممکن ہے کہ ایک شخص قطعی غیر شعوری طور پر جرم کا ارتکاب کرے؟'' میں نے پوچھا۔

''جی ہاں، نفسیاتی طور پر ایسا ہونا ممکن ہے اور یقیناً ایسی کئی مثالیں پیش کی جا سکتی

ہیں' لیکن میری رائے یہ ہے کہ مسٹر کسٹ نے جتنی وارداتیں کی ہیں' اُن کے بارے میں اُسے قطعی طور پر علم ہے کہ اُسی نے کی ہیں۔''

اس کے بعد ڈاکٹر نے اس موضوع کے نفسیاتی پہلو پر معلوماتی تقریر کی اور کہا۔

''بہر حال میں اس تھیوری کے خلاف ہوں کہ کسٹ نے بے خبری کے عالم میں یہ قتل کیے ہیں اور بلاشبہ اگر ہمیں خطوط موصول نہ ہوتے تو یہی تھیوری اس کے حق میں بے حد مضبوط تھی' لیکن خطوط نے اس تھیوری کی دھجیاں اُڑا دی ہیں اور اُن خطوط سے ظاہر ہوتا ہے کہ ان وارداتوں کی پیش بندیاں اور منصوبہ سوچ سمجھ کر بنایا گیا ہے۔''

''آہ ـــــ اور اُن خطوط کے بارے میں ابھی تک یہ فیصلہ نہیں ہو سکا کہ اُنہیں لکھنے اور مجھے بھیجنے کا مقصد کیا تھا۔ جب تک یہ معمانہ کھلے میری دانست میں یہ کیس حل نہیں ہوگا۔'' پوئرو نے کہا۔

''ہاں ـــــ یہ بات قابلِ غور ہے ـــــ بہر حال اس کا بھی جلد ہی پتہ لگ جائے گا۔''

یہ کہہ کر ڈاکٹر تھامپسن کھڑا ہو گیا اور اس نے جانے کی اجازت چاہی۔ پوئرو انسپکٹر جاپ سے پوچھنے لگا۔'' آپ کچھ پریشان سے نظر آتے ہیں۔''

''میں؟'' انسپکٹر جاپ نے چونک کر کہا۔''بلاشبہ تمہارا اندازہ صحیح ہے' میں دراصل ایک شخص مسٹر سٹرینج کی گواہی سے پریشان ہوں اور اس شخص کی گواہی پر مقدمے کا دارومدار ہے۔ مجھے معلوم ہے کہ وہ سراسر جھوٹ بول رہا ہے' لیکن پھر بھی ہم مجبور ہیں۔''

''اس کا حلیہ بیان کرو۔''

''چالیس سال کا ایک مضبوط شخص ہے اور اس کا اصرار ہے کہ اس کی شہادت مکمل کر لی جائے' کیونکہ اُسے باہر جانا ہے اور یہ شخص قسم کھا کر بیان کرتا ہے کہ 24 جولائی کی شب کو وہ ایسٹ بورن کے وائٹ کراس ہوٹل میں مسٹر کسٹ سے ملا تھا۔ دونوں

باتیں کرتے رہے اور ڈنر کھانے کے بعد انہوں نے تاش کھیلنا شروع کیا۔ مسٹر کسٹ ایک ماہر کھلاڑی ثابت ہوا اور وہ دونوں آدھی رات تک تاش کھیلتے رہے۔ مسٹر سٹرینج کا کہنا ہے کہ رات بارہ بج کر دس منٹ پر انہوں نے کھیل ختم کیا تھا۔ اب سوال یہ ہے کہ اگر 25 جولائی کو کسٹ ایسٹ بورن کے وائٹ کراس ہوٹل میں رات بارہ بج کر دس منٹ پر موجود تھا' تو پھر اُس نے بارہ اور ایک کے درمیان بیکس ہل میں سمندر کے کنارے بیٹی برنارڈ کو کس طرح ہلاک کیا؟''

''اگر یہ بات واقعی سچ ہے' تو اسے جھٹلانا بہت مشکل ہوگا۔'' پوئرو نے کہا۔ ''کیا یہ شخص سٹرینج اپنے بیان پر جما ہوا ہے؟''

''جی ہاں ______ اور ہوٹل کے رجسٹر میں بھی اس کسٹ کے دستخط موجود ہیں۔ مسٹر سٹرینج کے بارے میں یہ بھی کہنا مشکل ہے کہ وہ کسٹ کا ساتھی ہوگا' کیونکہ جنونی قاتلوں کا کوئی ساتھی یا شریک کار نہیں ہوا کرتا۔ اب سوال یہی ہے کہ کیا بیٹی برنارڈ کی موت 12 اور ایک بجے کے درمیان نہیں ہوئی' بلکہ اس سے کہیں بعد ہوئی؟ لیکن ڈاکٹر کو یقین کامل ہے کہ لڑکی کی موت بارہ اور ایک بجے کے درمیان ہوئی ہے۔ اب دیکھیے کہ ایسٹ بورن سے بیکس ہل کا فاصلہ چودہ میل ہے اور مسٹر کسٹ کو وہاں تک پہنچنے کے لیے وقت چاہیے اور یہ کہ اُسے ہوٹل سے نکلتے کسی نے نہیں دیکھا۔''

''ہاں ______ یہ مسئلہ بڑا ٹیڑھا ہے۔'' پوئرو نے کہا۔

''بلاشبہ ہمیں اس معاملے میں پڑنا ہی نہ چاہیے۔'' انسپکٹر نے کہا۔ ''ہمیں تو کسٹ پر ڈونکاسٹر کی واردات کا الزام رکھنا ہے اور یہیں وہ موقع پر پکڑا گیا۔ کوٹ کی آستین پر لگے ہوئے دھبے ______ چاقو' یہ دو ثبوت کافی ہیں اور کوئی جیوری اُسے بری نہیں کر سکتی۔ ڈونکاسٹر کی واردات اس نے کی۔ چرسٹر کی واردات اس نے کی' انڈوور کی واردات اس نے کی اور پھر بیکس ہل کی واردات بھی اُسی نے کی ہوگی' لیکن میری سمجھ

میں یہ نہیں آتا کہ کیسے؟"

اس نے نفی میں اپنے سر کو جنبش دی اور اُٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

"مسٹر پوئرو! اب آپ کی باری ہے کہ انسپکٹر کرام کو اس مخمصے سے نجات دلائیں۔" یہ کہہ کر وہ باہر نکل گیا۔"

انسپکٹر جاپ کے رخصت ہونے کے بعد میں نے پوئرو سے دریافت کیا۔

"پوئرو! کیا تمہارے خیال میں اس مسئلے کا کوئی حل موجود ہے؟"

پوئرو نے اس سوال کے جواب میں مجھ سے ایک سوال کر دیا۔

"آہ ــــــ ہاسٹنگ مجھے یہ بتاؤ کہ کیا تمہارے خیال میں کیس ختم ہو چکا ہے؟"

"ار ــــــ ہاں اور کیا؟ مجرم پکڑا جا چکا ہے' اس کے خلاف واضح ثبوت اور ٹھوس شہادتیں موجود ہیں۔"

"لیکن" پوئرو نے نفی میں سر ہلایا۔ "کیس ختم نہیں ہوا میرے دوست کیس کا حل دراصل شخصیت میں پنہاں ہے اور جب تک ہم اس شخصیت کے بارے میں تمام معلومات حاصل نہ کر لیں' یہ اسرار حل نہ ہو گا۔ یہ کوئی فتح نہیں ہے کہ ہم نے مجرم کو کٹہرے میں کھڑا کر دیا ہے۔"

"لیکن ہمیں تو اس کے بارے میں بہت کچھ معلوم ہے۔" میں نے جرح کی۔

"آہ ــــــ یہی ہماری بھول ہے' ہاسٹنگ ــــــ حقیقت میں ہمیں کچھ بھی معلوم نہیں۔ ہمیں یہ معلوم ہے کہ وہ کہاں پیدا ہوا تھا۔ ہمیں یہ معلوم ہے کہ جنگ میں وہ بھرتی ہوا اور اس کے سر میں ہلکا سا زخم آیا اور پھر مرگی کے مرض کی بناء پر اُسے فوج سے خارج کر دیا گیا۔ ہمیں معلوم ہے کہ وہ دو سال تک مسز ماربری کے مکان میں کرایہ دار رہا۔ ہمیں یہ معلوم ہے کہ وہ خلوت پسند اور ہنگامے سے دور بھاگتا تھا۔ ایک ایسا شخص جو قطعی بے ضرر ہو' جس کی طرف کوئی توجہ ہی نہ دے۔ ہمیں معلوم ہے' اس نے انتہائی

ذہانت صَرف کرتے ہوئے بھیانک وارداتوں کی اسکیم بنائی اور اس اسکیم کو نہایت ہوشیاری اور چالاکی سے عملی جامہ پہنایا۔ ہمیں معلوم ہے کہ اسی دوران اُس نے نہایت زبردست حماقتیں بھی کی ہیں۔ ہمیں معلوم ہے کہ اُس نے انتہائی بے رحمی اور سفاکی سے قتل کیے ہیں اور ہمیں یہ بھی معلوم ہے کہ اس نے نہایت رحم دلی سے کام لیتے ہوئے یہ پسند نہ کیا کہ ان وارداتوں کے الزام میں وہ لوگ پھانسی کے تختے تک پہنچیں جو بے گناہ ہوں۔ ظاہر ہے کہ اگر وہ خط نہ بھیجتا تو مقتولوں کے قریبی رشتہ داروں پر آفت آجاتی اور وہ خود محفوظ رہتا۔ کیا تم نے محسوس نہیں کیا ہاسٹنگ کہ وہ شخص متضاد صفات کا مجموعہ ہے؟ غلطی اور چالاکی' سفاکی اور رحم دلی' حماقت اور ذہانت۔ اس شخص میں ضرور ایسی کوئی وزنی خصوصیت ہے' جو ان دو متضاد فطرتوں کو آپس میں ملاتی ہے۔"

"بلاشبہ اگر تم اس کا نفسیاتی اعتبار سے مطالعہ کرو تو۔" میں نے کہنا شروع کیا۔

"مجھے یہ بتاؤ کہ آغاز ہی سے اس کیس کی نوعیت کیا رہی ہے؟ اس تمام مدت میں میں قاتل کی شخصیت کو پہچاننے کی کوشش کرتا رہا اور اب میں محسوس کرتا ہوں کہ میں اُسے قطعی نہیں جانتا۔ میں وہیں ہوں جہاں سے چلا تھا۔ بعض باتیں ایسی ہیں' جو میں معلوم کرنا چاہتا ہوں۔ مثلاً یہ کہ قاتل نے یہ وارداتیں کیوں کیں؟ اُس نے اس مقصد کے لیے مخصوص افراد کو کیوں منتخب کیا؟

"حروفِ تہجی کی ترتیب سے ____ " میں نے کہنا شروع کیا۔

"مگر سوال تو یہ ہے' میرے دوست کہ کیا بیکس ہل میں بیٹر برنارڈ ہی ایک ایسی لڑکی تھی' جس کا نام "بی" سے شروع ہوتا تھا؟ آہ ____ اس کے متعلق میرے ذہن میں ایک بات آئی ہے اور اسے درست ہونا چاہیے۔ اسے صحیح ہونا ہی پڑے گا' لیکن کاش ایسا ہو۔"

چند لمحے تک وہ خاموش بیٹھا رہا اور میں نے بھی اُسے چھیڑنا مناسب نہ سمجھا۔

حقیقت تو یہ ہے کہ مجھے اس وقت ہلکی سی جھپکی آ گئی اور میں وہیں سو گیا- دفعتہً میری آنکھ کھلی تو میں نے حیرت سے دیکھا کہ پوئرو میرا کندھا ہلاتے ہوئے کہہ رہا تھا-

''میرے عزیز دوست ہاسٹنگ _____ ہمیشہ تم ہی میری مدد کرتے ہو' ہمیشہ _____ تم نے مجھے صحیح راستہ دکھا دیا ہے-''

''وہ کیسے؟'' میں نے پوچھا-

''میں ابھی ابھی انہی سوالات میں کھویا ہوا تھا' جو میں نے تم سے کیے تھے اور اچانک مجھے تمہارا کہا ہوا ایک جملہ یاد آ گیا- خُدا کی پناہ _____ بات کتنی واضح اور روشن تھی' لیکن میں ہی اندھا تھا- بے شک میں اندھا تھا' جو اُس وقت نہ دیکھ سکا- میں نے ہی غفلت کی اور اب مجھے میرے سوالات کا تسلی بخش جواب مل گیا ہے- مسز آسچر کے قتل کی وجہ _____ سر کلارک مائیکل کے قتل کی وجہ _____ ڈونکاسٹر کے قتل کی وجہ _____ اور ان میں سب سے زیادہ اہم _____ یعنی ہرکوئل پوئرو کو خطوط بھیجنے کی وجہ-''

''اب ذرا مجھے بھی تو سمجھا دو کہ ان سوالات کے جوابات کیا ہیں؟'' میں نے کہا-

''نہیں _____ ابھی نہیں _____ پہلے مجھے ایک اور بات معلوم کرنی ہے اور پھر میں خصوصی پارٹی کا اجلاس بلاؤں گا اور جب _____ جب مجھے ایک خاص سوال کا جواب مل جائے گا' تو میں اے' بی' سی سے ملاقات کے لیے جاؤں گا اور آخر کار ہم دونوں ایک دوسرے کے سامنے ہوں گے- اے' بی' سی اور ہرکوئل پوئرو دو حریف _____''

''مسٹر کسٹ سے تمہیں کیا توقع ہے کہ کیا بتائے گا؟'' میں نے پوچھا-

ہرکوئل پوئرو مسکرایا _____ ''کوئی جھوٹ _____ اور اسی کے ذریعے مجھے سچائی کا علم ہو جائے گا-''

* * *

پانچ سوال

اس گفتگو سے اگلے چند روز پوئرو نے انتہائی مصروفیت میں بسر کیے- وہ پُر اسرار طور پر گھر سے غائب رہتا- چند منٹ کے لیے آتا تو منہ سے کچھ نہ بولتا' میری بات کا جواب صرف ہاں یا ناں میں دے کر چپ ہو جاتا' اس کی پیشانی پر گہرے غور وفکر کی شکنیں طاری رہتیں- میں نے بارہا اس سے پوچھنے کی کوشش کی میرا کہا ہوا جملہ کون سا تھا' جس کی بدولت اُسے صحیح راستہ مل گیا؟ لیکن وہ ہمیشہ اس ذکر کو ٹال جاتا تھا- باہر آنے جانے کے سلسلے میں وہ اکیلا ہی جاتا تھا اور ایک مرتبہ بھی وہ مجھے ساتھ نہ لے گیا اور فی الواقعہ اس حرکت سے میں سخت ناراض تھا-

ہفتے کے اختتام پر اس نے اچانک یہ بتایا کہ وہ بیکس ہل اور اس کے گردونواح میں جانے کا ارادہ رکھتا ہے اور اس نے اس بار مجھے بھی ساتھ چلنے کی دعوت دی- یہ کہنا غیر ضروری ہوگا کہ انتہائی مسرت سے میں نے یہ دعوت قبول کرلی' لیکن بعد میں مجھے یہ پتہ چلا کہ اس نے خصوصی پارٹی کے تمام افراد کو بھی اپنے ہمراہ چلنے کے لیے بلایا تھا اور وہ سب کے سب بھی میری طرح اس عجیب وغریب دعوت پر حیران تھے' لیکن سب لوگ اس کے ہمراہ بیکس ہل جانے کے لیے رضامند ہوگئے-

بیکس ہل پہنچنے کے بعد سب سے پہلے وہ مسٹر اور مسز برنارڈ کے بنگلے پر گیا اور مسز برنارڈ کی زبانی مسٹر کسٹ کے آنے اور جرابیں فروخت کرنے کا تفصیلی قصہ سنا- پھر وہ اُس ہوٹل میں گیا' جہاں مسٹر کسٹ نے قیام کیا تھا اور ہوٹل کے منیجر سے اس کی

آمد ورفت اور بیکس ہل سے روانہ ہونے کے صحیح اوقات معلوم کیے- جہاں تک میں اندازہ کر سکا' پوئرو کے سوالات سے کوئی خاص یا نئی چیز دریافت نہیں ہوئی' لیکن پھر بھی وہ نہایت مطمئن نظر آتا تھا' پھر وہ ساحل سمندر پر اس جگہ گیا' جہاں بیٹر برنارڈ کی لاش پائی گئی تھی- اس جگہ وہ چل پھر کر چند منٹ تک زمین کو اپنی نگاہوں سے ماپتا رہا- میں نہیں سمجھ سکا کہ اس حرکت سے اس کا مطلب کیا تھا' حالانکہ دن میں دو مرتبہ تو جوار بھاٹا پوری جگہ ڈھانپ لیتا تھا' البتہ اُس وقت تک مجھے یہ معلوم ہو گیا تھا کہ پوئرو کی حرکات اس کے خیال کے مطابق ضرور کوئی راز اپنے اندر رکھتی ہیں' لیکن ظاہری طور پر وہ بے معنی ہی تھیں' پھر وہ ایک جانب چلتا ہوا اُس مقام تک پہنچا جہاں ایک کار کے کھڑا ہونے کے نشانات نظر آتے تھے اور پھر اس مقام سے چلتا ہوا وہ وہاں تک گیا' جہاں بیکس ہل سے ایسٹ بورن جانے والی بسیں انتظار کر رہی تھیں-

آخر کار یہ نرالی تفتیش ختم کر کے وہ ہم سب کے ساتھ جنجر کیٹ کیفے میں پہنچا اور اُس موٹی ویٹرس مس ہگلے نے ہمارے سامنے بے مزہ چائے کی پیالیاں لا کر رکھ دیں اور پھر میری حیرت کی انتہا نہ رہی' جب خلاف عادت پوئرو نے مس ہگلے کی موٹی بھدّی پنڈلیوں کی تعریف شروع کر دی- مس ہگلے یہ تعریف سُن کر قہقہے لگانے لگی اور کہا کہ خدا اُن فرانسیسیوں سے سمجھے' یہ سب کے سب ایسے ہی ہوتے ہیں- پوئرو کو وہ فرانسیسی سمجھ رہی تھی' حالانکہ وہ بلجیم کا رہنے والا تھا' لیکن پوئرو نے اُسے نہیں ٹوکا- چائے پینے کے بعد وہ کہنے لگا-

''خواتین و حضرات! بیکس ہل میں میرا کام ختم ہو گیا ہے اور اب میں ایسٹ بورن جانے کا ارادہ رکھتا ہوں- وہاں بھی تھوڑی سی انکوائری کرنی ہے اور بس_____ اور آپ لوگوں کا وہاں بھی میرے ہمراہ جانا غیر ضروری معلوم ہوتا ہے- اس اثناء میں آیئے ہم واپس اپنے ہوٹل چلیں اور کاک ٹیل سے محظوظ ہوں- اس چائے نے تو میرے منہ کے ذائقے کا ناس مار دیا ہے-''

کاک ٹیل کی میز پر فرینکلن کلارک نے تجسس آمیز لہجے میں کہا۔

''میں سمجھ رہا ہوں کہ آپ کس چیز کے پیچھے پڑے ہوئے ہیں۔ آپ دراصل مسٹر کسٹ کی وہ ایلبی (ALIBI) ختم کرنا چاہتے ہیں' جو بیکس ہل کی واردات کے سلسلے میں اس کے پاس موجود ہے' لیکن بہرحال میں یہ نہیں سمجھ سکا کہ آپ اس قدر خوش کیوں ہیں اور جب کہ آپ کو کوئی نئی بات بھی معلوم نہیں ہے۔''

''آپ کا کہنا صحیح ہے' مسٹر کلارک۔''

''خیر ــــــ تو پھر؟''

''صبر کیجیے ــــــ صبر کیجیے مسٹر ــــــ ہر کام اپنے وقتِ مقررہ پر ہی سرانجام پاتا ہے۔''

''لیکن بہرحال آپ اس قدر خوش کیوں نظر آ رہے ہیں۔ کچھ تو ہے' جس کی پردہ داری ہے۔''

''آہا ــــــ اصل یہ ہے کہ میرے ایک چھوٹے سے نظریے کے خلاف ابھی تک کوئی بات ثابت نہیں ہو سکی اور یہی میرے خوش ہونے کا سبب ہے۔''

''میرے دوست ہاسٹنگ نے مجھے ایک مرتبہ بتایا تھا کہ اپنے بچپن میں وہ دوستوں کے ساتھ ایک کھیل کھیلا کرتا تھا۔ ایک عجیب سا کھیل۔ اس کا نام ہے' دی ٹُرتھ (The Truth) یعنی سچ ــــــ یہ ایک کھیل ہے' جس میں ہر کھیلنے والے سے باری باری تین سوال دریافت کیے جاتے ہیں' جن میں دو سوالوں کا جواب قطعی طور پر صحیح دینا پڑتا ہے اور تیسرے سوال کو ٹالا جا سکتا ہے اور سوال وہ پوچھے جاتے ہیں' جو ذرا ناشائستہ سے ہوتے ہیں' لیکن کھیل کا ہر شریکِ کار پہلے یہ قسم کھاتا ہے کہ وہ سوالات کا جواب سچ سچ دے گا اور جھوٹ نہیں بولے گا۔'' یہ کہہ کر اس نے توقف کیا۔

سب لوگ حیرت سے اس کی شکل تکتے رہے کہ اس گفتگو کا آخر کیا موقع ہے۔ آخر میگن برنارڈ سخت لہجے میں بولی۔

''مسٹر پوئرو' اس مذاق سے آخر آپ کا مطلب کیا ہے؟''

''مطلب یہ ہے' محترمہ برنارڈ کہ میں یہ کھیل کھیلنا چاہتا ہوں۔'' پوئرو نے جواب دیا۔

''لیکن اب یہ ضروری نہیں ہوگا کہ تین سوالات ہی کیے جائیں۔ صرف ایک ہی سوال کافی ہوگا۔ آپ سب سے ایک ایک سوال کیا جائے گا۔''

''بے شک ہم ہر سوال کا جواب دیں گے۔'' فرینکلن کلارک نے بے صبری سے کہا۔

''آہ ــــــ لیکن یہ یاد رکھیے کہ بچوں کے کھیل کی نسبت یہ کھیل ذرا سنجیدہ نوعیت کا ہے۔ کیا آپ سب قسم کھاتے ہیں کہ سچ بولیں گے؟''

پوئرو کا لہجہ اتنا سنجیدہ تھا کہ دوسرے افراد حیرت کا مجسمہ بنے ہوئے سنجیدہ ہو گئے اور سب نے سچ بولنے کا حلف اٹھا لیا۔

''خوب ــــــ '' پوئرو نے کہا۔'' آیئے اب کھیل شروع کریں۔''

''میں تیار ہوں۔'' مس تھوراگرے نے کہا۔

''آہا ــــــ لیڈیز فرسٹ کا اصول بے شک صحیح ہے' لیکن میں آج اس کے اُلٹ کرنا چاہتا ہوں۔''

یہ کہہ کر پوئرو فرینکلن کلارک کی جانب پلٹا اور پہلا سوال اُس سے کیا۔

''کہیے مسٹر کلارک اس سال ایسکٹ میں جن خواتین نے ہیٹ پہن رکھے تھے' اُن کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے؟''

فرینکلن کلارک حیرت سے اس کا منہ تکنے لگا۔

''کیا آپ مذاق کر رہے ہیں؟''

''ہرگز نہیں۔''

''کیا واقعی یہ سوال آپ نے سنجیدگی سے کیا ہے؟''

''قطعی سنجیدگی سے۔''

یہ سُن کر کلارک نے ہنسنا شروع کیا۔ ''خیر' مسٹر پوئرو میں خود تو ایسکٹ نہیں گیا' لیکن کاروں میں جاتی ہوئی ان عورتوں کو میں نے اکثر دیکھا ہے اور میرا یہ خیال ہے کہ اُن ہیٹوں کی نسبت وہ ہیٹ بہت بڑے بڑے تھے' جو وہ عام طور پہنتی ہیں۔''

''نہایت بھدّے؟''

''جی ہاں ــــــ قطعی بھدّے۔''

پوئرو مسکرایا اور پھر ڈونلڈ فریسر کی جانب مُڑا۔

''کہیے مسٹر فریسر اس سال آپ نے چھٹیاں کب لی تھیں؟''

اب ڈونلڈ فریسر کے گھرنے کی باری تھی۔ ''میری چھٹیاں؟ اگست کے پہلے دو ہفتوں میں۔''

اس کا چہرہ دفعتہً کانپنے لگا۔ میں نے اندازہ لگایا کہ اس سوال سے اُسے اپنی بدنصیب محبوبہ یاد آ گئی ہوگی۔

پوئرو نے البتہ اس کے جواب پر کوئی مزید توجہ نہ دی۔ پھر وہ تھورا گرے کی جانب پلٹا اور میں نے دفعتہً پوئرو کی آواز میں ایک عجیب سی تبدیلی محسوس کی۔ اس نے صاف مگر تیز لہجے میں سوال کیا۔

''میڈ موازل ــــــ فرض کیجیے لیڈی کلارک کی موت کے بعد اگر سر مائیکل کلارک آپ سے شادی کی درخواست کرتے تو کیا آپ اُن سے شادی کر لیتیں؟''

مس گرے طیش میں آ کر اپنی کرسی سے اٹھ کھڑی ہوئی۔

''آپ کو یہ بے ہودہ سوال کرنے کی جرات کیسے ہوئی ــــــ یہ میری توہین ہے۔''

''شاید ـــــــ لیکن آپ سچ بولنے کی قسم اٹھا چکی ہیں۔ جواب دیجیے۔ ہاں یا ناں؟''

''سر مائیکل کلارک کا رویہ میرے ساتھ نہایت ہمدردانہ اور پُر شفقت تھا اور انہوں نے مجھ سے ہمیشہ ایک بیٹی کی طرح برتاؤ رکھا اور میں بھی انہیں اپنے باپ جیسا درجہ دیتی تھی۔''

''معاف فرمایئے محترمہ ـــــــ یہ کوئی جواب نہیں ہے۔ میرے سوال کا ہاں یا ناں میں جواب دیجیے۔''

لڑکی نے ایک لحظہ تامل کیا' پھر بولی ـــــــ ''بے شک اس کا جواب نفی میں ہے۔''

پوئرو نے اس پر کوئی تبصرہ نہ کیا۔صرف یہ کہا ـــــــ ''شکریہ۔''

اس کے بعد اُس نے میگن برنارڈ کی جانب رُخ کیا اور میں نے دیکھا کہ میگن کا چہرہ ایک دم پیلا پڑ گیا۔اس کا سانس تیزی سے چلنے لگا' جیسے وہ کسی سخت آزمائشی امتحان کے لیے بند باندھ رہی ہو۔''

پوئرو کی کڑکتی ہوئی آواز ہمارے کانوں میں پہنچی۔

''میڈموازل برنارڈ! بتایئے میری تحقیقات کا نتیجہ کیا برآمد ہوگا؟ کیا آپ مجھ سے یہ چاہتی ہیں کہ میں سچ ظاہر کردوں یا نہ؟''

میگن کا سر نخوت سے تن گیا۔ مجھے پکا یقین تھا کہ وہ کیا جواب دے گی۔ مجھے معلوم تھا کہ وہ سچائی کے لیے جنونی جذبات رکھتی ہے۔اس نے نہایت صفائی سے اس سوال کا جواب دیا۔ جسے سن کر میں مبہوت رہ گیا۔

''نہیں۔''

یہ سن کر سب اپنی جگہ سے اچھل پڑے۔ پوئرو اپنی نشست سے ذرا آگے کو جُھکا اور میگن کے چہرے کا معائنہ کرتے ہوئے بولا۔

''میڈموازل برنارڈ! آپ نہیں چاہتیں کہ سچ ظاہر ہو' لیکن آپ سچ بول تو سکتی ہیں۔''

یہ کہہ کر وہ اٹھا اور دروازے کی جانب چلا' لیکن پھر کچھ یاد کر کے پلٹا اور مَیری ڈوور کی جانب گیا۔

''بتاؤ لڑکی کیا تمہارا بھی کوئی محبوب ہے؟''

یہ سن کر مَیری کے چہرے پر شرم وحیا کی سُرخی دوڑ گئی۔

''اوہ____ مسٹر پوئرو____ میں____ مجھے____ میں کیا کہہ سکتی ہوں۔''

وہ مسکرایا اور منہ میں کچھ بُڑ بڑا کر میری جانب پلٹا____ ''آؤ ہاسٹنگ' اب ہمیں ایسٹ بورن چلنا چاہیے۔''

کار باہر پہلے سے انتظار کر رہی تھی۔ ان سب کو حیران وششدر چھوڑ کر ہم دونوں ایسٹ بورن روانہ ہو گئے۔

''یہ سوالات کرنے سے کوئی فائدہ بھی ہوا؟'' میں نے راستے میں پوچھا۔

''میں اس وقت کچھ نہیں بتاؤں گا۔ جو کچھ میں کر رہا ہوں اس سے تم خود نتائج اخذ کر سکتے ہو۔''

یہ سن کر میں خاموش ہو گیا اور پوئرو جو اس وقت معمول سے زیادہ خوش نظر آ رہا تھا۔ کسی گانے کی دُھن گنگنانے لگا' جب ہم پیونسے کے مقام سے گزر رہے تھے' تو دفعتہً اس نے کار ٹھہرانے کا حکم دیا اور مجھ سے کہا آؤ ذرا قلعہ کی سیر کریں گے۔ قلعہ دیکھ کر جب ہم واپس لوٹ رہے تھے' تو ایک جگہ چند میلے کچیلے دیہاتی بچے زور وشور سے کوئی گانا گا رہے تھے۔ پوئرو وہیں رُک کر یہ گانا سننے لگا۔ تھوڑی دیر بعد وہ بولا۔

''ذرا سنو تو ہاسٹنگ یہ بچے کیا کہہ رہے ہیں۔ میری سمجھ میں نہیں آتا۔''

میں نے اس آواز پر کان لگائے اور تھوڑی دیر بعد میں نے گانے کے بول سمجھ لیے۔

''اینڈ کیچ اے فوکس۔
اینڈ پُٹ ہم اِن اے بوکس
اینڈ نیور لِٹ ہم گو۔''

''اینڈ کیچ اے فوکس' اینڈ پُٹ ہم اِن اے بوکس' اینڈ نیور لِٹ ہم گو۔'' پوئرو نے دہرایا۔ دفعتہً اس کا چہرہ خوف ناک حد سنجیدہ گیا۔ ''نہایت خوف ناک ہے' یہ گانا۔'' وہ ایک منٹ تک خاموش رہا' پھر بولا_____ ''آؤ چلیں۔'' کار کے قریب پہنچتے پہنچتے اُس نے کئی بار اپنا سر نفی میں ہلایا۔ پھر دفعتہً کہنے لگا۔

''کل_____ میں اُس شخص کسٹ سے ملنے کے لیے جیل جا رہا ہوں۔'' پھر وہ ڈرائیور کی جانب مُڑا۔

''لندن واپس چلو۔''

''کیا تم ایسٹ بورن نہیں جا رہے ہو؟'' میں نے غصے سے چلا کر کہا۔

''اب کیا ضرورت ہے؟ جو میرا مقصد تھا' وہ یہیں پورا ہو چکا ہے۔''

* * *

اے بی سی

اے بی سی کیس میں مجھے ساری عمر اس بات کا افسوس ہی رہے گا کہ ہرکوئل پوئرو اور الیگزنڈر بونا پارٹ کسٹ کی جیل میں ملاقات کے وقت میں موجود نہ تھا۔ بات دراصل یہ تھی کہ پولیس کے ساتھ کام کرنے اور کیس سے خاص تعلق کے سبب پوئرو کو ہوم آفیسر کی جانب سے خاص احکامات کے تحت مسٹر کسٹ سے انٹرویو کا موقع دیا گیا تھا' لیکن کوشش اور سفارش کے باوجود میرے لیے اجازت نہ مل سکی۔ بہرحال اس سلسلے میں پوئرو کا نقطۂ نظر یہ تھا کہ یہ ملاقات تخلیے میں ہی ہونی ضروری ہے۔

ان دونوں حریفوں کے درمیان ملاقات میں جو گفتگو ہوئی' وہ پوئرو نے بعد میں مجھے تفصیل سے سنائی جس سے مجھے اطمینان ہو گیا کہ اگر میں اس گفتگو کو تحریر میں لاؤں تو یوں محسوس ہوگا' جیسے میں بھی اس ملاقات کے وقت وہاں موجود تھا۔ مسٹر کسٹ اپنی کوٹھڑی میں ایک جانب سمٹا ہوا سا بیٹھا تھا اور گردن آگے جھکی ہوئی تھی۔ پوئرو کے داخل ہوتے ہی اس نے بے چینی سے اپنے کوٹ کو نوچنا شروع کیا۔

چند منٹ تک پوئرو خاموش بیٹھا مسٹر کسٹ کی صورت تکتا رہا۔ جیل کی کوٹھڑی میں اس وقت جیسے سکون و اطمینان کے لمحات کی فراوانی میسر تھی۔ یقیناً یہ لمحہ نہایت ڈرامائی تھا۔ اس طویل ڈرامے میں کام کرنے والے دو حریفوں کی ملاقات ہو رہی تھی۔ آخر کار پوئرو نے نہایت نرمی سے کہا۔

''آپ کو معلوم ہے' میں کون ہوں؟''

کسٹ نے نفی میں اپنے سر کو جنبش دی۔

''نہیں ____ نہ ____ میں یہ نہیں کہہ سکتا کہ میں آپ کو جانتا ہوں ____ شاید آپ مسٹر لوکس کے نائب ہوں گے؟''

کسٹ کا لہجہ اگرچہ نہایت پُر اخلاق تھا' لیکن وہ اندرونی طور پر ضرور کسی نہ کسی طرح بے چین تھا۔

''مجھے ہرکوئل پوئرو کہتے ہیں۔''

پوئرو نے یہ الفاظ نہایت نرمی سے کہے اور کسٹ کے چہرے کو بغور دیکھنے لگا کہ اس پر کیا اثر نمودار ہوتا ہے۔

اُس نے اپنا سر ذرا اُوپر اٹھایا اور کہا۔ ''اچھا؟'' اور ایک منٹ چپ رہنے کے بعد پھر اسی لہجے میں کہا۔ ''اچھا؟''

پھر اس نے پوئرو کے چہرے پر نگاہ ڈالی۔ ہرکوئل پوئرو کی نگاہیں اس کی نگاہوں سے ملیں اور پوئرو نے کئی بار آہستہ سے اپنے سر کو حرکت دی۔

''ہاں ____ میں وہی شخص ہوں' جس کو آپ نے خطوط تحریر کیے تھے۔''

ان الفاظ کے ساتھ ہی کوٹھری کی پُر سکون فضا میں ایک ارتعاش نمودار ہوا۔ مسٹر کسٹ نے اپنی نگاہیں جھکا کر تیز و تند اُکھڑے لہجے میں کہا۔

''میں نے آپ کو کبھی کوئی خط نہیں لکھا ____ وہ خطوط میں نے ہرگز نہیں لکھے۔ میں کئی بار یہی بات کہہ چکا ہوں۔''

''مجھے معلوم ہے۔'' لیکن اگر آپ نے وہ خطوط نہیں لکھے تو پھر کس نے لکھے؟''

''کسی دشمن نے ____ ضرور وہ میرا دشمن ہوگا۔ یہ سب کے سب میرے ہی

خلاف ہیں- پولیس بھی ___ سب میری جان کے دشمن ہیں- میرے خلاف بڑی سازش کی گئی ہے-"

پوئرو نے اس بات کا کوئی جواب نہ دیا-

مسٹر کسٹ نے کہا ___ "ہمیشہ ___ ہر فرد نے ہمیشہ ہی میرے خلاف حرکتیں کی ہیں-"

"اُس وقت بھی جب آپ بچے ہی تھے؟"

مسٹر کسٹ نے ایک لمحہ اس سوال پر غور کیا-

"نہ ___ نہ ___ اُن دنوں تو ایسی بات نہ تھی- میری ماں مجھ سے بڑا پیار کرتی تھی، لیکن اُسے نام ونمود کی خواہش جنونی حد تک تھی اور اسی وجہ سے اس نے میرے لیے بے ہودہ نام تجویز کیے- الیگزنڈر ___ سکندر اعظم جس نے دُنیا کو فتح کرنے کا ارادہ کیا تھا- بونا پارٹ ___ نپولین بونا پارٹ، فرانس کا عظیم شہنشاہ ___ میری ماں کے ذہن میں یہ فضول بات بیٹھ گئی تھی کہ میں بھی کارہائے نمایاں سرانجام دوں گا- وہ مجھ پر ہمیشہ یہ زور دیتی تھی کہ میں اپنے آپ کو بلند ترین شخصیت بناؤں- وہ اکثر قوتِ ارادی جیسے موضوع پر مجھ سے باتیں کیا کرتی اور کہا کرتی تھی کہ ہر فرد اپنی قسمت کا خود مالک بن سکتا ہے اور وہ کہتی تھی کہ میں دنیا میں ہر کام کر سکتا ہوں-"

ایک منٹ تک وہ چپ رہا-

"بلاشبہ اس کی تمام باتیں غلط تھیں اور جلد ہی میں نے خود بھی اُنہیں محسوس کر لیا ___ میں اُن افراد میں سے نہیں تھا، جو زندگی پر حکمرانی کرتے ہیں- میں تو ہمیشہ ہی حماقتیں کرتا رہا اور اپنے آپ کو دُنیا کے سامنے ایک نامعقول شخص کی حیثیت سے پیش کر دیا- میں احساسِ کمتری میں مبتلا تھا- لوگوں سے ملتے جلتے ڈرتا تھا- اسکول میں

بھی مجھ پر بڑا بُرا وقت گزرا- لڑکوں نے میرے ان بے ہودہ شاہانہ ناموں کو تمسخر اور ظرافت کا نشانہ بنا لیا- وہ ہر وقت مجھے بادشاہ سلامت کہہ کر چھیڑا کرتے تھے- پڑھائی اور کھیلوں میں مَیں ہمیشہ ہی نکما ____ ہمیشہ ____ ''

اس نے نفی میں اپنے سر کو جنبش دی-

''اور پھر میری پیاری ماں وفات پا گئی- میرے متعلق اُس کے ارمانوں پر اوس پڑ چکی تھی- اُسے رنج تھا' اسکول چھوڑ کر جب میں نے کمرشل کالج میں تعلیم حاصل کرنی شروع کی تو اُن دنوں میں بھی مَیں احمق کا احمق ہی رہا- ٹائپ اور شارٹ ہینڈ سیکھنے میں مجھے دوسروں کی نسبت دُگنا وقت صرف کرنا پڑا اور پھر بھی میں اپنے آپ کو بے وقوف محسوس نہیں کرتا تھا- آپ میرے کہنے کا مطلب اگر سمجھیں-''

''میں سمجھتا ہوں-'' پوئرو نے کہا- ''آپ بات جاری رکھیے-''

''میرے لیے یہ احساس تکلیف دہ تھا کہ ہر شخص مجھے احمق خیال کرتا ہے اور جب میں نے ملازمت کا آغاز کیا تب بھی یہی صورت پیش آئی-''

''اور بعد میں بھی ____ جب آپ جنگ میں شریک ہوئے؟'' پوئرو نے کہا دفعتہً مسٹر کسٹ کے مُرجھائے ہوئے چہرے پر مسرت کی روشنی نمودار ہوئی-

''آپ کو معلوم ہے' جنگ سے مجھے دلچسپی تھی اور زندگی میں پہلی مرتبہ میں نے محسوس کیا کہ ہم سب ایک ہی جیسے فرد ہیں- مجھ میں اور میرے ساتھیوں میں اب کوئی امتیاز نہ تھا-''

مسکراہٹ اس کے لبوں سے غائب ہو گئی-

''اور پھر سر پر زخم آیا ____ ہلکا سا زخم ____ پھر مجھے مرگی کے دورے پڑنے لگے- دو ایک مرتبہ میں گرا اور مجھے علم ہے کہ مجھ پر ایسا وقت بھی آتا ہے' جب کہ میں غیر شعوری طور پر کوئی حرکت کر بیٹھتا ہوں' لیکن میں سمجھتا ہوں کہ انہوں نے مجھے فوج میں سے اس بناء پر ہرگز خارج نہیں کیا ہوگا-''

''اور اس کے بعد____؟'' پوئرو نے پوچھا۔

''پھر میں نے بطور کلرک ایک جگہ ملازمت کرلی۔ معمولی سی تنخواہ پر____ کئی برس گزر گئے۔ میرے ساتھ کام کرنے والے کلرکوں کو ترقیاں ملتی رہیں' ان کے معاوضوں میں اضافہ ہوتا رہا' لیکن مجھے کوئی ترقی نہ دی گئی۔ ایک طرف مرض کی شدت اور دوسری طرف کام کی زیادتی' میرے لیے دفتر میں کام کرنا عذاب تھا____ عذاب____ اور جب نوبت فاقوں تک پہنچنے لگی' تو پھر مجھے کمیشن اور تنخواہ پر جرابیں فروخت کرنے کی پیش کش کی گئی۔''

''لیکن جس فرم کا آپ نام لیتے ہیں کہ اس نے آپ کو ملازم رکھا ہے' وہ تو اس حقیقت سے انکار کرتی ہے۔ کیا آپ اس بات سے آگاہ ہیں۔''

مسٹر کسٹ کو ایک مرتبہ پھر طیش آیا۔

''اس لیے کہ اس فرم والے بھی میرے خلاف سازش میں شریک ہیں۔ ضرور وہ سازش میں شریک ہیں۔''

پھر وہ کہنے لگا۔ ''میرے پاس تحریری شہادت موجود ہے_____ تحریری شہادت۔ میرے پاس اُن کے بھیجے ہوئے خطوط موجود ہیں۔ اُن کی بھیجی ہوئی ہدایات موجود ہیں کہ مجھے کن کن افراد کے پاس جا کر جرابیں فروخت کرنی چاہئیں۔ ان افراد کی فہرست موجود ہے۔''

''لیکن وہ تحریری شہادت ہاتھ سے لکھی ہوئی نہیں____ بلکہ ٹائپ شدہ ہے۔''

''ایک ہی بات ہے____ ظاہر ہے کہ ایک بڑی فرم جو تھوک کاروبار کرتی ہو اپنے خطوط ٹائپ کرا کر ہی بھیجتی ہے۔''

''مسٹر کسٹ کیا آپ کو معلوم نہیں کہ ایک ٹائپ رائیٹر شناخت کیا جاسکتا ہے؟ وہ تمام خطوط ایک خاص ٹائپ رائٹر پر ٹائپ کیے گئے ہیں۔''

''پھر اس سے کیا ہوتا ہے؟''

''یہ کہ وہ ٹائپ مشین آپ کی اپنی ہے- وہی مشین جو آپ کے کمرے سے پولیس کو ملی ہے-''

''مگر یہ مشین تو میرے کام کی ابتداء پر خود فرم نے مجھے بھیجی تھی-''

''ہاں ____ لیکن فرم کے خطوط تو بعد ہی میں موصول ہوئے تھے اور اس سے یہ احساس نہیں ہوتا کہ آپ نے خود ہی وہ خطوط ٹائپ کیے اور خود ہی اپنے پتے پر بھیج دیے-''

''نہیں-نہیں- ایسا ہرگز نہیں ہوا- یہ سب لوگ میری جان کے دشمن ہو رہے ہیں- انہوں نے میرے خلاف باقاعدہ پلاٹ بنایا ہے-''

اور پھر دفعتہً اس نے کہا-

''علاوہ ازیں اُن کے خطوط بھی اس قسم کی ٹائپ مشین پر ٹائپ ہوتے تھے-''

''اس قسم کی ____ لیکن وہی مشین نہیں، جو آپ کے پاس ہے-'' اور آپ کے کمرے کی الماری میں اے' بی' سی ریلوے گائیڈوں کی جلدیں ملی ہیں؟''

''مجھے ان گائیڈوں کے بارے میں کچھ معلوم نہ تھا- میں سمجھتا تھا کہ ان ڈبوں میں جرابیں ہوں گی-''

''اچھا یہ بتایئے کہ انڈوور میں رہنے والے افراد کی فہرست پر آپ نے مسز آسچر کے نام کے سامنے نشان کیوں لگایا تھا؟''

''اس لیے کہ مجھے مسز آسچر کے نام ہی سے ابتداء کرنی تھی- آخر کہیں سے تو ابتداء ہوتی-''

''ہاں ____ ہاں ____ کہیں نہ کہیں سے تو ابتداء کرنی پڑتی ہے-''

''میرا مطلب وہ نہیں تھا' جو آپ سمجھ رہے ہیں۔'' مسٹر کسٹ نے کہا۔'' آپ نے غلط سمجھا ہے۔''

''لیکن آپ کو علم ہے کہ میں نے کیا مطلب لیا ہے؟''

مسٹر کسٹ نے اس کا کوئی جواب نہ دیا______ وہ سر سے پیر تک بُری طرح کانپ رہا تھا۔

''میں نے کوئی قتل نہیں کیا______'' وہ بولا ''میں قطعی بے گناہ ہوں' غلطی سے میرا نام لیا جارہا ہے۔ وہ دوسری واردات بیکس ہل پر بھی تو غور کیجیے۔ میں اس وقت ایسٹ بورن میں ایک شخص مسٹر سٹرینج کے ساتھ تاش کھیل رہا تھا۔ آپ کو یہ تسلیم کرنا پڑے گا۔''

اس کی آواز میں فتح مندی کی جھلک محسوس ہوتی تھی۔

''ہاں______'' پوئرو نے آہستہ سے کہا۔ ''لیکن یہ بات تو نہایت آسان ہے کہ ہوٹل کے رجسٹر میں دستخط کرتے وقت آپ نے جان بوجھ کر تاریخ غلط درج کر دی ہو اور اس وقت کسی شخص نے اس پر دھیان نہ دیا ہو۔''

''میں اُس شام کو تاش کھیل رہا تھا۔''

''ہاں______ ہاں______ میں اس پر یقین کرتا ہوں کہ آپ تاش بہت اچھا کھیلتے ہیں۔''

اس فقرے پر مسٹر کسٹ نے ہڑ بڑا کر کہا۔

''ہاں______ ہاں______ آپ کا خیال صحیح ہے۔ لنچ کے اوقات میں ہم اکثر تاش کھیلا کرتے تھے اور آپ یہ سن کر حیران ہوں گے کہ بہت سے اجنبی اکٹھے ہو کر کھیل دیکھا کرتے تھے۔'' اس نے ہنس کر کہا۔ ''اس موقع پر مجھے ایک شخص یاد آ گیا

ہے اور میں اسے کبھی نہیں بھول سکوں گا' چونکہ اس نے مجھے چند عجیب باتیں بتائی تھیں-وہ مجھے ایک ہوٹل میں ملا______ کافی پیتے ہوئے ہم باتیں کرنے لگے-بیس منٹ کی گفتگو کے بعد ہی مجھے یوں محسوس ہوا جیسے میں اُسے ہمیشہ سے جانتا ہوں-''

''اس نے آپ کو کیا نام بتایا تھا؟'' پوئرو نے پوچھا-

مسٹر کسٹ کا چہرہ متغیر ہوا-

''اس کی باتیں سن کر میں حیران رہ گیا-وہ کہنے لگا کہ تمہاری قسمت تمہارے ہاتھ پر لکھی ہوئی ہے-پھر اس نے مجھے اپنا ہاتھ دکھایا کہ دیکھو یہ دو لکیریں ہیں' جو اس بات کا اشارہ ہیں کہ میں دو مرتبہ غرق ہونے سے بچ جاؤں گا-'' اور واقعی اس کی زندگی میں دو ایسے حادثے ہوئے کہ وہ سمندر میں غرق ہونے سے بال بال بچا' پھر اس شخص نے میرا ہاتھ دیکھا اور کہنے لگا-''مسٹر کسٹ' مرنے سے پہلے تم انگلستان کے ایک مشہور و معروف شخص ہو گے اور کہا کہ بچے بچے کی زبان پر تمہارا نام ہوگا-'' لیکن اس نے کہا______ اس نے کہا کہ______''

الفاظ مسٹر کسٹ کی زبان پر آتے آتے رہ گئے-

''ہاں کیا کہا تھا؟'' پوئرو نے اپنی نگاہیں اس کے چہرے پر جما دیں-

''اس نے کہا______ اس نے کہا تھا کہ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ میری موت نہایت دردناک ہوگی' پھر وہ ہنسا اور کہنے لگا-''مجھے تو یوں دکھائی دیتا ہے' تم پھانسی کے تختے پر مرو گے-'' اس کے بعد وہ زور سے ہنس پڑا اور کہنے لگا-''میں تو صرف مذاق کر رہا تھا-''

دفعتہً مسٹر کسٹ خاموش ہو گیا-اس کی نگاہیں پوئرو کے چہرے سے ہٹ کر کمرے میں اِدھر اُدھر بھٹک رہی تھیں-

''میرا سر ــــــ اُف خدایا ــــــ سر کا درد میرے لیے خوف ناک اذیت کا باعث بن جاتا ہے اور پھر اکثر اوقات مجھے علم نہیں ہوتا کہ میں کیا کر رہا ہوں' مجھے معلوم نہیں ہوتا کہ ــــــ''

پوئرو اس کی جانب جھکا اور اس نے نہایت صاف مگر پراعتماد لہجے میں سوال کیا۔

''لیکن یہ تو معلوم ہوتا ہے کہ آپ قتل کیا کرتے ہیں؟ کیا نہیں معلوم ہوتا؟''

مسٹر کسٹ نے نگاہ اُٹھا کر اُسے دیکھا ــــــ اس کی آنکھوں میں جوش و غضب کے آثار غائب تھے۔اب وہ واقعی پُرسکون اور سنجیدہ دکھائی دینے لگا۔

''ہاں ــــــ میں جانتا ہوں۔'' اس نے کہا۔

''لیکن آپ کو یہ علم نہیں کہ آپ قتل کیوں کرتے ہیں؟''

مسٹر کسٹ نے نفی میں سر ہلایا۔

''جی نہیں ــــــ مجھے یہ معلوم نہیں۔''

٭ ٭ ٭

مجرم کون؟

الیگزنڈر بونا پارٹ کسٹ سے ملاقات کے اگلے روز پوئرو نے اُن تمام افراد کو اپنے فلیٹ پر جمع ہونے کی دعوت دی' جو اے' بی' سی کیس میں قتل ہونے والے افراد سے قریبی تعلق رکھتے تھے۔ وقتِ مقررہ پر سب اکٹھے ہو گئے اور پوئرو کی زبان سے کیس کے بارے میں آخری تشریحات سننے کے لیے ہمہ تن گوش سب کی نگاہیں سوالیہ انداز میں پوئرو کے چہرے پر جمی ہوئی تھیں اور ان کی حرکات و سکنات میں بے چینی اور اینٹھن کا عنصر صاف نمایاں تھا۔

پوئرو نے تقریر سے پہلے ایک گھومتی ہوئی نظر حاضرین پر ڈالی اور آخر کار کہا۔

''اے' بی' سی کیس میں شروع سے اب تک مجھے صرف ایک لفظ پریشان کرتا رہا ہے اور وہ لفظ ہے'' کیوں؟'' ابھی گذشتہ روز ہی میرے دوست کپتان ہاسٹنگ نے مجھ سے کہا تھا کہ کیس ختم ہو چکا ہے' لیکن میں نے اس کے جواب میں کہا تھا کہ کیس کا راز قاتل کی شخصیت میں پوشیدہ ہے۔ دوسرے الفاظ میں یوں سمجھئے کہ اصل مسئلہ قتل کی وارداتیں نہیں تھا' بلکہ اے' بی' سی کی شخصیت کا راز تھا۔ اُس نے قتل کی ان وارداتوں کو ضروری سمجھا' کیوں؟ اس نے مجھے اپنا حریف منتخب کیا' کیوں؟

''ان سوالات کے جواب میں یہ کہہ دینا فضول سی بات ہے کہ قاتل کے دماغ کی چولیں ہلی ہوئی ہیں اور وہ پاگل ہے اور یہ کہنا کہ ایک شخص اپنے پاگل پن کی بناء پر بعض جنونی حرکتیں کرتا ہے' تو یہ محض حماقت اور لایعنی بات ہوگی۔ ایک پاگل شخص بھی صحیح

الدماغ شخص کی طرح، اپنے نقطۂ نظر کے مطابق جو اقدام کرے گا، وہ اس کی دانست میں منطقی اور معقول ہوگا۔ مثال کے طور پر ایک پاگل اگر اپنے آپ کو مہاتما گاندھی تصور کرے تو اس صورت میں اس کی تمام حرکتیں اور کُل رویّہ، نہایت معقول اور بامعنی بن جاتا ہے۔ اس کیس میں ضروری تھا کہ ایسے باضابطہ ذہن کا تصور کیا جائے، جو نہ صرف منطقی اعتبار سے معقولیت رکھتا ہو، بلکہ اس حد تک اعلیٰ ہو کہ وہ قتل کی چار وارداتوں (یا اس سے زیادہ) کی اسکیم تیار کرے۔ ہر کوئل پوئرو کو واردات سے پیشتر خطوط کے ذریعے چیلنج کرے اور اپنی سکیم کو نہایت ہوشیاری سے عملی جامہ بھی پہنائے۔

''میرا دوست ہاسٹنگ آپ کو بتائے گا کہ جب اے، بی، سی کا پہلا خط مجھے موصول ہوا تھا، میں اُسی لمحے سے نہایت متفکر اور پریشان تھا اور میرے دل میں یہ بات آئی کہ اس خط میں ضرور کوئی نہ کوئی ایسی بات ہے، جو کھٹکتی ہے۔''

''آپ کا خیال بالکل صحیح تھا۔'' فرینکلن کلارک نے خشک لہجے میں کہا۔

''جی ہاں ــــــ بدقسمتی سے ہوا یہ کہ کیس کے آغاز ہی میں مَیں نے ایک زبردست غلطی کی۔ میں نے اپنے احساسات کو، جو اس خط سے متعلق میرے دل میں پیدا ہوئے تھے، محض ایک تاثر ہی رہنے دیا اور دل میں جو کھٹک پیدا ہوئی تھی، اُسے یہ درجہ دیا، جیسے مجھے الہام ہوا ہو، حالانکہ ایک متوازن اور باعمل ذہن کے لیے غیبی علم یا القا کوئی معنی نہیں رکھتا۔ بلاشبہ بعض اوقات کسی شے کے بارے میں غیر شعوری طور پر دل میں کوئی بات پیدا ہوتی ہے، جس کا منبع عقل اور ذہن کو قرار نہیں دیا جاسکتا، لیکن اسے محض آپ کے لاشعور کا اندازہ یا قیاس کہا جاسکتا ہے۔ آپ خود کسی شے کے متعلق کچھ قیاس کر کے نتیجہ اخذ کرسکتے ہیں، لیکن یہ قیاس یا تو صحیح ہوگا، یا غلط۔ اگر یہ صحیح ہے، تو آپ اسے الہام کا درجہ دے سکتے ہیں، لیکن اگر یہ غلط ثابت ہو تو شاید آپ اس کا ذکر ہی نہ کریں، لیکن یاد رکھیے جس بات کو عام طور پر غیبی اشارہ یا الہام کہہ کر پکارا جاتا ہے، اس کی بنیاد دراصل منطقی نتیجہ اور تجربہ کے تاثر پر مبنی ہوتی ہے۔ ایک ماہر فن جب کسی تصویر، کسی میز یا

کُرسی یا کسی چیک پر دستخط دیکھ کر اچانک یہ محسوس کرے کہ اس میں کوئی نہ کوئی غلط بات ضرور ہے۔ اُسے اُس شے کی باریکیوں میں جانے کی ضرورت نہیں ہوتی' بس ایک اندرونی شے اُسے بتاتی ہے کہ اس میں فلاں بات غلط ہے' لیکن یہ محض قیاس نہیں ہوتا' بلکہ اس کی بنیاد دراصل اس ماہرِ فن کے علم اور تجربے کے تاثر پر ہی ہوتی ہے۔

''بہرحال مجھے یہ اعتراف ہے کہ پہلے خط پر میں نے وہ توجہ نہیں دی۔ جو مجھے اس پر صرف کرنی چاہیے تھی' لیکن اس خط نے مجھے شدت سے بے چین ضرور کر دیا۔ پولیس کا خیال تھا کہ یہ کسی کی شرارت ہے' لیکن میں اسے سنجیدگی قرار دیتا تھا اور مجھے یہ یقین کامل تھا کہ خط میں جو تاریخ درج کی گئی ہے' اس تاریخ کو انڈوور کے مقام پر قتل کی واردات ضرور وقوع پذیر ہوگی اور جیسا کہ آپ سب کو علم ہے' قتل کی واردات ہوئی۔ پہلی واردات کے بعد مجھے چند یقینی علامات حاصل ہوئیں۔ نمبر ایک خط' نمبر دو' طرزِ واردات اور نمبر 3 وہ فرد جسے قتل کیا گیا اور میں نے یہ دریافت کیا کہ واردات اور خط بھیجنے کا مقصد کیا تھا۔''

''شہرت۔'' کلارک نے رائے ظاہر کی۔

''یقیناً قاتل احساس کمتری کا مریض تھا اور اسی ذریعے سے وہ یہ مرض دُور کر سکتا تھا۔'' تھوراگرے نے مزید کہا۔

''بلاشبہ یہی نظریہ درست نظر آتا تھا اور اسی راستے پر چل کر کوئی سراغ لگایا جا سکتا تھا' لیکن سوال تو یہی ہے کہ مجھے کیوں؟ ہرکوئل پوئرو کو خط بھیجنے کا مطلب کیا تھا۔ مجرم اگر اسکاٹ لینڈ یارڈ کو براہِ راست خطوط بھیجتا تو اُسے کہیں زیادہ شہرت نصیب ہو سکتی تھی۔ واردات کے بعد تو اخبارات اسے شہرت کے آسمان پر لے اڑتے ____ پھر مجرم نے مجھے یعنی ہرکوئل پوئرو کو ہی خطوط بھیجنا کیوں مناسب سمجھا؟ کیا اس کے پس پردہ کوئی ذاتی وجوہ موجود تھیں؟ اے' بی' سی خط میں طنز و استہزاء کا ہلکا سا عنصر اس حقیقت کی غمازی کرتا تھا کہ اُسے غیر ملکی افراد سے تعصب ضرور ہے' لیکن اتنا نہیں جس سے

میرے دل کو اطمینان ہو جاتا کہ شاید ایک غیر ملکی سراغ رساں ہونے کی حیثیت سے وہ مجھ سے نفرت رکھتا ہو۔

''پھر دوسرا خط آیا اور بیکس ہل میں بیٹی برنارڈ کو قتل کر دیا گیا اور اب یہ بات روزِ روشن کی طرح نمایاں ہوگئی (مجھے تو پہلے ہی شک ہو گیا تھا) کہ قتل کی وارداتوں کا ارتکاب حروف تہجی کے اعتبار سے کیا جا رہا ہے' لیکن بہرحال یہ سوال جوں کا توں موجود تھا کہ اے' بی' سی کو قتل کی یہ وارداتیں کرنے کی ضرورت کیوں درپیش ہوئی؟''

میگن برنارڈ کی کرسی میں حرکت کے آثار نمودار ہوئے اور اس نے پہلو بدل کر کہا۔

''کیا ایسا نہیں ہے کہ ____ کہ جیسے اس پر خون کرنے کی دھن سوار ہو؟''

پوئرو اس کی جانب پلٹا ____ ''میڈ موازل آپ نے بالکل صحیح فرمایا۔''

''واقعی ایسی ہی بات ہے' یعنی خون کر کے شہرت پانے کی زبردست خواہش' لیکن مصیبت تو یہی ہے کہ یہ نظریہ کیس کے واقعات پر فٹ نہیں بیٹھتا۔ ایک جنونی قاتل جسے محض قتل کرنے کی ہی خواہش ہو' وہ حسبِ معمول اُن سب افراد کو قتل کر دے گا' جہاں تک اس کے لیے ممکن ہوگا اور ایسے قاتل کا پہلا اقدام یہ ہوگا کہ وہ اپنا کوئی سراغ نہ دے نہ کہ دوسروں کی توجہ خود ہی اپنے اوپر مبذول کرائے؟ یہ ضروری کیوں ہوا کہ ہر واردات کے بعد لاش کے قریب ایک اے' بی' سی ریلوے گائیڈ رکھ دی جائے؟ کیا وارداتوں کے ساتھ اے' بی' سی ریلوے گائیڈ کا کوئی خاص تعلق تھا؟

''اگرچہ ان سوالات کا واضح اور روشن جواب میرے پاس نہ تھا' تاہم میں نے محسوس کیا کہ قاتل کے بارے میں بعض یقینی باتیں ضرور معلوم ہوئی ہیں۔''

مثلاً کون کون سی؟'' ڈونلڈ فریسر نے دریافت کیا۔

''پہلی تو یہ کہ اس کا ذہن سطحی ہے۔ اس نے وارداتوں کی اسکیم حروف تہجی کی بنیاد پر ترتیب دی ہے اور یہ چیز اس کے نزدیک اہم تھی اور دوسرے یہ کہ مقتولوں کے انتخاب میں اس نے کوئی خاص معیار قائم نہیں کیا۔

مسز آسچر، بیٹی برنارڈ، سر مائیکل کلارک، یہ تینوں افراد ہر حیثیت سے آپس میں مختلف ہیں، ان میں جنس کی مطابقت ہے نہ عمر کی اور یہی بات مجھے کھٹکتی رہی کہ ایسا کیوں ہے؟

''اگر ایک شخص بلا فرق و امتیاز قتل کا ارتکاب کرتا ہے، تو محض اس بناء پر کہ جو اُسے پریشان کرے یا اس کے راستے میں رکاوٹ بنے، اُسے ختم کر دیا جائے ـــــــ لیکن حروف تہجی کی ترتیب سے جو قتل ہوئے ہیں، وہ ظاہر کرتے ہیں کہ اس کیس میں ایسی صورت نہیں ـــــــ پہلی نوعیت کا قاتل عام طور پر خاص قسم کے افراد کو قتل کے لیے منتخب کرتا ہے، یعنی ہمیشہ جنسِ مخالف کے افراد ہی اس کے بے رحم ہاتھ کا نشانہ بنتے ہیں۔

''اے، بی، سی ریلوے گائیڈوں کے لیے میں نے یہ ہلکا سا نتیجہ اخذ کیا کہ قاتل ایک ''ریلوائی ذہن'' (Railway Minded) کا مالک ہے۔ لڑکیوں کی نسبت لڑکے ریلوں کو زیادہ پسند کرتے ہیں اور یہ اس بات کی طرف بھی اشارہ ہے کہ قاتل کا ذہن فی الحال محدود ہے اور اس میں کسی حد تک بچپنا پایا جاتا ہے اور لڑکپن کا غلبہ اس پر ابھی تک موجود ہے۔

''بیٹی برنارڈ کی موت اور طرزِ ہلاکت نے مجھے چند اور یقینی علامات دیں۔ میں نے جب یہ سنا کہ اس کی پیٹی سے اس کا گلا گھونٹا گیا ہے، تو مجھے فوراً یہ محسوس ہوا کہ قاتل کی شخصیت کے متعلق اس سے بڑی مدد لی جا سکتی ہے۔ (معاف فرمایئے مسٹر فریسر) یہ بات ظاہر کرتی ہے کہ اُسے کسی ایسے شخص نے ہلاک کیا، جس سے بیٹی برنارڈ کافی بے تکلف ہوگی اور جب میں نے مقتولہ کے کردار اور چال چلن کے بارے میں معلومات حاصل کیں تو واردات کی ایک تصویر میرے ذہن میں تیار ہو گئی۔

''بیٹی برنارڈ ایک دل پھینک لڑکی تھی۔ اس کی سب سے بڑی خواہش یہ تھی کہ خوبصورت اور مال دار نوجوان اس پر توجہ دیں اور اسی لیے اے، بی، سی نے اس سے

شناسائی پیدا کی اور اُسے باہر لے گیا۔ معلوم ہوتا ہے کہ اے بی سی میں جنسِ مخالف کے لیے ضرور کچھ نہ کچھ کشش تھی اور وہ بھی لڑکیوں کو بہلانے پھسلانے کا کافی تجربہ رکھتا تھا۔ میں تصور کی آنکھ سے دیکھتا ہوں کہ اے بی سی اور بیٹر برنارڈ ساحلِ سمندر پر موجود ہیں۔ آدمی اس کی خوب صورت پیٹی کی تعریف کرتا ہے۔ وہ اسے کمر سے اتار کر اس کے حوالے کر دیتی ہے اور وہ شخص مذاق مذاق میں پیٹی لڑکی کے گلے میں ڈال دیتا ہے اور کہتا ہے۔ ''میں تیرا گلا گھونٹ دوں۔'' لڑکی اسے شوخی سمجھ کر ہنس دیتی ہے اور پھر ــــــ وہ دفعتہً پیٹی کس دیتا ہے۔''

ڈونلڈ فریسر جوش میں آکر کرسی سے اچھلا۔ اُس کا چہرہ سیاہ ہو گیا تھا۔

''ایم۔ پوئرو خدا کے واسطے ــــــ''

''بس بس اب میں اس بارے میں کچھ نہ کہوں گا ــــــ لیجیے اب ہم اگلی واردات پر آتے ہیں' یعنی سر مائیکل کلارک کا قتل اور یہاں قاتل اپنا وہی طریقۂ ہلاکت استعمال کرتا ہے' جو اس نے مسز آسچر پر آزمایا ہے' یعنی سر پر ضرب پہنچا کر ہلاک کرنا ــــــ اس واردات میں بھی حروف تہجی کی ترتیب کا خیال رکھا گیا ہے' لیکن ایک بات نے مجھے ذرا پریشان کیے رکھا۔ اے بی سی ریلوے گائیڈ میں حرف (A) سے شہروں اور قصبوں کے جتنے نام درج ہیں' ان میں انڈوور کا نام نمبر 55 پر آتا ہے' لہٰذا (B) کی واردات بھی اسی مقام پر ہونی چاہیے تھی' جو (B) 55 نمبر درج ہے' یا پھر (B) 152 نمبر پر ہونی چاہیے تھی اور حرف (C) کی واردات 152 (C) پر درج شدہ قصبے میں' لیکن اے بی سی نے اس ترتیب کا خیال نہیں رکھا اور قصبوں کا انتخاب محض اتفاقیہ طور پر کر لیا ہے' لیکن ان کے نام حرف اے بی سی سے شروع ہوتے ہیں۔ یعنی انڈوور' بیکس ہل اور چرسٹن۔

''بہر حال چرسٹن کی واردات نے مجھے قاتل کی شخصیت کے بارے میں زیادہ مدد نہیں دی۔ اے بی سی کا خط ہمیں پتہ غلط درج ہونے کے سبب دیر سے ملا اور ہم

وارادات روکنے کے لیے کوئی خاص انتظام نہ کر سکے۔ اس کے بعد ڈونکاسٹر کی وارادات کا اعلان کیا گیا اور اس بار پولیس کی جانب سے قاتل کو پکڑنے کے لیے نہایت اعلیٰ پیمانے پر انتظامات کیے گئے اور یہ ظاہر تھا کہ اے بی سی کو اب مزید قتل کرنے کے لیے آزاد نہیں چھوڑا جا سکتا۔ اس سے بھی زیادہ یہ کہ جرابوں کا سراغ میرے ہاتھ میں آ گیا تھا اور یہ بات صاف عیاں تھی کہ وارداتوں کے تینوں مقامات پر ایک جرابیں بیچنے والے کا پایا جانا محض اتفاق کہہ کر نہیں ٹالا جا سکتا۔ اس لیے ضروری ہے کہ وہی جرابوں والا قاتل ہو' حالانکہ مس گرے نے اس کا جو حلیہ بیان کیا تھا' وہ اُس شخص کے حلیے سے قطعاً مطابقت نہیں رکھتا جو بیٹی برنارڈ کے قاتل کی شکل میں میرے تصور میں موجود تھا۔

''اب میں جلدی جلدی بقیہ منزلوں سے گزرتا جاؤں گا۔ چوتھا قتل واقع ہوا۔ ایک ایسے شخص کا قتل جس کا نام جارج ایرل فیلڈ تھا اور یہ فرض کر لیا گیا کہ اس شخص کو قاتل نے ایک دوسرے شخص مسٹر ڈونز کے دھوکے میں غلطی سے قتل کر دیا ہے۔ مسٹر ڈونز جو مقتول جارج سے قد و قامت اور لباس میں ملتا جلتا تھا' سینما ہال میں اس کے نزدیک ہی بیٹھا تھا۔

''اور اب آخر کار اس طویل ڈرامے کا رُخ اچانک پلٹتا ہے اور قسمت بجائے اے بی سی کا ساتھ دینے کے' ہمارا ساتھ دیتی ہے۔ اس کا سراغ مل جاتا ہے۔ تعاقب ہوتا ہے اور آخر کار وہ گرفتار ہو جاتا ہے اور کیس' جیسا کہ ہاسٹنگ نے کہا' ختم ہو گیا۔ بلاشبہ جہاں تک عوام کا تعلق ہے' یہ بات سچ ہے کہ کیس ختم ہو چکا ہے اور مجرم جیل میں ہے اور کوئی شک نہیں کہ اُسے براڈمور کے پاگل خانے میں بھیج دیا جائے گا ____ اب کوئی اور قتل نہیں ہوگا ____ کوئی نہیں ____ بس ختم۔

''لیکن میرے لیے یہ کیس ختم نہیں ہوا ____ کیوں؟ اس لیے کہ بیکس ہل کی وارادات جس وقت واقع ہوئی اس وقت مسٹر کسٹ ایسٹ بورن میں موجود تھا اور ایک شخص مسٹر سٹرینج کے ساتھ تاش کھیل رہا تھا۔''

''یہی بات مجھے بھی پریشان کررہی ہے۔'' فرینکلن کلارک نے کہا۔

''ہاں اور مجھے بھی' میں نے اچھی طرح تحقیق کرلی ہے اور بلاشبہ مسٹر کسٹ کا بیان صحیح ہے' لیکن سوال تو یہی ہے کہ آخر یہ کیوں صحیح ہے؟ اور اس کو طے کرنے کے لیے ہمارے پاس دونہایت دلچسپ تاویلیں موجود ہیں۔

''فرض کیجیے میرے دوستو کہ مسٹر کسٹ نے تین وارداتیں کیں' یعنی (A)' (C) اور (D) تین قتل اور اُس نے (B) واردات نہ کی ہوتو پھر ______''

''مسٹر پوئرو ______ یہ بات تو ______ نہیں ______''

پوئرو نے میگن برنارڈ کی جانب گھور کر دیکھا اور وہ سہم کر خاموش ہوگئی۔

''خاموش رہیے میڈ موازل ______ اب میں سچائی کی جانب آرہا ہوں۔ میں' ہرکوئل پوئرو ______ جھوٹ بہت ہو چکا۔ اب سچ کو بھی آنے دیجیے' جیسا کہ میں نے کہا فرض کیجیے کہ بیکس ہل کی واردات مسٹر کسٹ نے نہیں کی اور یاد رکھیے کہ 25 تاریخ کو ابتدائی گھنٹوں میں یہ واردات ہوئی تھی۔ یعنی اس روز وہ واردات کے لیے آیا تھا۔ فرض کیجیے کہ کوئی اس سے بھی پہلے سبقت لے گیا ہو؟ تب اس صورت میں اے' بی' سی کیا کارروائی کرتا؟ کیا ایک اور واردات کرتا؟ یا اسی واردات کو قبول کر لیتا جو کسی اور نے اس کی جانب سے انجام دے دی تھی؟''

''مسٹر پوئرو ______'' میگن برنارڈ بولی۔'' آپ کا یہ خیال قطعی فضول ہے۔ تمام کی تمام وارداتیں اسی ایک شخص نے کی ہیں۔''

پوئرو نے اس فقرے کا قطعی اثر نہ لیا اور اپنی بات جاری رکھی۔

''میں نے جو قیاس ظاہر کیا ہے' اس سے ایک عجیب حقیقت ظاہر ہوتی ہے اور وہ یہ کہ الیگزنڈر بونا پارٹ کسٹ اور بیٹی برنارڈ کے قاتل کی شخصیت میں زمین آسمان کا فرق ہے۔ مسٹر کسٹ اس قسم کا آدمی ہی نہیں کہ وہ کسی لڑکی سے رومان لڑا سکے اور نہ اس کی شخصیت اتنی پُرکشش ہے کہ بیٹی برنارڈ جیسی دل پھینک اور عاشق مزاج لڑکی اس پر توجہ

دے' لیکن اس کے ساتھ ہی مجھے ایک دقیق مسئلے کا سامنا کرنا پڑا- بیٹر برنارڈ کی موت تک اے' بی' سی کی وارداتوں کے حقائق کو پبلک کے سامنے پیش نہیں کیا گیا تھا- انڈوور کی واردات قطعاً غیر دلچسپ ثابت ہوئی' کیونکہ اخبارات میں اے' بی' سی ریلوے گائیڈ اور اے' بی' سی خط کا تذکرہ موجود تھا' پس بیٹر برنارڈ کی ہلاکت میں اس شخص کا ہاتھ ضرور ہے' جس نے کسی نہ کسی ذریعے سے یہ دونوں باتیں معلوم کر لی تھیں- خواہ مجھ سے پولیس والوں سے' کپتان ہاسٹنگ سے یا مسز آسچر کے رشتہ داروں اور پڑوسیوں سے-''

کمرے میں موت کی سی خاموشی طاری تھی اور ہر فرد کے چہرے کا رنگ اڑا ہوا تھا-

ڈونلڈ فریسر نے پُر خیال انداز میں کہا-

''بہر حال پولیس والے بھی آخر ہماری طرح انسان ہی ہیں اور اُن میں خوب صورت نوجوان____''

اُس نے فقرہ نامکمل چھوڑ دیا اور سوالیہ انداز میں پوئرو کی جانب دیکھا- پوئرو نے نفی میں اپنے سر کو جنبش دی-

''نہیں____ یہ بات تو نہایت آسان ہے____ میں نے آپ کو بتایا تھا کہ میرے پاس دو تاویلیں ہیں- فرض کیجیے کہ کسٹ نے بیٹی برنارڈ کو ہلاک نہیں کیا' بلکہ کسی اور نے مارا ہو؟ کیا یہ فرد بقیہ تین وارداتوں کا ذمہ دار بھی ہو سکتا ہے؟''

''لیکن یہ بات عقل میں آنے والی نہیں____'' کلارک نے زور سے کہا-

''اور اُسے سمجھنے کے لیے میں نے وہ کام کیا جو مجھے ابتداء ہی میں کرنا چاہیے تھا اور اے' بی' سی کے جو خطوط مجھے موصول ہوئے تھے' اُن کا میں نے مختلف نقطۂ نگاہ سے معائنہ کیا- جب پہلا خط مجھے موصول ہوا تھا تو اس وقت میں نے محسوس کیا تھا کہ اس میں ضرور کوئی نہ کوئی بات دل میں کھٹکتی ہے' جیسے کسی ماہرِ فن مصور کو کسی تصویر میں کوئی خامی محسوس ہو- اُس وقت ان خطوں میں جو بات مجھے کھٹکی وہ یہ تھی کہ انہیں ایک پاگل

شخص نے ٹائپ کیا ہے- اب میں نے پھر اُن پر غور کیا اور اس مرتبہ میں نے پہلے کی نسبت ایک علیٰحدہ نتیجہ اخذ کیا- اب یہ حقیقت کھٹکتی مجھے محسوس ہوئی کہ جس شخص نے ان خطوں کو ٹائپ کیا' وہ بے گناہ تھا-''

''کیا؟'' میں ایک دم چلاّ اٹھا-

''ہاں ـــــ قطعی یہی بات ہے' کیونکہ وہ خطوط جعلی تھے- ان سے یہ ظاہر ہوتا تھا کہ وہ کسی پاگل جنونی قاتل کے خطوط ہیں' لیکن دراصل اس میں ایسی کوئی بات ہی نہ تھی-''

''یہ بات عقل میں آنے والی نہیں-'' کلارک نے دُہرایا-

''ذرا دماغ پر زور دیجیے- بھلا اس قسم کے خطوط لکھنے کا آخر مقصد کیا تھا؟ یہی کہ ان کے ذریعے خط لکھنے والا اپنی اور وارداتوں کی جانب لوگوں کی توجہ مبذول کرائے- جب میں نے پہلی بار اس پر غور کیا' تو مجھے بھی کوئی راہ سجھائی نہ دی' لیکن اب ان خطوں کی اصل حیثیت سے آگاہ ہو چکا ہوں اور ان کا مقصد یہ تھا کہ قتل کی وارداتوں کے ایک سلسلے یا ایک گروپ پر توجہ مبذول کرائی جائے اور اب مجھے ایک ایسے قاتل سے مقابلہ کرنا تھا' جو نہایت چالاک' باذرائع' جری اور شروع سے آخر تک ایک جواری تھا- میرا اشارہ مسٹر کسٹ کی طرف ہرگز نہیں- وہ سرے سے ایسا شخص ہی نہیں جو قتل کرنے کی اہلیت رکھتا ہو- مجھے تو ایک قطعی مختلف شخصیت سے واسطہ پڑ رہا تھا- ایک ایسا شخص جس کے مزاج میں ابھی تک لڑکپن موجود ہو- ریلوے گائیڈ اور بچوں کا سا شوخ طرزِ تحریر اس حقیقت کے گواہ ہیں- عورتوں اور لڑکیوں کے لیے اس شخص میں کشش موجود ہے اور ایک ایسا شخص جس کے نزدیک انسانی جان کی کوئی قدر و قیمت کچھ نہ ہو- ایک ایسا شخص جس کا قتل کی وارداتوں میں سے ایک واردات میں سرکردہ فرد ہونا ضروری ہے-

''ذرا سوچیے کہ جب ایک عورت یا مرد قتل کر دیا جاتا ہے' تو وہ کون سے سوالات ہیں' جو پولیس دریافت کرتی ہے؟ موقع ـــــ یعنی واردات کے وقت فلاں فلاں

شخص کہاں تھا؟ مقصد ـــــــ مقتول کی موت سے کس کو فائدہ پہنچے گا' یا اس کا وارث کون ہوگا؟ اگر موقع اور مقصد پولیس پر ظاہر ہو جائے کہ فلاں شخص کے پاس جرم کرنے کا موقع بھی تھا اور مقصد بھی تب قاتل کیا کرے گا؟ یہی کہ ایک جھوٹی شہادت تیار کر لے اور یہ ثابت کرے کہ واردات کے وقت وہ فلاں جگہ پر فلاں شخص کے ساتھ موجود تھا' لیکن یہ کام نہایت جاں جوکھوں کا ہے اور اس میں کامیابی کا زیادہ امکان نہیں ہوتا' لیکن اس کیس میں مجرم نے اپنے بچاؤ کے لیے ایک نرالا طریقہ اختیار کیا ہے' یعنی ایک جنونی قاتل کا کردار وضع کر دیا۔

''اب میں اس کیس کی تمام وارداتوں پر مختصر انداز میں نظر ثانی کروں گا اور دیکھوں گا کہ اصل ممکنہ مجرم کون ہو سکتا ہے' اینڈوور کی واردات؟ اس میں وہ شخص جس پر زیادہ سے زیادہ شبہ کیا جا سکتا ہے' فرنز آسچر کی ذات ہے' لیکن میں ایک لمحے کے لیے بھی یہ تسلیم کرنے کو تیار نہیں کہ وہ وارداتوں کی ایسی شاندار سکیم تیار کرنے اور اسے عملی جامہ پہنانے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ بیکس ہل کی وارادات؟ اس میں ڈونلڈ فریسر پر شک و شبہے کی نگاہیں پڑ سکتی ہیں۔ اس کے پاس اہلیت بھی ہے اور ذہانت بھی لیکن اپنی محبوبہ کو قتل کرنا محض رقابتی جذبات پر منحصر ہو سکتا ہے اور رقابت کسی کو قتل کرنے کی منصوبہ بندی نہیں کرتی۔ مجھے یہ بھی معلوم ہے کہ ڈونلڈ فریسر نے بارہ اگست کے ابتدائی دنوں میں اپنی رخصتیں حاصل کر لی تھیں' اس لیے یہ بات خلاف واقعہ ہے کہ چرسٹن کی واردات میں اس کا کوئی ہاتھ ہوگا۔

''اب ہم چرسٹن کی واردات پر آتے ہیں اور فوراً ہی ہمیں احساس ہوتا ہے کہ یہاں سے ہمیں مجرم کی شخصیت کے متعلق بڑی معلومات مل سکتی ہیں۔ آنجہانی سر مائیکل کلارک ایک دولت مند شخص تھے۔ سوال یہ ہے کہ اُن کی وفات کے بعد اُن کی دولت کا وارث کون ہوگا؟ اُن کی بیوی جو موت اور زیست کی کش مکش میں مبتلا ہے اور لیڈی کلارک کی موت کے بعد اس دولت کا کون وارث ہوتا؟ سر مائیکل کا بھائی فرینکلن۔''

پوئرو نے آہستہ سے سر گھما کر فرینکلن کلارک کی جانب دیکھا اور دونوں کی نگاہیں ایک دوسرے کی نگاہوں سے ٹکرائیں۔

''اور پھر مجھے یقین ہوگیا____ کہ جس شخص کو میں طویل عرصے سے دماغ کے خانہ نہاں میں چھپائے ہوئے ہوں' وہ وہی شخص تھا' جسے بطور ایک فرد کے میں جانتا ہوں۔ اے' بی' سی اور فرینکلن ایک ہی شخصیت کے دو نام ہیں اور ان میں کوئی فرق نہیں۔ جرأت آمیز اور مہم پسند کردار____ آوارہ زندگی____ انگلستان کے لیے تعصب کی حد تک جانبداری کا الزام____ غیر ملکی نامور افراد کے لیے حاسدانہ طبیعت۔ یہ بات ان خطوں سے بھی ظاہر ہوتی ہے' جو اُس نے مجھے بھیجے____ خوبصورت اور پُرکشش نوجوان____ لڑکیوں کے مزاج سے بخوبی واقف اور اس کے لیے یہ قطعی آسان تھا کہ کسی کیفے سے کسی بھی لڑکی کو بہلا کر اپنے ساتھ لے جائے۔ سطحی ذہن____ ایک روز اس نے یہاں ناموں کی فہرست تیار کی اور اے' بی' سی ریلوے گائیڈ کی مدد سے ناموں پر نشانات لگا دیے۔ وہی ذہنی لڑکپن جس کی جانب لیڈی کلارک نے اشارہ کیا تھا اور خود بھی مسٹر فرینکلن کی اس دلچسپی سے ظاہر ہوتا ہے' جو انہیں بچوں کے ناول پڑھنے سے ہے۔ میں یہ تحقیق کر چکا ہوں کہ گھر کی لائبریری میں ای' نسبت کا لکھا ہوا ناول ریلوے چلڈرن (Railway Children) موجود ہے اور یہ وہی کتاب ہے' جو مسٹر کلارک واردات کے روز (مچھلیاں پکڑنے کے بعد) واپس آ کر پڑھتے رہے تھے اور آخر میرے دل میں کوئی شبہ نہ رہا کہ اے' بی' سی یعنی وہ شخص جس نے خطوط لکھے اور جرائم کا ارتکاب کیا' فرینکلن کلارک ہی تھا۔''

دفعتہً فرینکلن کلارک قہقہہ مار کر ہنس پڑا۔

''واہ____ واہ____ مسٹر پوئرو' کیا کہنے ہیں آپ کے' خوب____ خوب اور بھلا ہمارے دوست مسٹر کسٹ کے بارے میں کیا رہا جو عین موقع پر پکڑا گیا جب کہ وہ کوٹ کی خون آلود آستین دھو رہا تھا؟ اور خون کے دھبے لگا ہوا چاقو اس کے سامان سے برآمد ہوا تھا؟ ممکن ہے' وہ انکار کر دے کہ اس نے قتل نہیں کیے۔''

پوئرو نے قطع کلامی کرتے ہوئے کہا۔

"تمہارا خیال قطعی غلط ہے۔ اُس نے اس حقیقت کو تسلیم کرلیا ہے۔"

"کیا؟" ـــــ فرینکلن واقعی خوف زدہ نظر آتا تھا۔

"ارے ہاں میرے دوست۔" پوئرو نے نرمی سے کہا۔"میں نے اُس سے گفتگو کرتے ہی اندازہ کرلیا تھا کہ مسٹر کسٹ اپنے آپ کو ان وارداتوں کا مجرم سمجھتا ہے۔"

"اور پھر بھی مسٹر پوئرو اس پر مطمئن نہیں؟" کلارک نے کہا۔

"نہیں ـــــ کیونکہ پہلی نظر میں اُسے دیکھ کر میں نے یہ بھی جان لیا تھا کہ وہ مجرم کبھی نہیں ہوسکتا۔ نہ اس بیچارے کے پاس ہوش وحواس ہیں کہ وہ قتل کی وارداتیں کرے اور نہ اس کے پاس ذہن ہے' جس کی مدد سے وارداتوں کی سکیم بنائے ـــــ میں تو کیس کے آغاز ہی میں قاتل کی دوہری شخصیت سے واقف ہو چکا تھا اور اب میں نے دیکھ لیا کہ وہ شخصیت کون سی ہے۔ اس کیس میں دو افراد ملوث ہیں' یعنی اصل قاتل جو نہایت چالاک' باذرائع' جری اور خوب صورت ہے اور نقلی قاتل جو نہایت احمق' کمزور دل اور معمولی شخص ہے۔

"معمولی شخص ـــــ یہی وہ دو لفظ ہیں' جن میں مسٹر کسٹ کی شخصیت کا سارا راز پوشیدہ ہے۔ میرا خیال ہے کہ نقلی قاتل کی شاندار سکیم کا خیال تمہارے ذہن میں اس روز آیا' جب ایک کیفے میں تمہاری ملاقات مسٹر کسٹ سے ہوئی۔ تم اس کی عجیب وغریب شخصیت اور شاہانہ ناموں سے فائدہ اٹھانے کی ترکیب سوچنے لگے اور شاید انہی دنوں تم اپنے بڑے بھائی کو قتل کرنے کے مختلف منصوبوں پر غور وفکر کر رہے تھے۔"

"واقعی؟ بھلا کیوں؟" کلارک نے پوچھا۔

"کیونکہ تمہیں اپنا مستقبل تباہ ہوتا نظر آ رہا تھا' مجھے علم نہیں مسٹر کلارک کہ آیا آپ نے بھی اسے محسوس کیا' لیکن آپ اُسی وقت میرے ہاتھ میں آ گئے تھے' جب آپ نے اپنے بھائی کا لکھا ہوا ایک خاص خط مجھے دکھایا تھا۔ اس خط میں آپ نے نہایت صفائی

سے یہ ظاہر کر دیا تھا کہ مس تھورا گرے کے لیے اُن کے دل میں محبت اور ہمدردی کے شدید جذبات موجود ہیں۔ ممکن ہے' اُس وقت مس گرے کے متعلق ان کے جذبات پدرانہ ہی رہے ہوں' لیکن بہرحال تم اس خطرے کو صاف محسوس کر رہے تھے کہ لیڈی کلارک کی وفات کے بعد جو چند روز کی مہمان ہیں' سر مائیکل کلارک تنہائی سے گھبرا جائیں اور مس تھورا گرے کے لیے ہمدردی اور شفقت کے جذبات کوئی اور صورت اختیار کر لیں اور اس کا اختتام ان کی شادی کی صورت میں ظاہر ہو۔ ایسے واقعات دولت مند عمر رسیدہ افراد کی زندگی میں اکثر پیش آتے رہتے ہیں۔ مس گرے کی عادات و خصائل کا اندازہ لگاتے ہوئے تمہارا یہ خوف بڑھتا ہی گیا اور میرا یہ خیال ہے کہ کسی کے کردار و مزاج کا اندازہ لگانے میں تمہیں کمال حاصل ہے۔ تم نے (غلط یا صحیح) یہ اندازہ قائم کر لیا مس گرے ابھی غیر پختہ مزاج کی لڑکی ہے اور ہر چند وہ سر مائیکل کلارک کو باپ ہی سمجھتی ہے' لیکن یہ عین ممکن ہے کہ کل کو لیڈی کلارک کی موت کے بعد اگر سر مائیکل اس سے شادی کی درخواست کریں' تو وہ اسے قبول کر لے اور لیڈی کلارک بن جائے؟ عورت میں نام و نمود اور مال دولت کی بڑی خواہش ہوتی ہے۔ تمہارا بھائی ساٹھ سالہ ہونے کے باوجود نہایت صحت مند تھا اور یہ بات لازمی تھی کہ مس گرے سے اس کی اولاد ہو اور اس طرح سر مائیکل کی بے انتہا دولت کا تنہا وارث بننے کا جو خواب تم دیکھ رہے تھے' وہ کبھی شرمندۂ تعبیر نہ ہوتا۔

''تمہاری زندگی مایوسی اور ناکامیوں کا مُرقع تھی۔ تم راستے کا ایک روڑا تھے' جسے ہر شخص ٹھوکر مار کر ہٹا سکتا تھا۔ اب تک تم اپنے بھائی کی روٹیوں پر زندگی بسر کر رہے تھے۔ مس گرے سے تمہیں محبت ہوئی' لیکن وہ بھی تمہارے بھائی کے قبضے میں جا رہی تھی۔ اس لیے تم اس کی دولت سے حسد کرنے لگے۔ میں پھر اس بات کو دہراتا ہوں کہ تم نے اپنے بھائی کو ہلاک کرنے کی تدبیریں سوچنی شروع کیں اور انہی دنوں مسٹر کسٹ کو دیکھ کر تمہارے ذہن کو ایک نرالی ترکیب سوجھی۔ مسٹر کسٹ کا شاہانہ نام' مرگی اور

سر درد کا مرض- اس کی نااہل اور بے خودی اور وارفتگی سے پُر شخصیت تمہاری آلہ کار بننے کے لیے نہایت مناسب تھی- مسٹر کسٹ کے نام کے ابتدائی حروف بھی اے' بی' سی تھے- پس حروفِ تہجی کی کُل سکیم تمہارے ذہن میں تانے بانے بننے لگی- قسمت تمہارا ساتھ دینے پر تلی ہوئی تھی- تمہارے بھائی کا نام (C) سے شروع ہوتا تھا اور چرسٹن جہاں وہ رہتا تھا' اس کا نام بھی (C) سے تھا- تم اس حد تک آگے گئے کہ کسٹ کو اس کے ممکنہ انجام تک کی خبر دے دی کہ وہ تختہ دار پر مرے گا-

''سکیم کو عملی جامہ پہنانے کے لیے تم نے جو انتظامات کیے میں اس کی داد دیتا ہوں- کسٹ کے نام پر تم نے جرابوں کی ایک فرم کو خط لکھا کہ سامانِ ہوزری کی اتنی مقدار اُسے بھیج دی جائے- پھر تم نے ویسے ہی ڈبوں میں اے' بی' سی ریلوے گائیڈیں کسٹ کو پارسل کر دیں- پھر تم نے اسی فرم کی جانب سے اپنے آپ مسٹر کسٹ کو ایک خط بھیجا' جس میں اُسے کمیشن پر جرابیں فروخت کرنے کی پیشکش کی اور تم نے اپنی سکیم کو اس حد تک مکمل کر لیا کہ وہ چاروں خطوط جو تم نے یکے بعد دیگرے مجھے بھیجے پہلے ہی سے ٹائپ کر کے اپنے پاس رکھ لیے اور پھر وہ ٹائپ مشین جس پر خطوط ٹائپ کیے گئے تھے' مسٹر کسٹ کو بھجوا دی اور اب تم دو ایسے مظلوموں کی تلاش میں مصروف ہوئے جن کے نام علی الترتیب (A) اور (B) سے شروع ہوں اور جو انہی ناموں کے قصبوں میں رہائش پذیر ہوں- انڈوور کا مقام اس حرکت کے لیے بہت مناسب تھا- ایک روز تم وہاں گئے اور بازار سے گزرتے ہوئے ایک دکان کے دروازے پر مسز آسچر کا نام دیکھ کر تم نے اس کا پتہ نوٹ کر لیا- بعد ازاں تم نے پتہ چلا لیا کہ وہ عام طور پر دکان میں اکیلی ہوتی ہے-

''اب حرف (B) کے لیے تمہیں کسی آفت رسیدہ کی تلاش ہوئی- اس کے لیے تم نے ایک اور ترکیب اختیار کی- تم نے سوچا ممکن ہے' دُکانوں میں تمباکو بیچنے والی عورتوں کو خبردار کر دیا جائے' اس لیے کسی اور کو شکار بنانا چاہیے اور میرا خیال ہے' اس مقصد کے

لیے تم چھوٹے چھوٹے ہوٹلوں اور چائے خانوں میں جاتے رہے اور وہاں کام کرنے والی لڑکیوں سے ہنسی مذاق اور چھیڑ چھاڑ کا سلسلہ شروع کیا' تا کہ تمہیں پتہ چل جائے کہ کس لڑکا کا نام (B) سے شروع ہوتا ہے اور کون لڑکی تمہارے معیار پر پوری اترے گی۔ پس بیٹی برنارڈ کی صورت میں تمہیں وہ لڑکی دست یاب ہوگئی جس کی تم تلاش میں تھے۔ تم نے اُس سے تعلقات بڑھائے اور بتایا کہ تم ایک شادی شدہ شخص ہو اور اسی بہانے تم اُسے ایک دو مرتبہ باہر سیر کرانے لے گئے۔ اب تمہارا پروگرام قطعی تیار تھا۔ تم نے فوراً کام شروع کر دیا۔ تم نے انڈوور کے ناموں کی فہرست کسٹ کو بھیج دی اور اُسے حکم دیا کہ فلاں تاریخ تک وہاں جائے اور فلاں فلاں افراد کے ہاتھ جرابیں فروخت کرنے کی کوشش کرے اور اس کے بعد تم نے پہلا اے' بی' سی خط مجھے بھیج دیا۔

مقررہ روز تم انڈوور گئے اور مسز آ سچر کو ہلاک کر دیا اور کسی نے تمہیں نہیں دیکھا۔

قتل نمبر 1 نہایت کامیابی سے سرانجام پا گیا۔

''دوسرے قتل کے لیے تم نے یہ ہوشیاری کی کہ مقررہ تاریخ سے ایک روز پیشتر ہی اس کا ارتکاب کر دیا اور مجھے یقینِ کامل ہے کہ 24 جولائی کو رات بارہ بجے سے پیشتر ہی بیٹر برنارڈ مر چکی تھی اور اب ہم قتل نمبر 3 کی طرف آتے ہیں اور تمہارے نقطۂ نگاہ کے مطابق حقیقت میں یہی اصل قتل تھا اور یہاں میں اپنے عزیز دوست کپتان ہاسٹنگ کی تعریف و تحسین کیے بغیر نہیں رہ سکتا کہ اُسی کی بدولت مجھے صحیح راستہ دکھائی دیا' حالانکہ اس سے پیشتر میں نے اس پر توجہ ہی نہ دی تھی۔

''اس نے کہا تھا کہ تیسرے خط پر جان بوجھ کر پتہ غلط لکھا گیا تا کہ یہ بھٹکتا رہے اور دیر سے موصول ہو۔

''اور بلاشبہ اُس کی یہ بات درست تھی۔ اسی ایک سادہ سے فقرے میں اس سوال کا جواب موجود تھا' جو عرصے سے مجمع پریشان کیے ہوئے تھا۔ یعنی یہ سوال کہ ایک پرائیویٹ سراغ رساں' ہرکوئل پوئرو کو اے' بی' سی نے خطوط بھیجنے کی زحمت کیوں گوارا

کی؟ اور وہی خطوط پولیس کو کیوں نہیں بھیجے؟ اور غلطی سے میں نے اس کا جواب یہ نکالا کہ شاید اسے مجھ سے کوئی ذاتی رنجش ہے' لیکن نہیں۔ بات دراصل یہ تھی کہ تمہارے منصوبے میں یہ بات شامل تھی کہ ان خطوط میں سے ایک خط پر جان بوجھ کر غلط پتہ درج کیا جائے گا تاکہ یہ دیر سے موصول ہو' لیکن اگر تم اسکاٹ لینڈ یارڈ کو براہ راست خطوط بھیجتے تو غلط پتہ درج کرنے کا امکان ہی نہ تھا اور خط انہیں فوراً مل جاتا۔ پس یہ ضروری تھا کہ کوئی پرائیوٹ پتہ تلاش کیا جائے اور تم نے اس مقصد کے لیے میرا نام منتخب کیا' چونکہ میں ایک معروف آدمی ہوں اور یقیناً ایسا خط پولیس کے پاس ضرور لے جاؤں گا اور اس کے علاوہ تم ایک غیر ملکی سراغ رساں کو طنز کا نشانہ بھی بنا سکتے تھے۔ گویا ایک پنتھ دو کاج والا مضمون تھا۔

''چنانچہ تم نے نہایت چالاکی سے لفافے پر میرا پتہ درج کیا۔ وائیٹ ہیون ______ وائٹ ہارس ______ قطعی ایک فطری غلطی محسوس ہوتی ہے' لیکن خدا بھلا کرے ہاسٹنگ کا اس نے یہ بات تاڑ لی۔ بلاشبہ تیسرا خط اسی نیت سے ارسال کیا گیا تھا کہ یہ تاخیر سے پہنچے اور پولیس کو اپنے انتظامات کے لیے اُس وقت بھاگ دوڑ کرنی پڑے' جب قتل کی واردات ہو چکی ہو۔ تمہارے بھائی روزانہ رات کو چہل قدمی کے لیے باہر جایا کرتے تھے اور یہی موقع بہترین تھا اور پھر نہایت کامیابی سے تم نے اُن کے قتل کا الزام اے' بی' سی کے سر منڈھ دیا اور تمہاری جانب کوئی انگلی بھی نہیں اُٹھا سکتا تھا۔ تمہارے بھائی کی موت کے بعد تمہاری سکیم مکمل ہوگئی اور تمہارا مقصد پورا ہو گیا تھا اور اب تمہیں مزید وارداتیں کرنے کی ضرورت نہ تھی' لیکن دوسری طرف تم نے سوچ رکھا تھا کہ اگر چوتھا قتل نہیں ہوتا تو پولیس شک کرے گی اور شاید سچائی ظاہر ہو جائے' لہٰذا ایک قتل اور ہونا چاہیے۔ تمہارا آلۂ کار مسٹر کسٹ ابھی تک پسِ پردہ تھا' اگرچہ وہ واردات کے تینوں مقامات پر دیکھا گیا تھا' لیکن کسی نے اس پر توجہ نہ دی اور تمہاری خوش قسمتی سے وہ چرسٹن مائیکل کی کوٹھی پر جرابیں بیچنے آیا اور مس گرے نے اس سے گفتگو کی تب بھی وہ اُسے یاد نہ رکھ سکیں۔

''بہرحال تم نے جرأت مندی سے کام لیتے ہوئے ایک اور قتل کا فیصلہ کیا اور مقامِ واردات کے لیے تم نے ڈونکاسٹر کا انتخاب کر ہی رکھا تھا- تمہارا منصوبہ بالکل سادہ تھا- مسٹر کسٹ کو اس کی فرم کی جانب سے ڈونکاسٹر جانے کا آرڈر دیا جاتا- تمہارا منصوبہ یہ تھا کہ تم اس کے پیچھے پیچھے جا کر کسی کو قتل کر دو' چنانچہ ایسا ہی ہوا- مسٹر کسٹ سینما میں گیا- تمہارے لیے راہ بالکل ہموار ہوگئی اور تم بھی اس کے پیچھے پیچھے گئے اور اس کی نشست سے چند نشستوں کے فاصلے پر بیٹھ گئے۔ جب وہ جانے کے لیے اٹھا تو تم بھی اٹھے- پھر تم ٹھوکر کا بہانہ بنا کر لڑکھڑاتے نیچے جھکے اور اگلی قطار میں ایک اونگھتے ہوئے شخص کی گردن میں چاقو گھونپ دیا- اے' بی' سی ریلوے گائیڈ اس کے گھٹنوں پر رکھ دی اور اندھیرے میں چلتے ہوئے دروازے کے قریب تم مسٹر کسٹ سے ٹکرا گئے- تم نے خون آلود چاقو اس کی آستین سے صاف کیا اور پھر اس کے کوٹ کی جیب میں ڈال دیا-

''اس مرتبہ تم نے یہ زحمت مول لینے کی ضرورت نہ سمجھی کہ مقتول کا نام (D) سے شروع ہو' کیونکہ تم نے بجا طور پر سوچ رکھا تھا کہ اسے قاتل کی ''غلطی'' سمجھ لیا جائے گا اور یقیناً تماشائیوں میں مقتول سے کچھ فاصلے پر کوئی نہ کوئی شخص تو ایسا ضرور ہوگا' جس کا نام (D) سے شروع ہوتا ہو- بس اسی شخص کے بارے میں کہا جائے گا کہ قاتل تو دراصل اسے ہلاک کرنا چاہتا تھا' مگر غلطی سے کسی دوسرے کو مار گیا-

''اور اب میرے دوستو آیئے' اب نقلی اے' بی' سی کے نقطۂ نگاہ کے مطابق اس کیس پر غور کریں- یعنی مسٹر کسٹ کا نظریہ کیا ہے؟ انڈوور کی واردات؟ اور وہ انڈوور میں عین واردات کے وقت موجود تھا- بیکس ہل کی واردات ____ وہ عین واردات کے وقت بیکس ہل کے گردونواح میں موجود تھا____ چرسٹن کی واردات ____ اور اخبارات میں سرخیاں چھپ جاتی ہیں- اس بار بھی وہ چرسٹن میں موجود تھا- تین وارداتیں اور تینوں مقامات پر عین واردات کے وقت وہ موجود تھا- بس یہی سوچ کر وہ خوف زدہ ہے- یاد رکھیے کہ جن کو مرگی کے دورے پڑتے ہیں' اُن کو اکثر یہ علم نہیں ہوتا

کہ وہ کیا حرکت کر رہے ہیں اور پھر کسٹ کو ڈونکاسٹر جانے کا حکم ملتا ہے۔
ڈونکاسٹر ـــــ یہ وہی جگہ ہے' جہاں اے' بی' سی کی اگلی واردات ہونے والی ہے اور اس گھبراہٹ میں اپنی میزبان خاتون مسز ماربری کو بتاتا ہے کہ وہ چیلٹنہم جارہا ہے' لیکن جاتا ہے' وہ ڈونکاسٹر' کیونکہ وہاں جانا اس کی ڈیوٹی ہے۔ دوپہر کو فلم دیکھنے جاتا ہے اور اسی دوران میں اُسے ایک یادومنٹ کے لیے جھپکی سی آجاتی ہے۔

''اب ذرا آپ اُس کے احساسات اور جذبات کا تصور کیجیے کہ سرائے کے کمرے میں واپس پہنچ کر (جہاں وہ ٹھہرا تھا) جب اس نے دیکھا کہ اس کے کوٹ کی آستین پر خون لگا ہوا ہے اور خون آلود چاقو اس کی جیب میں موجود ہے' تو اس کا کیا حال ہوا ہوگا۔ اپنے قاتل ہونے کے بارے میں اُسے جو شک تھا' وہ ایک دم یقین کی حد تک پہنچ جاتا ہے اور وہ اس سچائی پر ایمان لے آتا ہے کہ وہ یعنی الیگزنڈر بوناپارٹ کسٹ ایک جنونی قاتل ہے۔

'اور پھر یہ سوچتے ہی اس کا رویہ اچانک تبدیل ہوجاتا ہے۔ وہ فوراً کمرے سے پُراسرار انداز میں نکلتا ہے اور اسٹیشن پہنچ کر لندن جانے والی گاڑی پر سوار ہوجاتا ہے اور اپنی پرانی قیام گاہ مسز ماربری کے مکان پر پہنچ جاتا ہے۔ یہاں وہ اپنے آپ کو محفوظ سمجھتا ہے' کیونکہ گھر والوں کا خیال ہوگا کہ وہ چیلٹنہم گیا تھا۔ اس کے پاس وہ خون آلود چاقو ابھی تک موجود تھا اور ظاہر ہے کہ یہ کتنی حماقت تھی اور اس سے بھی زیادہ حماقت یہ کہ اُس نے چاقو ہال سٹینڈ کے نیچے چھپا دیا اور پھر ایک روز اسے ٹیلی فون پر خبردار کیا جاتا ہے کہ پولیس آرہی ہے۔ اُسے قاتل کا علم ہوگیا ہے' چنانچہ بے چارہ نقلی قاتل وہاں سے بھاگ نکلتا ہے۔ میں یہ نہیں کہہ سکتا کہ وہ انڈوور کیوں گیا ممکن ہے' غیر شعوری طور پر اُس کے دل میں یہ خواہش پیدا ہوئی ہو کہ اس دُکان کو دیکھنا چاہیے' جہاں اُس نے سب سے پہلی واردات کی ہے' اگرچہ اس واردات کے واقعات اُسے یاد نہیں۔ اس کی جیب میں پھوٹی کوڑی نہیں' وہ بھوکا پیاسا پھرتا رہتا ہے۔ آخر پولیس اسٹیشن کی جانب خودبخود

اس کے قدم اٹھ جاتے ہیں اور وہ چکرا کر وہاں گر پڑتا ہے۔ کسٹ کو یہ یقین ہے کہ بیکس ہل کی واردات کے سوا تینوں قتل اسی نے کیے ہیں' لیکن پھر بھی وہ اپنے بے گناہ ہونے پر اصرار کرتا ہے۔ جہاں تک بیکس ہل کی واردات کا تعلق ہے' اُس کا دعویٰ صحیح ہے' لیکن جیسا کہ میں نے پہلے کہا' اُسے دیکھتے ہی میں نے فوراً یہ اندازہ لگا لیا کہ وہ قاتل ہرگز نہیں ہے اور میرا نام اس کے لیے کوئی معنی نہیں رکھتا۔ مجھے یہ بھی علم ہو گیا کہ وہ خود اپنے آپ کو قاتل سمجھتا ہے اور جب اس نے میرے روبرو اپنے مجرم ہونے کا اقرار کر لیا۔ تب میرے اس نظریے کو اور تقویت حاصل ہوئی کہ میرا اندازہ صحیح تھا۔''

''تمہارا نظریہ قطعی بے معنی ہے۔'' فرینکلن کلارک نے کہا۔

پوئرو نے نفی میں گردن ہلائی۔

''نہیں مسٹر کلارک' آپ بہت عرصے تک محفوظ رہے ہیں اور کسی نے آپ پر شک نہیں کیا' مگر ایک مرتبہ آپ شک کی زد میں آ گئے تو میرے لیے ثبوت فراہم کرنا آسان ہے۔''

''ثبوت؟''

''جی ہاں ____ مجھے آپ کی کوٹھی کی ایک الماری سے وہ چھڑی مل گئی ہے۔ جس کی مدد سے آپ نے مسز آسچر اور سر مائیکل کو ہلاک کیا تھا۔ لکڑی کی ایک معمولی چھڑی جس کے سرے کو کھوکھلا کر کے اس میں پگھلا ہوا سیسہ ڈال دیا گیا ہے اور یہ بے حد وزنی ہو گئی ہے۔ اس کے علاوہ آپ کی تصویر نصف درجن سے زائد افراد نے پہچان لی ہے' جب آپ ڈونکاسٹر کے سینما ہال سے باہر نکل رہے تھے اور یہ وقت تھا' جب کہ آپ کو ریس کورس میں موجود تصور کیا گیا تھا۔ اس کے علاوہ گزشتہ روز بیکس ہل میں آپ کو مس ہگلے اور سکارلٹ رنز روڈ ہاؤس کی ایک لڑکی نے شناخت کر لیا ہے۔ جب آپ بیٹی برنارڈ کو اپنے ساتھ ڈنر پر لے گئے تھے اور پھر سب سے زیادہ آپ نے یہ حماقت کی کہ کی کہ ٹائپ رائٹر پر اپنی انگلیوں کے نشانات چھوڑ دیے۔ بتایئے' اگر آپ بے گناہ ہیں' تو مسٹر کسٹ کی ٹائپ مشین پر آپ کی انگلیوں کے نشان کیسے پہنچے؟''

فرینکلن کلارک خاموشی سے پوئرو کا چہرہ تکتا رہا' پھر کہنے لگا۔

''میں ہار گیا مسٹر پوئرو' تم جیت گئے' لیکن یہ جیت تمہیں فائدہ مند نہ رہے گی۔''

یہ کہتے ہی پھرتی سے اس نے کوٹ کی جیب میں ہاتھ ڈال کر پستول نکالا اور اپنی کنپٹی سے لگا کر گھوڑا دبا دیا' لیکن پستول سے گولی نہ نکلی اور محض کھٹ کھٹ کی آواز گونج کر رہ گئی۔

''نہ نہ مسٹر کلارک ایسا نہ کیجیے۔ شاید آپ نے دیکھا ہو کہ میں نے آج ہی ایک نیا ملازم رکھا ہے' وہ میرا دوست اور شہر کا مشہور جیب تراش ____ اس نے آپ کی جیب سے پستول نکالا اور اسے خالی کر کے پھر وہیں رکھ دیا اور آپ کو خبر تک نہ ہوئی۔''

''تم ____ حرامی ____ کتے کے پلے ____'' کلارک کا رنگ غصے سے سیاہ ہو گیا۔

''جو کچھ کہو بجا ہے' مسٹر کلارک' لیکن مجھے افسوس ہے کہ آپ آسانی سے مر نہیں سکیں گے۔ آپ نے مسٹر کسٹ کو بتایا تھا کہ اس کے ہاتھ پر پھانسی کی لکیر ہے۔ کاش' آپ خود اپنے ہاتھ پر یہ لکیر تلاش کر لیتے۔''

''تم ____'' الفاظ اس کے منہ سے نکلے۔ اتنے میں برابر کے کمرے کا دروازہ کھلا اور اسکاٹ لینڈ یارڈ کے دو جاسوس افسر اندر آئے۔ ان میں سے ایک انسپکٹر کرام تھا۔ وہ آگے بڑھا اور اس نے گرجتی ہوئی آواز میں فرینکلن کلارک سے کہا۔

''میں تمہیں تنبیہہ کرتا ہوں کہ جو بات تم منہ سے نکالو گے' وہ تمہارے خلاف بطور شہادت استعمال کی جا سکے گی۔''

''وہ پہلے ہی بہت کچھ کہہ چکا ہے۔'' پوئرو نے ہنس کر کہا۔ پھر وہ کلارک سے مخاطب ہو کہنے لگا۔

''بلاشبہ تم نہایت اعلیٰ ذہانت کے مالک ہو' لیکن میری دانست میں تم نے جو وارداتیں کی ہیں' وہ ایک انگریز کے شایانِ شان نہیں۔ تم نے انتہائی بدذوقی کا ثبوت دیا ہے۔''

* * *

سفید جھوٹ

فرینکلن کلارک کو لے کر جب پولیس والے کمرے سے باہر نکلے تو میں نے فلک شگاف قہقہہ لگایا اور پوئرو حیرت سے میری جانب دیکھنے لگا۔

''میں اس لیے ہنسا کہ تم نے اسے خوب طعنہ دیا۔''

''ارے ہاں ____ توبہ توبہ نہایت سفّا کی ____ نہ صرف اپنے سگے بھائی کو قتل کیا' بلکہ دو معصوم جانوں کو بھی ختم کیا اور مزید یہ کہ ایک خبط الحواس بے گناہ شخص کو ان وارداتوں کے الزام میں تختہ دار پر پہنچانے کی کوشش کر رہا تھا۔ تمہیں یاد ہے' وہ گانا جو اگلے روز ہم نے بچوں سے سنا تھا؟''

''ٹو کیچ اے فوکس ____ اینڈ پُٹ ہم اِن اے بوکس ____ اینڈ نیور لِٹ ہم گو۔ یہ حرکت بھی بدذوقی پر مبنی ہے۔''

میگن برنارڈ نے گہری آہ بھری۔

''خدا کی پناہ' میں تو کبھی یقین نہیں کر سکتی ____ کبھی نہیں۔''

''ہاں محترمہ' کابوس سینے سے اُتر چکا ہے۔''

میگن نے پوئرو کی جانب دیکھا اور اس کے چہرے کا رنگ اور گہرا ہو گیا۔ پوئرو' ڈونلڈ فریسر سے کہنے لگا۔

''تمہیں علم ہے' محترمہ میگن شروع سے آخر تک یہی سمجھتی رہیں کہ تم ہی اس کی بہن کے قاتل ہو؟''

ڈونلڈ فریسر نے آہستہ سے جواب دیا۔

''بعض اوقات تو خود مجھے بھی اپنے اوپر یہی شبہ ہونے لگتا ہے۔''

''اور اس شبہے کی وجہ تمہارا خواب تھا۔'' پوئرو اس کے اور قریب ہو گیا اور رازدارانہ انداز میں آواز دھیمی کر کے کہنے لگا۔

''تمہارا خواب قطعی سادہ نوعیت کا تھا۔ اس کی حقیقت صرف یہ ہے کہ بیٹی برنارڈ کی جگہ میگن برنارڈ تمہارے دل پر قبضہ کر چکی ہے' لیکن تم اپنی محبوبہ کی موت کے بعد بھی اس سے بے وفائی کرنے کو تیار نہیں۔ اس لیے تم میگن برنارڈ کے تصور کو دل سے نکالنے کی جدوجہد کرتے رہے۔ یہی وجہ ہے کہ خواب میں تمہیں بیٹی برنارڈ کی جگہ میگن برنارڈ کا چہرہ نظر آتا رہا۔''

''شاید آپ صحیح کہہ رہے ہیں۔'' نوجوان نے آہستہ سے کہا۔

اس کے بعد ہم سب پوئرو کے گرد جمع ہو کر اس سے مختلف سوالات کرنے لگے۔ میں نے پوچھا۔

''پوئرو' آخر اُن سوالات سے تمہارا کیا مطلب تھا' جو تم نے ''سچ کے کھیل'' پر ہر ایک سے پوچھے تھے؟''

''آہا وہ سوال ــــــ سچ تو یہ ہے کہ اُن میں کئی سوال اُوٹ پٹانگ تھے' مگر مجھے ایک خاص بات معلوم ہو گئی۔ جب پہلا خط سپرد ڈاک کیا گیا تو اس وقت فرینکلن کلارک لندن ہی میں تھا اور جب میں نے مس تھورا گرے سے سوال کیا' تو میں فرینکلن کلارک کا چہرہ دیکھنا چاہتا تھا۔ تم نے دیکھا میرے اس سوال پر اُسے کس قدر طیش آیا تھا۔''

''بہرحال آپ نے اس سوال سے میرے جذبات کو سخت ٹھیس پہنچائی تھی۔'' تھورا گرے نے کہا۔

''مجھے یہ خیال نہیں تھا کہ آپ سچ سچ جواب دیں گی۔'' پوئرو نے خشک لہجے میں کہا۔

''اب آپ کی دوسری توقع بھی مایوس کن ثابت ہوگی' یعنی فرینکلن کلارک اپنے بھائی کی جائیداد کا وارث قرار نہیں دیا جائے گا۔''

''مسٹر پوئرو' کیا یہ ضروری ہے کہ میں یہاں ٹھہر کر اپنی توہین کراؤں؟'' لڑکی نے جوش سے کہا۔

''قطعی نہیں۔'' پوئرو نے مسکرا کر جواب دیا اور آگے بڑھ کر اس کے لیے دروازہ کھولا' وہ پیر پٹختی ہوئی باہر چلی گئی۔ میں نے ہنس کر کہا۔

''بہرحال انگلیوں کے نشانوں نے خوب کام دیا۔ اس ثبوت پر فرینکلن کلارک ششدرہ رہ گیا تھا۔''

''ہاں ____ آں ____ انگلیوں کے نشان ____ فائدہ مند ثبوت ہیں۔'' پوئرو نے رک رک کر کہا۔ پھر ایک لمحے توقف کے بعد بولا۔'' سچ پوچھو تو میں نے تمہیں خوش رکھنے کے لیے ان نشانوں کا ذکر کیا تھا۔''

''خدا کی پناہ ____ '' میں چلا اٹھا۔'' تو کیا یہ بات سچ نہیں تھی کہ ٹائپ رائٹر پر کلارک کی انگلیوں کے نشان پائے گئے ہیں؟''

''بالکل سفید جھوٹ تھا۔'' پوئرو نے جواب دیا۔

* * *

چند روز بعد الیگزنڈر بونا پارٹ کسٹ' پوئرو سے ملنے آیا۔

اُس نے آتے ہی نہایت گرم جوشی سے مصافحہ کیا اور دیر تک شکریہ ادا کرتا رہا۔

''مسٹر پوئرو' ایک اخبار نے مجھے پیش کش کی ہے کہ اگر میں اپنی زندگی کے حالات شائع کراؤں تو اخبار مجھے ایک سو پاؤنڈ کی رقم ادا کرے گا اور ____ مجھے ____

مجھے بالکل پتہ نہیں کہ میں کیا کروں؟

''آپ کی جگہ میں ہوتا تو ایک سو پاؤنڈ ک

کرتا۔''

کسٹ کی آنکھوں میں چمک نمودار ہوئی۔

''آپ کا مشورہ ٹھیک ہے' مسٹر پوئرو' میں

دن فراغت اور آرام سے کٹیں گے۔''

''آپ صحیح کہتے ہیں۔ اب خوب عیش کیج

سے تھپکی دی۔ ''اور ہاں' آپ کی عینک کے شیش

ڈالیے۔''

''اچھا' اچھا_____ میں ایسا ہی کروں گ

ہاتھ دبا کر کہنے لگا۔

''میں اب چلتا ہوں۔ ایک بار پھر آپ ک

آپ نے بچالیا۔ آپ ایک عظیم انسان ہیں' مس

وہ چلا گیا اور میں نے دیکھا کہ کسی اَن

بھیگ گئیں۔

* *

ھی وصول نہ کرتا' بلکہ پانچ سو کا مطالبہ

اُن سے پانچ سو ہی وصول کروں گا۔ چند

جیے۔'' پوئرو نے اُس کے شانے پر محبت
ٹے خاصے پُرانے ہوگئے ہیں۔ انہیں بدلوا

ا۔'' پھر وہ اُٹھ کر کھڑا ہوگیا اور پوئرو کا

ا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ مجھ غریب بیکس کو
ٹر پوئرو ــــــ بہت عظیم۔''
جانے جذبے کے تحت پوئرو کی آنکھیں

*